عرفان شریعت

کامل سہ حصص

مؤلفہ مجدد مایۃ حاضرہ حضرت شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

سنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور

NATIONAL BLOCK CALCUTTA

Marfat.com

مَن یُرِدِ اللہُ بِہٖ خَیراً یُفَقِّھْہُ فِی الدِّین

الحمد للہ

کہ مجموعہ مبارکہ جامع مسائل ضروریہ حاوی احکام شرعیہ متضمن نکات لطیفہ

مخزن اسرار عجیبہ

یعنی

بعض فتاوے حضور پرنور اعلحضرت مجدد مأتہ حاضرہ رضی اللہ تعالی عنہ

مُسمّٰی بہ

عرفانِ شریعت

حصہ اوّل و دوّم و سوّم

جنکو مولوی محمد عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری نے جمع کیا۔

الناشر سُنّی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ [illegible]

قیمت ۲/۵۰

پیش لفظ

اعلیٰحضرت مجدد دین وملت الحاج مولانا شاہ احمد رضا خان بن مولانا نقی علی خان ۱۰ شوال المکرم سنہ ۱۲۷۲ھ کو شہر بریلی شریف محلہ جسولی میں پیدا ہوئے اور آپ ابھی چار سال کے تھے کہ قرآن پاک ناظرہ ختم کر لیا۔ اردو فارسی اور میزان منشعب وغیرہ کے علاوہ تمام دینیات کی تعلیم اپنے والد ماجد امام المتکلمین سے حاصل کی اور تیرہ ۱۳ سال دس ماہ کی عمر میں جملہ علوم دینیہ وعقلیہ کی تکمیل کر کے فتویٰ نویسی کا کام شروع کر دیا اور آپ کے وہبی علوم ظاہری علوم پر غالب تھے۔ حتیٰ کہ آپ پچاس علوم میں مہارت رکھتے تھے اور ان تمام فنون میں آپ نے ہزار سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔ اور بہت سے مردہ علوم کو زندہ کیا مثلاً علم جفر و توقیت و زیجات و عروض و تکسیر و جبر و مقابلہ و مثلث و ارثما طیقی لوگارثم و نجوم و حساب ہیئت ہندسہ ریاضی وغیرہ آپ کے علوم و فنون کا لوہا مخالفین کو بھی تسلیم تھا چنانچہ جب کوئی انہیں پیچیدہ مسئلہ درپیش آجاتا تھا تو آپ کے رسائل سے مدد لیا کرتے تھے۔ اور اپنی خاص مجلسوں میں آپ کے علوم کے چرچے کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ نے تدریس شروع کی تو سہارنپور اور دیوبند سے طلباء پڑھنے کے لئے آئے اور جب آپ کا وصال ہو گیا تو جگہ جگہ فوراً تار دے دئیے ایک تار جب مرادآباد میں مولانا نعیم الدین رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا تو فوراً شہر میں اعلان کرنے کے لئے انہوں نے چند گروہ طلباء کے روانہ کر دئیے جو پہلے بیک آواز نعرہ تکبیر سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے پھر ایک لڑکا بلند آواز سے آپ کے وصال اور جنازہ کا اعلان کرتا یہ اعلان جب شاہی مسجد کے پاس پہنچا تو وہاں کے دیوبندی صدر مدرس نے ایک طالب علم کو اعلان کا پتہ کرنے بھیجا اس نے واپس آ کر مسکراتے ہوئے کہا خان صاحب بریلوی فوت ہو گئے اس پر صدر مدرس بہت برہم ہوئے کہ یہ خوش ہونے کی بات ہے یاد رہے کہ مذہبی اختلاف اپنی جگہ رہا مگر ہمیں غیر مسلم اقوام کے مقابلے میں ان کی ذات کے ساتھ ایک فخر قائم تھا کہ دنیا کے سارے علوم اگر ایک ذات میں جمع ہو سکتے ہیں تو وہ مسلمان ہی ہو سکتا ہے اور ہم میں موجود بھی ہے صد افسوس

Marfat.com

یہ مخارج ان ساتھ گیا۔

آپ جس کتاب کا ایک دفعہ مطالعہ فرما لیتے اس کے الفاظ و مضمون بمعہ صفحہ و سطر حفظ ہو جاتا حضرت محدث اعظم ہند کچھوچھوی نے خطبہ صدارت میں ارشاد فرمایا یہ چیز بعض پیش آتی تھی کہ تکمیل جواب کے لئے جزئیات فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو عرض کرتے تو آپ ان کو اسی وقت فرما دیتے کہ فلاں فلاں فتاویٰ کی جلد فلاں کے صفحہ فلاں کی سطر فلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جزئیہ موجود ہے۔ جب آپ کی بتائی ہوئی کتب میں دیکھتے تو عبارت صفحہ سطر بالکل درست ہوتا نیز فرمایا مجھے اپنی شرارت یاد ہے کہ جان بوجھ کر اپنے جانے بوجھے جزئیات فقہ کو دریافت کرتا تو اعلیٰحضرت مسکرا کر بتا دیتے اور مزید حوالے عطا فرماتے صحیح صفحہ سطر و عبارت نوٹ کر لیتا کہ شاید کہیں صفحہ یا سطر یا عبارت کی لفظ لفظ کی بھول ہو جائے مگر یہ میری شریرانہ خواہش ہمیشہ ناکام رہی۔ نیز جیسے آپ ظاہری علمی سلطنت میں کمال حاصل کر چکے تھے اسی طرح آپ روحانی حکومت کے بھی بادشاہ تھے۔ آپ اور آپ کے والد صاحب جب سیدنا آل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت میں بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا تشریف لائیے ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں۔ اور ان دونوں کو بیعت کر کے خلافت سے سرفراز فرمایا لوگوں نے تعجب کیا کہ آپ تو پہلے بہت مجاہدے اور ریاضتیں اور چلے کرواتے ہیں اور پھر خلافت دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لوگ دل میلا کچیلا لاتے ہیں اور انہیں مجاہدے کی ضرورت ہے مگر یہ شفاف دل لے کر آئے ہیں اور انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی جو بیعت ہوتے ہی قائم ہو گئی اور تم احمد رضا کو کیا جانو مجھے پہلے اس بات کا فکر رہتا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ نے پوچھے گا کہ اے آل احمد میرے پاس کیا لائے ہو تو کیا جواب دوں گا مگر اب یہ فکر بھی دور ہو گیا۔ اگر اللہ پوچھے گا تو میں احمد رضا کی ذات پیش کر دوں گا۔ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کو خواب میں حضور غوث پاک کی زیارت ہوئی میاں صاحب نے عرض کیا حضور اس وقت دنیا میں آپ کا نائب کون ہے ارشاد فرمایا بریلی میں احمد رضا۔ بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور حضور اعلیٰحضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے واپس آ کر فرمایا میں نے دیکھا کہ ایک پردہ ہے پیچھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے ہیں اور احمد رضا بولتے ہیں۔

حضرت ابو المحامد سید محمد کچھوچھوی تحریر فرماتے ہیں میں اپنے مکان پر تھا اور بریلی شریف کے حالات سے بے خبر تھا میرے حضور شیخ المشائخ قدس سرہ العزیز وضو فرما رہے تھے کہ یکبارگی رونے لگے یہ بات کسی کی سمجھ میں نہ آئی

Marfat.com

کہ کیا کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہے میں آگے بڑھا تو فرمایا کہ بیٹا میں فرشتوں کے کاندھے پر قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا تھا ۔ چند گھنٹے کے بعد بریلی سے آیا ہوا اعلیٰحضرت کی وفات کا تار ملا تو ہمارے گھر میں کہرام پڑ گیا نیز اسی طرح ایک شامی بزرگ دہلی سے تشریف لائے بڑی شان و شوکت کے بزرگ تھے طبیعت میں بڑی بے نیازی تھی مسلمان جسطرح عربوں کی خدمت کیا کرتے تھے اسی طرح ان کی خدمت میں بھی نذرانہ پیش کرتے تھے ۔ مگر وہ قبول نہ فرماتے تھے اور فرماتے تھے بفضلہ تعالےٰ میں فارغ البال ہوں مجھے ضرورت نہیں ان کے استغناء اور طویل سفر سے تعجب ہوا عرض کیا حضرت یہاں تشریف لانے کا سبب کیا ہے ۔ فرمایا مقصد تو بڑا اہم تھا لیکن حاصل نہ ہوا جسکا افسوس ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ کو مجھے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ۔ دیکھا کہ آپ جلوہ افروز ہیں اور صحابہ کرام بھی صف بہ صف حاضر ہیں لیکن مجلس پر ایک سکوت طاری ہے قرینے سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی کا انتظار ہو رہا ہے میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا فداک ابی وامی کس کا انتظار ہے فرمایا احمد رضا کا انتظار ہے میں نے عرض کیا احمد رضا کون ہیں فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں بیداری کے بعد میں نے تحقیق کی معلوم ہوا مولانا احمد رضا خاں صاحب بڑے ہی جلیل القدر عالم ہیں اور بقید حیات ہیں مجھے مولانا کی زیارت کا شوق ہوا میں ہندوستان آیا اور بریلی پہنچا تو معلوم ہوا کہ ان کا اسی ۲۵ صفر کی تاریخ کو انتقال ہو گیا میں طویل سفر صرف ان کی ملاقات کے لئے ہی کیا تھا لیکن افسوس کہ ملاقات نہ ہو سکی ان تمام واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اللہ کے حبیب کے محبوب تھے ۔

الفقیر ابو المنصور محمد صادق قادری رضوی غفرلہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

حمد کی جان اس خالق دوجہان پر قربان جس نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو دنیا میں مبعوث فرماکر ہماری رہنمائی فرمائی اور سید الانبیاء معدن الجود والعطاء سرکار دو عالم محبوب اعظم شافع محشر ساقی کوثر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے امتی ہونے کی نعمت بخشی اور امام اعظم وافخم مبشر بہ لو کان العلم عند الثریا لناله رجل من ابناء فارس سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰے عنہ کا مقلد بنایا اور اعلیٰ حضرت مجدد ملت امام اہلسنت عالم محقق فاضل مدقق حامی سنت ماحی بدعت فقیہ امجد محدث ارشد شیخ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی قاری حاجی **شاہ محمد احمد رضاخاں** صاحب قادری۔ برکاتی۔ بریلوی نور اللہ تعالٰے مرقدہٗ کے مبارک زمانہ میں پیدا کیا اور حضور پر نور مرحوم ومغفور کا مبارک دامن ہمارے ہاتھوں میں دیا جنھوں نے وہ عقد ہائے لاینحل کھولے کہ دیکھنے والے ششدر و حیران رہ گئے۔ یہ فقیر حقیر ان فتوؤں کو جو بارگاہ رضوی سے وقتاً فوقتاً حاصل کرتا رہا جمع کرتا گیا اور اب بغرض خیرخواہی اہلسنت ان کو شائع کرتا ہے۔ مولیٰ عزوجل ہم سب کو توفیق عمل بخشے آمین ثم آمین۔ امید کہ برادران اہلسنت اس فقیر کے لئے عفو و عافیت دارین کی دعا فرمائیں۔

سگِ درگاہِ رضوی

کمترین عرفان علی۔ قادری۔ رضوی۔ بیسلپوری عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ؕ

نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم ؕ

مسئلہ ۱: شوہر اپنی بیوی کو غسل میت دے سکتا ہے یا نہیں اور بعد مرنے کے شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب: جنازہ کو ہاتھ لگا سکتا ہے۔ قبر میں اتار سکتا ہے۔ اسکے بدن کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اسی واسطے غسل نہیں دے سکتا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: میّت کے سوم کا کس قدر وزن ہونا چاہیئے۔ اگر چھوارے پر فاتحہ دلادی جائے تو ان کا کس قدر وزن ہو۔

الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں۔ اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳: اگر ایک عورت کو طلاق دی جاوے تو وہ عورت طلاق دینے سے کتنی مدت بعد نکاح کر سکتی ہے۔

الجواب: طلاق کے بعد تین حیض شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور حیض والی نہ ہو تو تین مہینے اور حاملہ ہو تو جب بچہ پیدا ہو جائے اگرچہ سال بھر بعد یا طلاق سے ایک ہی منٹ بعد۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۴: تہبند کا پینچ کھول کر نماز کیوں پڑھتے ہیں۔

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے نماز میں کپڑا سمیٹنے اور گھرسنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: اگر تہبند کے نیچے لنگوٹ بندھا ہو تو نماز پڑھنا درست ہوگی یا نہیں۔

الجواب: درست ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۶: بجلی کیا شے ہے

الجواب: اللہ تعالےٰ نے بادلوں کے چلانے پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔ جس کا نام رعد ہے اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور اس کے ہاتھ میں بہت بڑا کوڑا ہے۔ جب وہ کوڑا بادل کو مارتا ہے اسکی تڑی سے آگ جھڑتی ہے اس آگ کا نام بجلی ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

خاوند بیوی کو غسل میت نہیں دے سکتا

سوم کے چھوہاروں کا وزن

طلاق کی مدت

تہبند اور نماز

بجلی کیا ہے

Marfat.com

مسئلہ: اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں۔

الجواب: نماز بلا تکلف درست ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ایک شخص تنہا نماز پڑھتا ہے۔ اگر اسکو سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو ایک ہی طرف سلام پھیرنے سے درست ہو گا یا دونوں طرف۔

الجواب: ایک ہی طرف سلام پھیرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹: قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: حسب مرضی اہل معاملہ بلا جبر و اکراہ پہلے سے مقرر کر کے لے سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰: کفار سے سود اور رشوت لینا مسلمان کو جائز ہے یا نہیں اور ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام۔

الجواب: سود اور رشوت مطلقاً حرام ہیں۔ ہندوستان دار الحرب نہیں دار الاسلام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱: کافر کے ہمراہ مسلمانوں کو کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ممانعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲: ہندو کے یہاں کی شیرینی پر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں اور اس کے گھر کا کھانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: اولیٰ یہ ہے کہ فاتحہ کے لئے شیرینی مسلمانوں کے یہاں کی ہو اور ہندو کے یہاں کا گوشت حرام ہے۔ باقی کھانوں میں مضایقہ نہیں۔ اگر کوئی وجہ شرعی مانع نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۳: شرعاً لڑکا لڑکی کتنی عمر میں بلوغ کو پہنچتے ہیں۔

الجواب: لڑکا کم سے کم بارہ ۱۲ برس میں اور لڑکی نو ۹ برس میں اور زیادہ سے زیادہ دونوں پندرہ ۱۵ برس میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۴: اگر حالت جنابت میں عورت مر جائے تو ایک ہی غسل کفایت کرتا ہے یا دو ۲۔

الجواب: ایک ہی غسل کافی ہے اگرچہ تین ۳ غسل جمع ہو جائیں۔ مثلاً عورت کو حیض آیا ابھی نہ نہائی تھی کہ جماع کیا۔ ابھی غسل نہ کرنے پائی کہ مر گئی۔ ایک ہی غسل دیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ ۱۵: اولیاء میں سب سے زیادہ کس کا مرتبہ ہے۔

الجواب: صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ کا۔ واللہ تعالٰے اعلم

مسئلہ ۱۶: موزہ پہننے سے جوٹخنے بند ہو جاتے ہیں اس سے نماز میں تو کوئی قصور نہیں آتا۔

الجواب: نماز میں اس سے اصلاً کوئی حرج یا کراہت نہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۱۷: بید کی لکڑی ہاتھ میں رکھنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: خود اس میں حرج نہیں۔ مگر پتلا بید ٹیڑھے سر کا حصہ لمبا بائیں ہاتھ میں لے کر ہلاتے ہوئے چلنا شیاطین کی وضع ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۱۸: اہلبیت میں کون کون ہیں۔

الجواب: حضرت بتول زہرا کی اولاد امجاد اہلبیت ہیں پھر علی و عقیل و جعفر و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد اہلبیت ہیں۔ ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالٰے علیہن اہلبیت ہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم

مسئلہ ۱۹: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا کھانا نامردوں کو کھانا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: چاہیئے کوئی ممانعت نہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۲۰: اولیاء کے مزار پر چادر چڑھانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۲۱: کھانے کے ساتھ پانی رکھنا فاتحہ کے واسطے درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۲۲: داڑھی میں ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: منع ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے نماز میں بالوں کے روکنے سے منع فرمایا ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۲۳: ضرورت کو حرام چیز استعمال میں لانا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر بھوک یا پیاس سے مرتا ہو اور کوئی حلال شے پاس نہیں اور جانے کہ اگر اسوقت کچھ کھائے پیئے گا نہیں تو مر جائے گا۔ ایسی صورت میں حرام چیز کھانا پینا اور اسقدر جس سے اسوقت جان بچ جائے جائز ہے۔ یونہیں اگر سردی بہت سخت ہے۔ اور پہننے کو حرام کپڑے کے سوا کچھ پاس نہیں اور نہ پہنے تو مر

Marfat.com

جائے گا یا ضرر پائے گا تو اتنی دیر پہن لینا چاہیئے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴: ہندو فقیر اللہ کی منزل تک پہنچتے ہیں یا نہیں

الجواب: ہندو ہو خواہ کوئی کافر وہ اللہ تعالےٰ کے غضب و لعنت تک پہنچتے ہیں جو یہ گمان کرے کہ کافر بغیر اسلام لائے اللہ تک پہنچ سکتا ہے وہ خود کافر ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۲۵: وضو کے پانی سے استنجا کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے۔ بہتر نہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶: دنیوی شے کو دینی شے سے نسبت دینا جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً کوئی یوں کہے کہ فلاں جنت مثل حور کے ہے۔

الجواب: اس مثال میں حرج نہیں۔ ہاں جہاں دینی شے کی بے حرمتی لازم آئے وہ ناجائز ہے بلکہ کبھی کفر تک پہنچے گی۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۷: بارہ وفات یعنی ماہ ربیع الاول میں اگر عورتیں مستی مہر ملگائیں یا رنگ کر کپڑا پہنیں تو کچھ حرج نہیں۔

الجواب: کوئی حرج نہیں بلکہ اگر سوگ کی نیت سے چھوڑیں تو حرام ہے اسی طرح محرم شریف میں واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۸: اگر بیوی کا مذہب شوہر کے خلاف ہو تو اولاد حرام ہوگی یا حلال۔

الجواب: اگر ان میں سے کسی ایک کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچی ہو تو اولاد ولد الزنا ہوگی ورنہ ولد الحلال واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۹: شراب پینا خدا کے راستے کو روکتی ہے یا نہیں

الجواب: بیشک ضرور روکتی ہے۔ اللہ اس کے پینے والے پر اللہ لعنت کرتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۰: کمر میں پٹکا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے مگر دامن اس کے نیچے نہ دب جائے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۳۱: داڑھی کو وسمہ یا مہندی لگانا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: وسمہ لگانا حرام ہے مہندی جائز بلکہ سنت ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

Marfat.com

مسئلہ ۳۲: بعد نماز فجر اور آفتاب طلوع ہونے سے قبل قرآن شریف کی تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں۔
الجواب: بیشک جائز ہے بلکہ وہ بہت اعلیٰ وقت ہے جب تک آفتاب طلوع نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳: اہلسنت وجماعت قرآن شریف میں ضاد کو دواد کیوں پڑھتے ہیں اور رافضی لوگ دواد کیوں نہیں پڑھتے۔
الجواب: ظاد۔ دواد دونوں غلط ہیں۔ مخرج سیکھنا اور اسکا استعمال کرنا فرض ہے۔ رافضیوں سے جب نہ نکل سکا انہوں نے قرآن مجید کے حرف کو قصداً بدل دیا یہ کفر ہے۔

مسئلہ ۳۴: طلاق کتنی مرتبہ دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو سکتی ہے۔
الجواب: تین مرتبہ طلاق ہو جائے تو عورت نکاح سے ایسی باہر ہو جائے کہ بے حلالہ پھر اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور تین مرتبہ سے کم کے لئے کچھ الفاظ مقرر ہیں کہ ان سے نکاح جاتا رہتا ہے مگر بے حلالہ نکاح پھر کر سکتا ہے۔ اور ابھی عورت سے خلوت کی نوبت نہیں پہنچی ہو تو کسی لفظ سے ایک ہی طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے۔ دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۵: اگر عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے کسی غیر کے گھر چلی جاوے تو اسکا نکاح درست رہے گا نہیں
الجواب: درست رہیگا ہاں عورت گنہگار ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۶: اگر جنابت کی حالت میں سہواً کوئی شخص نماز پڑھ لے اور بعد نماز پڑھنے کے اس کو یاد ہوا کہ میں ناپاک تھا تو اب وہ نماز بعد غسل کے دوہراوے یا نہیں۔
الجواب: ضرور نہا کر پڑھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۷: مرد کو شوقیہ یا بضرورت سونے چاندی کی انگوٹھی پہننا چاہیئے یا نہیں۔
الجواب: سونے کی انگوٹھی مرد کو مطلقاً حرام ہے یونہی چاندی کا چھلا یونہی چاندی کی دو یا زیادہ انگوٹھیاں یونہی ایک انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یونہی ایک انگوٹھی جس میں ۴½ ماشے چاندی ہو صرف ایک انگوٹھی ایک نگ کی ساڑھے چار ماشے سے کم چاندی کی شوقیہ یا مُہر وغیرہ کی حاجت سے مرد کو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۳۸: ایک شخص نماز پڑھتا ہے۔ اگر اس کے سامنے سے دوسرا شخص نکل جائے تو وہ شخص کتنے

فاصلے پر نکل جانے سے گنہگار نہ ہوگا۔

الجواب: مکان یا چھوٹی مسجد میں دیوارِ قبلہ تک بغیر آڑ کے نکلنا حرام ہے اور جنگل یا بڑی مسجد میں اگز کے فاصلہ کے بعد نکلنا جائز ہے ۴۷۔ ۴۸ گز مساحت کی جو مسجد ہو وہ بڑی مسجد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۹: اگر بلّی یا کتا وغیرہ آدمی کی چیزوں کا نقصان کرتے ہوں یا کاٹ کھاتے ہوں تو ان کا مار ڈالنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: کاٹتے ہوں تو قتل درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۰: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ ڈھک کر دینا چاہیئے یا کھول کر۔

الجواب: دونوں طرح درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۱: ہندو قصاب کے ہاتھ کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں

الجواب: حرام ہے مگر اس صورت میں کہ مسلمان نے ذبح کیا اور مسلمان کی نگاہ سے غائب ہونے سے پہلے اس مسلمان خواہ دوسرے نے اس میں سے لیا تو جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۲: نماز میں سنت ترک کرنے سے سجدہ سہو ہوگا یا نہیں

الجواب: سجدۂ سہو صرف ترک واجب سے ہے ترک سنت سے نہیں ہاں نماز مکروہ ہوگی اور پھیرنا بہتر ہے اور بلاوجہ شرعی ترک سنت کی عادت کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴۳: ان پانچ روزوں میں جو روزہ رکھنا منع ہے یعنی ایک خاص عید الفطر اور چار عید الاضحیٰ کے تو اسکی کیا وجہ ہے۔

الجواب: یہ دن اللہ عزوجل کی طرف سے بندوں کی دعوت کے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴۴: اس میں کیا حکمت ہے کہ فرضوں میں دو رکعت خالی اور دو رکعت بھری پڑھی جاتی ہیں اور سنت اور نفلوں میں چاروں بھری۔

الجواب: نماز میں صرف دو ہی رکعتوں میں تلاوت قرآن مجید ضرور ہے۔ سنت و نفل کی ہر دو رکعت جداگانہ ہیں لہذا ہر دو رکعت میں قراءت لازم ہوئی چاروں بھری ہوگئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۴۵: حقہ پینا، افیون کھانا یا کوئی دوسری نشے والی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں۔

Marfat.com

الجواب: افیون وغیرہ کوئی نشے کی چیز کھانا پینا مطلقاً حرام ہے۔ حقہ کا دم لگانا جس سے حواس میں خلل آجائے جیسا بعض جاہل رمضان شریف میں کرتے ہیں حرام ہے۔ بغیر اس کے حقہ مباح ہے۔ ہاں بودار کثیف ہو تو خلاف اولیٰ ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۶: مسجد میں مٹی کا تیل جلانا چاہیئے یا نہیں

الجواب: بو کی وجہ سے حرام ہے اگر ایسی ترکیب کریں کہ اس میں بو اصلاً نہ رہے تو جائز ہے واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۴۷: کسی چیز کی مورت اگر جیب میں رکھے تو نماز درست ہوگی یا نہیں

الجواب: نماز درست ہوگی مگر یہ فعل مکروہ و ناپسندیدہ ہے جبکہ کوئی ضرورت نہ ہو روپیہ اشرفی میں ضرورت ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۴۸: عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: مسلمان عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے جب کہ وہ ذبح کرنا جانتی ہو اور ٹھیک ذبح کرے واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۴۹: وہابی الحمد شریف کے بعد آمین کیوں جہر سے پڑھتے ہیں۔

الجواب: ان کا مقصود صرف مسلمانوں کی مخالفت ظاہر کر کے اپنا ایک گروہ جدا قائم کرنا ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۵۰: علاوہ چاقو چھری کے کسی دوسرے اوزار سے ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جائز ہے جب کہ وہ دھاردار اور تیز ہو اور جانور کو زیادہ آزار نہ پہنچے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۱: زید نے کچھ روپے قرض واسطے تجارت عمرو کو دیے اور آپس میں یہ ٹھہرالیا کہ علاوہ قرض کے روپیوں کے جس قدر منافع تجارت میں ہو اس میں سے نصف ہمارا اور نصف تمہارا تو یہ سود ہوا یا نہیں۔

الجواب: یہ سود اور حرام قطعی ہے۔ ہاں اگر روپیہ اسے قرض نہ دے بلکہ تجارت کے واسطے دے کہ روپیہ میرا اور محنت تیری اور منافع نصفا نصف تو یہ جائز ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۲: عقیقہ اور قربانی کی ہڈی توڑنا چاہیئے یا نہیں۔

Marfat.com

الجواب: کوئی حرج نہیں اور عقیقہ میں نہ توڑیں تو زیادہ اچھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۳: جس شخص نے صبح کی نماز نہ پڑھی ہو تو اس کی جمعہ اور عید کی نماز ادا ہوگی یا نہیں۔

الجواب: عید کی مطلقاً ہو جائے گی اور جمعہ کی بھی اگر صاحب ترتیب نہ ہو یعنی اس کے ذمہ پانچ نمازوں سے زیادہ قضا جمع ہو گئی ہوں اگرچہ ادا کرتے کرتے اب کم باقی ہوں اگر صاحب ترتیب ہو تو جب تک صبح کی نماز نہ پڑھے جمعہ نہ ہوگا۔ اگر صبح کی نماز اسے یاد ہے اور وقت اتنا تنگ نہ ہو گیا ہو کہ صبح کی پڑھے تو ظہر کا وقت ہی نکل اور یہ جمعہ میں متوقع نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۴: عورت کو فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۵: لڑکے کے عقیقہ کا گوشت لڑکے کے والدین اور دادی اور نانا نانی کو کھانا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: سب کو درست ہے اور یہی صحیح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۶: شادی میں دف یا نوبت بجوانا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: دف کی اجازت ہے جبکہ اس میں جانجھ نہ ہوں اور مرد یا عزت دار عورتیں نہ بجائیں نہ لہو و لعب کے طور پر بجایا جائے بلکہ اعلان نکاح کی نیت ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۷: اگر عورتیں مردوں کو سلام کریں تو کس طرح کریں۔

الجواب: اپنے محارم شوہروں کو سلام کریں السلام علیکم کہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۸: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی ہے۔

الجواب: قرآن عظیم محاورۂ عرب پر اترا ہے۔ عرب کی عادت تھی کہ جس امر کا اہتمام منظور ہوتا اسے مؤکد بقسم کرتے معہذا کفار مکہ کو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدق پر یقین کامل تھا بعثت سے پہلے حضور کا نام ہی صادق امین کہا کرتے اور ایسا کامل الصدق کہ جس بات کو قسم سے مؤکد کرکے ذکر فرمائے خواہی نخواہی اس پر اعتبار آئے گا تو ان پر اتمام حجت کے لئے قسم ذکر فرمائی گئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵۹: کافر کو سلام کرنا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ ۶۰: عیدالاضحٰے کے روز عقیقہ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: جائز ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۱: اگر امام نماز پڑھاتا ہو اور وہ کسی سورت میں درمیان میں دو ایک الفاظ چھوڑ کر آگے کو پڑھے تو نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب: اگر ان کے ترک سے معنی نہ بگڑے تو نماز ہوگی ورنہ نہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۲: مچھلی اور ٹڈی ذبح کیوں نہیں کی جاتی۔

الجواب: ذبح کرنے سے خون نکالنا مقصود ہوتا ہے اور مچھلی وٹڈی میں خون نہیں۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۳: مردمیت کے قبر کے تختے کسطرف سے رکھنا چاہیئے۔

الجواب: سر کی طرف سے انسب ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۴: کیا قرآن شریف میں داڑھی رکھنے یا نہ رکھنے کا حکم ہے۔ اگر ہے تو کس جگہ ہے۔ اگر نہیں ہے تو حدیث شریف میں کس جگہ سے سند لی گئی ہے۔

الجواب: رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں احفوا الشوارب واعفوا اللحی خالفوا المجوس۔ لبیں پست کرو اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ آتش پرستوں کا خلاف کرو۔ فقیر نے اپنے رسالہ لمعۃ الضحٰے فی اعفاء اللحٰے میں پانچ آیتوں اور چالیس سے زیادہ حدیثوں سے داڑھی رکھنے کا ثبوت دیا ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۵: نماز میں لوگ مسجدوں کے دروں اور امام صاحب کے برابر کھڑے ہو جاتے ہیں آیا ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو نماز دہرانا چاہیئے یا نہیں۔

الجواب: مقتدیوں کو دروں میں کھڑا ہونا منع ہے۔ مگر نماز ہو جائے گی۔ گنہگار ہوں گے۔ امام کے برابر دو مقتدی کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تنزیہی ہے۔ یعنی خلاف اولٰے۔ اور دو سے زیادہ کھڑے ہو جائیں تو نماز مکروہ تحریمی۔ اسکا پھیرنا واجب ہے۔ والتفصیل فی فتاونا۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۶: قربانی بیل بھینسے فربہ کی جائز ہے یا نہیں۔ زید کہتا ہے ہمارے شہر یا گاؤں یا قصبہ میں بیل کی قربانی نہیں کی جاتی ہے۔ اور جو نہیں کی جاتی ہے وہ مکروہ کے برابر ہے۔ ایسے شخص کے کہنے میں کچھ ایمان میں تو نقصان نہیں۔ اگر بھینسے کی دو برس یا زائد عمر کی قربانی کی جاوے محلہ والے اس کو

Marfat.com

برا سمجھ کر نہ لیں تو گنہگار ہوں گے یا نہ۔ شہر بریلی میں بیل کی قربانی ہوتی ہے یا نہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ اسی برس سے دیکھتا ہوں کہ بریلی میں بیل کی قربانی نہیں ہوتی ہے۔ اسکا کہنا غلط ہے یا صحیح۔

الجواب: بیل بھینسہ کی قربانی بلاشبہ جائز ہے اس میں اصلاً کراہت نہیں۔ زید کا کہنا غلط ہے مگر اس کے کہنے سے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا۔ عالمگیری میں ہے یکون من الاجناس الثلثة الغنم والابل والبقر ویدخل فی کل جنس نوعه والذکر والانثی منه والجاموس نوع من البقر۔ محلہ والے اگر بھینسے کا گوشت کہ سخت ہوتا ہے پسند نہ کریں اس وجہ سے نہ لیا تو برا کیا کہ مسلمان کی دل شکنی کی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتحقرن معروفا اور اگر اس خیال سے نہ لیا کہ وہ بھینسے کی قربانی ناجائز جانتے ہیں تو سخت جہالت میں ہیں انہیں حکم شرع تعلیم کیا جائے۔ بیل کی قربانی لوگ اس خیال سے نہیں کرتے کہ وہ گائے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور گائے کا گوشت بھی بیل سے بہتر ہوتا ہے اسی واسطے شرعاً بھی گائے کی قربانی بیل سے افضل ہے جبکہ قیمت میں یکساں ہو علمگیری میں ہے الانثی من البقر افضل من الذکر اذا استویالان لحم الانثی اطیب کذا فی فتاوی قاضی خاں واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۷: تعزیہ بنانا سنت ہے جسکا یہ عقیدہ ہو یا قرآن شریف کی کسی آیت یا حدیث سے سند پکڑے ایسا شخص علماء اہلسنت والجماعت کے نزدیک خارج از اسلام تو نہ سمجھا جائے گا اس پر کفر کا اطلاق جائز ہے یا نہیں اور یہ کیسے شروع ہوا ہے اگر سامنے آجاوے بہ نظر تحقیر یا تعظیم سے دیکھنا چاہیئے یا نہیں

الجواب: وہ جاہل خطاوار مجرم ہے مگر کافر نہ کہیں گے۔ تعزیہ آتا دیکھ کر اعراض و روگردانی کریں اسکی جانب دیکھنا ہی نہ چاہیئے اسکی ابتدا سنا جاتا ہے کہ امیر تیمور بادشاہ دہلی کے وقت سے ہوئی۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۸: حضرت سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہ کا نکاح مصعب بن زبیر اور ان کے بعد کس کس کے ساتھ ہوا

الجواب: متعدد نکاح ہوئے جنکی تفصیل نور الابصار وغیرہ کتب سیر میں ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۶۹: کیا مثنوی شریف میں کوئی شعر ایسا ہے جس سے معلوم ہو کہ تین دن تک لاش حضور سرور کائنات صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم بے تجہیز و تکفین رکھی رہی جسکا یہ عقیدہ ہو اس کو کافر سمجھیں یا مسلمان۔

الجواب: یہ محض جھوٹ ہے۔ مثنوی شریف میں ایسا کوئی شعر نہیں یہ ناپاک خیال رافضیوں کا ہے ایسا

Marfat.com

شخص بددین ہے مگر کافر نہ کہیں گے۔ ہاں اگر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی توہین شان کریم کے قصد سے ایسا بکتا ہے تو کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ: محرم شریف میں مرثیہ خوانی میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ناجائز ہے کہ وہ مناہی و منکرات سے مملو ہوتے ہیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۱: مسلمانوں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا یا نہیں جسکا یہ اعتقاد ہو اسکو کیا کہیں۔

الجواب: اہلسنت کا اعتقاد ہے کہ بیشک اللہ سبحانہ وتعالےٰ مسلمانوں کو اپنا دیدار کریم آخرت میں نصیب فرمائیگا اسکا منکر گمراہ بددین ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۷۲: زید مقتدی ہے۔ بکر امام۔ مغرب کی نماز ہو رہی ہے۔ درمیانی قعدہ میں بکر نے التحیات پڑھ کر اللہ اکبر کہا اور کھڑا ہو گیا مگر زید نے ابھی پوری التحیات نہیں پڑھی ہے پس زید کو التحیات پوری کر کے کھڑا ہونا چاہیئے یا امام کے ساتھ کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ بر تقدیر ثانی اگر زید التحیات پوری کر کے کھڑا ہوا تو وہ اتباع امام سے باہر ہوا یا نہیں۔ اور اس پر کچھ الزام ہے یا نہیں اور اسکی نماز ہوئی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مسئولہ میں زید پر واجب ہے کہ التحیات پوری ہی کر کے اٹھے اسی میں امام کا اتباع ہے اگر اسکا خلاف کرے گا اور بغیر التحیات پوری کئے امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا تو اتباع امام سے باہر ہوگا اور گنہگار ہوگا اور نماز ناقص ہوگی۔ امام نے تو التحیات پوری پڑھی اور یہ پڑھے کم تو اتباع کہاں ہوا۔ رہا قیام اس میں اتباع ہو جائے گا اگرچہ بتاخیر کہ اتباع میں یہ بھی داخل ہے کہ امام کے فعل کے بعد اسکا فعل واقع ہو یہاں تک کہ اگر کوئی شخص التحیات میں آکر شریک ہوا اور یہ بیٹھا ہی تھا کہ امام کھڑا ہو گیا تو اسے واجب ہے کہ پوری التحیات پڑھ کر کھڑا ہو اگرچہ امام اتنی دیر میں تیسری رکعت کا قیام ختم کر کے رکوع میں چلا جائے یہ التحیات پوری کر کے کھڑا ہو اور بقدر ایک تسبیح کے دیر کر کے رکوع میں سجود میں سلام تک کہیں جا ملے اور بالفرض کہیں نہ پا سکے تو حرج نہیں۔ امام کے فعل کے بعد اس کا ہر فعل ہوتا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۷۳: زید صبح کو ایسے تنگ وقت میں سو کر اٹھا کہ صرف وضو کر کے نماز ادا کر کے نماز فجر ادا کر سکتا ہے مگر اسکو غسل کی حاجت ہے پس غسل کر کے فجر ادا کرنا چاہیئے یا وقت ختم ہو جانے کے خیال سے غسل کا تیمم کرے اور وضو کرکے نماز فجر ادا کرے اور بعدہ غسل کر کے نماز فجر کا اعادہ کرے۔ بینوا توجروا

الجواب: تیمم کر کے نماز وقت میں پڑھ لے بعد کو نہا کر اعادہ کرے بہ یفتی۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

Marfat.com

ہندی اور شمسی مہینے

مسئلہ: قمری مہینے کبھی گرمی کبھی سردی کبھی برسات میں ہوتے ہیں اور ہندی مہینے کیوں ہمیشہ ایک ہی موسم میں ہوتے ہیں۔

الجواب: موسموں کی تبدیلی خالق عزوجل نے گردش آفتاب پر رکھی ہے۔ مثلاً تحویل برج حمل سے ختم برج اسد تک فصل ربیع ہے پھر تحویل سرطان سے ختم سنبلہ تک گرمی پھر تحویل میزان سے ختم قوس تک خریف پھر تحویل جدی سے ختم حوت تک جاڑا۔ یہ آفتاب کا ایک دورہ ہے کہ تقریباً ۳۶۵ دن اور پونے چھ گھنٹے میں کرپاؤں کے قریب ہوا پیدا ہوتا ہے اور عربی شرعی مہینے قمری ہیں کہ ہلال سے شروع اور ۳۰ یا ۲۹ دن میں ختم ہوتے ہیں۔ اور یہ بارہ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال سے دس یا گیارہ دن چھوٹا ہے۔ سمجھنے کے لئے کسرات چھوڑ کر شمسی سال ۳۶۵ قمری ۳۵۵ ہی رکھیئے کہ دس دن کا فرق ہوا اب فرض کیجئے کہ کسی سال یکم رمضان شریف یکم جنوری کو ہوئی تو آئندہ سال ۲۲ دسمبر کو یکم رمضان ہوگی کہ قمری بارہ مہینے ۳۵۵ دن میں ختم ہو جائیں گے اور شمسی سال پورا ہونے کو ابھی دس دن اور درکار ہیں پھر تیسرے سال یکم رمضان ۱۲ دسمبر کو ہوگی۔ چوتھے سال یکم دسمبر کو ہوگی۔ تین برس میں ایک مہینہ بدل گیا پہلے یکم جنوری کو تھی اب دسمبر کو ہوئی یونہی ہر تین برس میں ایک مہینہ بدلے گا اور رمضان المبارک ہر شمسی مہینہ میں دورہ فرمائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بعینہ یہی حالت ہندی مہینوں کی ہوتی اگر وہ لوند نہ لیتے۔ انہوں نے سال رکھا شمسی اور مہینے لئے قمری تو ہر برس دس دن گھٹ گھٹ کر تین برس بعد ایک مہینہ گھٹ گیا لہٰذا ہر تین سال پر وہ ایک مہینہ مکرر کر لیتے ہیں تاکہ شمسی سال سے مطابقت رہے ورنہ کبھی جیٹھ جاڑوں میں آتا اور پوس گرمیوں میں بلکہ نصاریٰ جنہوں نے سال و ماہ سب شمسی لئے اگر ہر چوتھے سال ایک دن بڑھا کر فروری ۲۹ دن کی نہ کرتے ان کو بھی یہی صورت پیش آتی کہ کبھی جون کا مہینہ جاڑوں میں ہوتا اور دسمبر گرمیوں میں یوں کہ سال ۳۶۵ دن کا لیا اور آفتاب کا دورہ ابھی چند گھنٹے بعد پورا ہوگا کہ جس کی مقدار تقریباً ۶ گھنٹے تو پہلے سال شمسی سال دورہ آفتاب سے ۶ گھنٹے پہلے ختم ہوا دوسرے سال ۱۲ گھنٹے پہلے تیسرے سال ۱۸ گھنٹے چوتھے سال تقریباً چوبیس گھنٹے اور ۲۴ گھنٹے کا ایک دن رات ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر چوتھے سال ایک دن بڑھا دیا کہ دورہ آفتاب سے مطابقت رہے لیکن دورہ آفتاب پورے ۶ گھنٹے زائد نہ تھا بلکہ تقریباً پونے چھ گھنٹے تو چوتھے سال پورے ۲۴ گھنٹے کا فرق نہ پڑا تھا بلکہ تقریباً ۲۳ گھنٹے کا اور بڑھا لیا ایک دن کہ ۲۴ گھنٹے ہے تو یوں ہر چار سال میں شمسی سال دورہ آفتاب

سے کچھ کم ایک گھنٹہ بڑھے گا سو برس بعد تقریباً ایک دن بڑھ جائے گا لہٰذا صدی پر ایک دن گھٹا کر پھر فروری ۲۸ دن کا کر لیا اسی طرح اور کسرات کا حساب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵: عورتوں کو زیورات پہننے کا از روئے شرع کیا حکم ہے۔

عورتوں کو زیور

الجواب: عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہننا جائز ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ اومن ینشؤا فی الحلیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں الذھب والحریر حل لاناث امتی وحرام علی ذکورھا یعنی سونا ریشم میری اُمّت کی عورتوں کو حلال اور مردوں پر حرام ہیں۔ رواہ ابوبکر ابن شیبۃ عن زید بن ارقم والطبرانی فی الکبیر عنہ وعن واثلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ بلکہ عورت کا اپنے شوہر کیلئے گہنا پہننا بناؤ سنگار کرنا باعث اجر عظیم اور اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔ بعض صالحات کہ خود اور ان کے شوہر دونوں صاحب اولیائے کرام سے تھے ہر شب بعد نماز عشاء پورا سنگار کر کے دلھن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت مند پاتیں وہیں حاضر رہتیں ورنہ زیور و لباس اتار کر مصلّے بچھاتیں اور نماز میں مشغول ہو جاتیں اور دلھن کو سجانا تو سنت قدیمہ اور بہت احادیث سے ثابت ہے۔ بلکہ کنواری لڑکیوں کا زیور و لباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان اسامۃ جاریۃ لکسوتہ وحلیتہ حتی انفقہ رواہ احمد وابن ماجۃ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا پسند حسن بلکہ عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبیہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ تعطل النساء وتشبھھن بالرجال۔ مجمع البحار میں ہے۔ قیل اراد تعطل النساء بالام وھو من لاحلی علیھا ولا خضاب واللام والواو یتعاقبان حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا یا علی مر نساءک لا تصلین عطلا اے علی اپنی مخدرات کو حکم دو کہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں اوردہ ابن اثیر فی النھایۃ۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں اور کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔ مجمع البحار میں ہے۔ عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کرھت ان تصلی المرأۃ عطلا ولو ان تعلق فی عنقھا خیطا بجنے والا زیور عورت کیلئے اُس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ۔ ماموں۔ چچا۔ پھوپی کے بیٹوں۔ جیٹھ۔ دیور بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اُس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ولا یبدین زینتھن الا

لبعولتھن الآیۃ۔ عورتیں اپنا سنگار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور فرماتا ہے۔
ولا یضربن بارجلھن یعلم ما یخفین من زینتھن۔ عورتیں پاؤں دھمک سے نہ رکھیں
کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۷۶: دفع وبا کے لئے آذان درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ نسیم الصباقی ان الاذان یحول الوباء لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۷۷: آذان دینی واسطے بارش کے درست ہے یا نہیں

الجواب: درست ہے اذلا خطر من الشرع۔ آذان ذکر الٰہی ہے اور بارش رحمت الٰہی اور ذکر الٰہی باعث نزول رحمت الٰہی۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۷۸: ہاتھی پر سوار ہونے کی حالت میں ہاتھی نے سونڈ اٹھا کر پھنکارا اور اس کی ناک یا حلق کے پانی کی چھینٹیں کپڑوں پر پڑیں ایسی صورت میں کپڑے پاک رہے یا نہیں

الجواب: اگر روپیہ بھر سے زیادہ جگہ میں پڑے کپڑے ناپاک ہو گئے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۷۹: ہاتھی پر سوار ہونا جائز ہے یا ناجائز بر تقدیر ثانی مکروہ ہے یا حرام۔

الجواب: ہاتھی پر سوار ہونا مکروہ ہے۔ اور امام محمد کے نزدیک حرام کہ وہ اسے مثل خنزیر نجس العین جانتے ہیں بہر حال احتراز چاہیئے۔ واللہ تعالےٰ اعلم

مسئلہ ۸۰: حوض دہ دردہ سے مراد دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہے یا کچھ اور۔ کیا اس حوض کی گہرائی بھی شرعاً مقرر ہے یا نہیں۔

الجواب: دہ دردہ سے مراد سو ہاتھ ساحت ہے۔ مثلاً دس دس ہاتھ طول وعرض یا پچیس ہاتھ طول چار ہاتھ عرض یا پچاس طول دو ہاتھ عرض اور گہرائی اتنی چاہیئے کہ چلو لینے سے زمین نہ کھلے واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۸۱: استین حانہ یعنی وہ چوب خشک جس سے حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تکیہ لگا کر وعظ فرمایا کرتے تھے اور جس کا قصہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے مثنوی شریف بھی تحریر فرمایا ہے۔ کیا اس کو حضور نے دفن کیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی

الجواب: نماز جنازہ پڑھنا غلط ہے اور منبر شریف کے نیچے دفن کرنا ایک روایت میں آیا ہے واللہ تعالےٰ اعلم

آذان

ہاتھی کا لعاب وغیرہ ناپاک

ہاتھی کی سواری

دہ دردہ حوض

استین حانہ

Marfat.com

مسئلہ ۳۲: ایک واعظ صاحب نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم وحی کہاں سے اور کس طرح لاتے ہو تو آپ نے جواب میں عرض کیا کہ ایک پردہ سے آواز آتی ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے کبھی پردہ اٹھا کر دیکھا انہوں نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ پردہ اٹھا سکوں، آپ نے فرمایا کہ اب کی پردہ اٹھا کر دیکھنا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا کیا دیکھتے ہیں کہ پردہ کے اندر خود حضور پرنور جلوہ فرما ہیں اور عمامہ سر پر باندھے ہیں اور سامنے شیشہ رکھا ہے اور فرما رہے ہیں کہ میرے بندے کو یہ ہدایت کرنا یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ اگر غلط ہے تو اسکا بیان کرنے والا کس حکم کے تحت میں داخل ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ روایت محض جھوٹ اور کذب وافترا ہے اور اسکا یوں بیان کرنے والا ابلیس کا مسخرہ ہے اور اگر اس کے ظاہر مضمون کا معتقد ہے تو صریح کافر ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۳۳: زید اہل ہنود کے فقیروں (جنکو سنیاسی کہتے ہیں) کی شکل بنائے رہتا ہے ننگے سر ننگے پاؤں ایک بازو میں ننیا رنگا ہوا کپڑا باندھے اوڑھے رہتا ہے۔ ایک مسلمان سے مصافحہ تو ایک ہاتھ بڑھایا اس نے کہا دوسرا ہاتھ بھی لاؤ تو کہا دوسرا ہاتھ میرا ہندو ہے۔ اسی زید کے پاس ایک ہندو اپنے لڑکے کو لایا کہ اسے اپنا چیلا بنا لو زید نے اس لڑکے کو اوم کہلا کر اپنا چیلا بنا لیا باوجود ان باتوں کے یہ زید پیر طریقت بنا ہے مسلمانوں کو مرید کرتا ہے نیز کہتا ہے کہ میں نے حدیث کی سند دیوبند سے حاصل کی ہے یہ اپنے آپ کو بکر کا خلیفہ کہتا ہے۔ بکر یہاں کے مسلمانوں کا پیر تھا۔

الجواب: صورت مذکورہ میں وہ شخص اپنے اقرار سے آدھا ہندو ہے اور اسلام وکفر میں بیچ نہیں جو ایک حصہ ہندو ہے وہ کل ہندو ہے تو وہ یقیناً اسکا اقراری کفر ہے اور اپنے کفر کا مقر یقیناً عند اللہ بھی کافر ہے فصول عمادی وفتاوی عالمگیری میں ہے مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بہذا۔ اور اس کو اوم کہلا کر چیلا بنانا اس کے کفر پر رجسٹری ہے اور دیوبند کی سند سے استناد اس کے کفر پر تیسرا پاس ہے۔ کفار کی وضع بنائے پھرنا ہی اسکی خباثت حال کو کافی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبہ بقوم فھو منھم ان کفروں نے وضاحت کر دی اس کے ہاتھ پر بیعت حرام بلکہ اس کے کفریات پر مطلع ہو کر پھر اسے پیر بنانا یا بعد اطلاع پیر سمجھتے رہنا خود کفر ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ: بکر کا انتقال ہوگیا یہ بکر پیری مریدی کرتا تھا۔ خاندان قادریہ میں کوئی صاحب قطب الدین کا خلیفہ تھا اور خاندان چشتیہ میں قاسم نانوتوی کا اپنے مریدوں کو دونوں شجرے دیتا تھا جو منسلک استفتائے ہذا ہیں۔

عمرو جس کی گواہی شریعت مطہرہ میں مقبول ہے کہتا ہے کہ بکر کا یہ واقعہ میرے سامنے گذرا کہ ایک شخص نے بکر سے کہا کہ بریلی کے علماء دیوبند والوں کو وہابی کہتے ہیں تو بکر نے غصہ میں آکر خود کہا کہ جو شخص دیوبند والوں کو وہابی کہے خود وہابی ہے۔ بکر کے خلیفہ سے (جس کا حال مندرجہ بالا استفتے میں درج ہے) یہ بھی معلوم ہوا کہ بکر نے دیوبند میں حدیث کی سند حاصل کی ہے اب بکر کے مریدوں کو بکر سے بیعت توڑنا ضروری ہے یا نہیں۔ لہٰذا تفصیل سے بیان فرمادیجئے مولیٰ تعالیٰ آپ حضرات علمائے کرام کے اوقات میں برکت عطا فرمائے۔

الجواب: مولیٰ عزوجل مسلمانوں پر اپنی رحمت رکھے۔ کیا علماء کرام حرمین شریفین کے مبسوط و مفصل فتاوائے مبارکہ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین کے بعد کسی اور تفصیل کی ضرورت ہے اس میں نانوتوی و دیوبندیوں کی نسبت صاف صریح تصریح ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر جو اُن کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ نہ کہ مسلمان سمجھنا نہ کہ صاحب ارشاد جاننا نہ کہ پیر بنانا۔ تو مریدان بکر کو بیعت توڑنا کیا معنے بیعت ہے ہی نہیں توڑی کیا جائے گی۔ ہاں ان پر فرض ہے کہ بکر کو اپنا پیر نہ سمجھیں ورنہ یہ بھی اُسی کے مثل خارج از اسلام ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتولہم منکم فانہ منہم اور فرماتا ہے انکم اذا مثلہم۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ہندہ زوجۂ بکر اس قدر مالیت کے زیور پہنے ہے کہ جن پر زکوٰۃ دینا فرض ہے کیا یہ زکوٰۃ بکر پر فرض ہے یا ہندہ پر۔

الجواب: اگر زیور جہیز کا ہے یا بکر نے بنوا کر ہندہ کو مالک کر دیا ہے تو زکوٰۃ ہندہ پر ہے بکر سے کچھ تعلق نہیں اور اگر زیور ملک بکر ہے ہندہ کو پہننے کو دیا ہے تو زکوٰۃ بکر پر ہے ہندہ سے تعلق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸۶: ہندہ کے پاس سوائے ان زیورات کے نقدی کچھ نہیں بکر اس کو ہر سال کے ختم پر زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے روپیہ اس شرط پر دینا چاہتا ہے کہ وہ یہ روپیہ اپنے قرض واجب الادا یعنی مہر نکاح میں وضع کرتی

Marfat.com

سے ہے کیا بکر کو اسطرح دینا اور ہندہ کو اسطرح بکر سے لے کر زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔

الجواب: اسطرح دینا لینا دونوں جائز ہیں اور دونوں کے لئے اجر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: اگر بکر باوجود استطاعت ہندہ کو زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے ہندہ کو روپیہ نہ دے تو بکر پر شرعاً کچھ الزام ہے یا نہیں اور ایسی صورت میں ہندہ کو زیورات میں سے کسی زیور کو فروخت کر کے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا یا نہیں۔

الجواب: شوہر پر کچھ لازم نہیں کہ عورت کی زکوٰۃ ادا کرے اگر نہ دے گا اس پر الزام نہیں۔ عورت مالکہ زیور جس پر زکوٰۃ فرض ہے اسے لازم ہے کہ جہاں سے جانے زکوٰۃ دے اگرچہ زیور ہی سے تغیر کو دے کر یا بیچ کر اس کی قیمت سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: زیورات مثلاً نونگے۔ جوشن۔ ٹیکہ۔ بدھی۔ پہنچی وغیرہ ڈورے پڑے ہیں جیسا کہ عموماً عورتیں ٹہولوں سے پہوا کر پہنتی ہیں اور بعض زیورات مثلاً آرسی۔ ٹیکہ۔ نونگے وغیرہ میں نگ و شیشے جڑے ہیں ایسی صورت میں زیورات کا وزن کسطرح کیا جاوے اگر ڈورے و نگ وغیرہ علیحدہ کئے جاتے ہیں تو زیورات خراب ہوتے ہیں کیونکہ بعض میں جڑائی پختہ ہوتی ہے کیا زیورات کو مع نگ۔ وغیرہ وزن کیا جائے اور کل وزن پر زکوٰۃ دی جائے یا اندازاً سے نگ و ڈورے کا وزن منہا کر دیا جائے۔

الجواب: زکوٰۃ صرف سونے چاندی پر ہے۔ لاکھ۔ نگ۔ شیشے۔ ڈورے پر نہیں۔ اگر جڑاؤ زیور میں سونے چاندی کا وزن معلوم ہو فبہا ورنہ زائد سے زائد اسکا تخمینہ کرے جس میں یقین ہو کہ اس سے زائد نہ ہوگا ہوگا تو کم ہوگا۔ اور ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ کسی ظرف میں پانی بھریں اور کانٹے کے ایک پلہ میں زیور رکھ کر یہ پلہ اس پانی میں اسطرح رکھیں کہ وسط میں رہے نہ تو پانی سے کچھ حصہ باہر ہو نہ ظرف کی تہ تک پہنچ جائے دوسرا پلہ ظرف سے باہر ہوا میں رکھیں اب اسمیں باٹ ڈالیں یہاں تک کہ کانٹہ برابر آجائے یہ وزن صرف چاندی سونے کا ہوگا نگ۔ لاکھ۔ وغیرہ کا وزن اسمیں نہ آئے گا۔ چند بار معلوم الوزن اشیاء میں امتحان کر کے دیکھیں اگر جواب صحیح آئے تو یہ طریقہ آسان ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ: ہندہ زکوٰۃ کا روپیہ بکر اپنے شوہر کو دے کر یہ کہتی ہے کہ تم یہ روپیہ میری طرف سے مستحق اشخاص کو دے دو۔ بکر اس روپیہ کو دے کر کسی دیگر شخص کو دیتا ہے کہ وہ ہندہ زوجہ بکر کی جانب سے کسی کو بطور زکوٰۃ دیوے تو کیا ہندہ کو بکر کا وکیل بنانا اور بکر کا بعدہٗ کسی دوسرے کو وکیل بنانا جائز ہوگا۔

Marfat.com

الجواب: ہندہ کو اختیار ہے کہ اپنی طرف سے ادائے زکوٰۃ کا اپنے شوہر کو یا جسے چاہے وکیل کرے اور وکیل کو اختیار ہے کہ جس متدین کو چاہے وکیل کر دے فی الغنیۃ الخانیۃ ثم وحالۃ الاشباہ المعین بدفع الزکوٰۃ اذا وکل غیرہ ثم وثم فدفع الاخر جاز ولا یتوقف۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۰: کسی فقیر کو زکوٰۃ کا روپیہ کسقدر دیا جا سکتا ہے یعنی زکوٰۃ دینے والا جسقدر چاہے اس کی ایک دن یا دو دن کی ضرورت کے قابل۔

الجواب: فقیر کو چھپن روپیہ سے کم تک دینا چاہیے، ۴½ تولہ سونا ۲۰ تولہ چاندی یا پورے چھپن روپے کی مالیت نہ دے جس میں وہ صاحب نصاب ہو جائے اور اگر اس کے پاس قدرے سونا یا چاندی نصاب سے کم حاجت سے زائد ہے تو اتنا نہ دے کہ اس سے مل کر نصاب ہو جائے مثلاً وہ دس روپیہ کا مالک ہے تو اسے چھیالیس روپے سے کم دے ہاں جو کچھ دیا اس سے بقدر نصاب اسکی حاجت سے نہ بچیگا تو ہر امعل دے سکتا ہے مثلاً اس پر دس ہزار روپے قرض ہیں تو اسے دس ہزار دینے میں حرج نہیں کہ وہ اسقدر سے بھی مالک نصاب نہ ہوگا۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۱: اہل ہنود کے میلوں مثل دسہرہ وغیرہ میں مسلمانوں کا جانا کیسا ہے۔ کیا میلوں میں جانے سے ان لوگوں کی عورتیں نکاح سے باہر ہو جاتی ہیں کیا تجارت پیشہ لوگوں کو بھی جانا ممنوع ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ان کا میلہ دیکھنے کے لئے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔ اگر ان کا مذہبی میلا ہے جس میں وہ اپنا کفر و شرک کریں گے کفر کی آوازوں سے چلائیں گے جب تو ظاہر ہے اور یہ صورت سخت حرام منجملہ کبائر ہے پھر بھی کفر نہیں۔ اگر کفری باتوں سے نافر ہے۔ ہاں معاذ اللّٰہ ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے تو آپ ہی کافر ہے اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے ورنہ فاسق ہے اور فسق سے نکاح نہیں جاتا پھر بھی وعید شدید ہے اور کفریات کو تماشا بنانا ضلال بعید ہے۔ حدیث میں ہے من کثر سواد قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ۔ جو کسی قوم کا جتھا بڑھائے وہ انہیں میں سے ہے اور جو کسی قوم کا کوئی کام پسند کرے وہ اس کام کرنے والوں کا شریک ہے۔ رواہ ابو یعلی فی مسندہ

وعلی بن معبد فی کتاب الطاعۃ والمعصیۃ عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

ورواہ الامام عبد اللّٰہ بن المبارک فی کتاب الزہد عن ابی ذر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ من قولہ وہو عند الخطیب عن انس

رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم بلفظ من سود مع قوم فھو منھم۔ اور اگر مذہبی میلا نہیں لہو ولعب

کا ہے جب بھی ناممکن کہ منکرات وقبائح سے خالی ہو اور منکرات کا تماشا بنانا جائز نہیں۔ ردالمحتار میں ہے۔ کرہ کل لہو والاطلاق شامل النفس الفعل واستماعہ طحطاوی صدر کتاب بیان علوم محرمہ ذکر شعبدہ میں ہے یظہر من ذلک حرمۃ التفرج علیہم لان الفرجۃ علی المحرم حرام۔ یعنی شعبدہ باز بھان متی بازی گر کے افعال حرام ہیں اور اسکا تماشا دیکھنا بھی حرام کہ حرام کا تماشا بنانا حرام ہے خصوصاً اگر کافروں کی کسی شیطانی خرافات کا تماشا بنانا تو آفت اشد ہے اور اس وقت تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ غمز العیون میں ہے اتفق مشایخنا ان من رای امر الکفار حسنا فقد کفر حتی قالوا فی رجل قال ترک الکلام عند اکل الطعام حسن من المجوس و ترک المضاجعۃ عندہم حال الحیض حسن فھو کافر اور اگر تجارت کے لئے جائے تو اگر میلا ان کے کفر و شرک کا ہے جانا ناجائز و ممنوع ہے کہ اب وہ جگہ ان کا معبد ہے۔ اور معبد کفار میں جانا گناہ و تتمیہ پھر تتارخانیہ پھر ہندیہ میں ہے۔ یکرہ للمسلم الدخول فی البیعۃ والکنیسۃ وانما یکرہ من حیث انہ مجمع الشیاطین۔ بحرالرائق میں ہے۔ والظاہر انہا تحریمیۃ لانہا المرادۃ عند اطلاقہم۔ بلکہ ردالمحتار میں ہے۔ فاذا حرم الدخول فالصلاۃ اولیٰ۔ اور اگر لہو ولعب کا ہے اور خود اس سے بچے نہ اس میں شریک ہو نہ اسے دیکھے نہ وہ چیزیں بیچے جو ان کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے پھر بھی مناسب نہیں کہ ان کا مجمع ہے۔ ہر وقت محل لعنت ہے تو اس سے دوری ہی میں خیر ولہذا علماء نے فرمایا کہ ان کے محلہ میں ہو کر نکلے تو جلد لپکتا ہوا گزر جائے۔ غنیۃ ذوی الاحکام پھر فتح المعین پھر طحطاوی میں ہے ہم محل نزول اللعنۃ فی کل وقت ولا شک انہ یکرہ السکنیٰ فی محل یکون کذلک بل ورد من یمر فی امکنتہم الا ان یہرول ویسرع وقد وردت بذلک آثار۔ اور اگر خود شریک ہو یا تماشا دیکھے یا ان کے لہو ممنوع کی چیزیں بیچے تو آپ ہی گناہ و ناجائز ہے۔ درمختار میں ہے۔ قدمنا معزیا للنہر ان ما قامت المعصیۃ بعینہ یکرہ بیعہ تحریما والا فتنزیہا۔ فتاوی عالمگیری میں ہے۔ اذا اراد المسلم ان یدخل دار الحرب للتجارۃ ومعہ فرسہ وسلاحہ وہو لایرید بیعہ منہم لم یمنع ذلک منہ ہاں ایک صورت جواز مطلق کی ہے وہ یہ ہے کہ عالم انہیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لئے جائے جب کہ اس پر قادر ہو یہ جانا حسن و محمود ہے اگرچہ ان کا مذہبی میلا ہو ایسا تشریف لے جانا خود حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بارہا ثابت ہے۔ مشرکین کا موسم بھی اعلان شرک ہوتا۔ لبیک میں کہتے لا شریک لک الا شریکا ہو لک تملکہ وما ملک جب وہ سفہا لا شریک لک تک پہنچتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ویلکم قط قط خرابی ہو تمہارے لئے بس بس یعنی آگے استثنا نہ بڑھاؤ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۲: بعد دفن میت قبر پہ اذان دینا جائز ہے یا نہیں۔

Marfat.com

الجواب: جائز ہے۔ فقیر نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ ایذان الاجر فی اذان القبر لکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۳: قرآن عظیم کس طرح جمع ہوا اور کس نے جمع کیا۔

الجواب: قرآن عظیم کی جمع و ترتیب آیات و تفصیل سور زمانہ اقدس حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بامر الٰہی حسب بیان جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشاد و تعلیم حضور سید العٰلمین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم واقع ہوئی تھی مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے سینوں اور متفرق کاغذوں۔ پتھروں کی تختیوں۔ بکری۔ دنبہ کے پوستوں۔ شانوں پسلیوں وغیرہا میں تھا ایک جگہ سارا قرآن مجموع نہ تھا جب جنگ یمامہ میں کہ مسیلمہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانۂ حضرت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں ہوئی صدہا صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دل الہام منزل میں حضرت جل و علیٰ نے القا کیا کہ حضرت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر گزارش کی اس لڑائی میں بہت صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا شہید ہوئے۔ اگر یونہی جہادوں میں حفاظ صحابہ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت قرآن جاتے رہنے کا اندیشہ ہے میری رائے میں حکم دیجئے کہ قرآن عظیم کی سب سورتیں یکجا کرلی جائیں خلیفۂ رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ان کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو اس امر جلیل کا حکم دیا کہ بحمد اللہ تعالےٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہوگیا ہر سورت ایک جدا صحیفہ میں تھی وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت الفاروق زوجۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے پاس رہے عرب کی ہر قوم و قبیلہ بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھا مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا کوئی الف میم اسی قسم کے بہت تفاوت لہجہ و طرز ادا میں تھے زمانہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں کہ قرآن عظیم نیا اترا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادت کا دفعتاً بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز و لہجہ میں قراءت قرآن عظیم کرے زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا کہ جس لہجہ و لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانۂ امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر جھگڑے و جدال و زد و کوب کی نوبت پہنچی جب یہ خبر امیر المومنین کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے لہذا حسب مشورۂ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ

Marfat.com

کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم و دیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم یہ قرار پایا کہ صحیفہاے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس محفوظ ہیں منگا کر ان کی نقلیں لے کہ تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلاد اسلام میں بھیج دیں کہ سب اس لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفع فتنہ کے لئے تلف کر دیے جائیں اس رائے صائب کی بنا پر امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہلا بھیجا کہ صحیفہاے صدیقی بھیج دیجئے ہم ان کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس دیں گے۔ ام المومنین نے بھیج دیے امیر المومنین نے زید بن ثابت و عبد اللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا وہ نقلیں مکہ معظمہ و شام و یمن و بحرین و بصرہ و کوفہ کو بھیجی گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جن سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو واپس دیے۔ ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کرا دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر سلطنت امیر معویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کر دیئے۔ بالجملہ اصل قرآن عظیم تو بحکم رب العزۃ حسب ارشاد حضور پر نور سید الاسیاد صلی اللہ علیہ وسلم ہو لیا تھا سب سورہ کا ایک جا کرنا باقی تھا وہ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیا پھر اسی جمع فرمودۂ صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بمشورۂ مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ بلاد اسلام میں شائع کئے اور تمام امت کو اصل لغت قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزۃ تعالےٰ شانہ ہے۔ کما قال تعالیٰ ان علینا جمعہ و قرآنہ اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں۔ قد کان القرآن کلہ کتب فی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم لکن غیر مجموع فی موضع واحد ولا مرتب السور۔ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ فرماتے ہیں اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابو بکر رحمۃ اللہ علی ابی بکر ہو اول من جمع کتاب اللہ رواہ ابو داؤد فی المصاحف بسند حسن عبد خیر قال سمعت علیا یقول فذکرہ۔ صحیح بخاری شریف میں ہے۔ حدثنا موسیٰ ثنا ابن شہاب ان انس بن مالک حدثہ

Marfat.com

ان حذیفة بن الیمان قدم علی عثمٰن وکان یغازی اہل الشام فی فتح ارمینیة وآذربیجان مع اہل العراق فافزع حذیفة اختلافہم فی القراءة فقال حذیفة لعثمٰن یا امیر المومنین ادرک ہذہ الامة قبل ان یختلفوا فی الکتاب اختلاف الیہود والنصاری فارسل عثمٰن الی حفصة رضی اللہ تعالٰی عنہا ان ارسلی الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردہا الیک فارسلت بہا حفصة الی عثمٰن فامر زید بن ثابت وعبد اللہ بن زبیر وسعید بن العاص وعبد الرحمٰن بن الحارث بن ہشام فنسخوہا فی المصاحف قال عثمٰن للرہط القرشیین الثلثة اذا اختلفتم انتم وزید بن ثابت فی شیٔ من القرآن فاکتبوہ بلسان قریش وانما نزل بلسانہم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمٰن الصحف الی حفصة فارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا۔ الخ۔ دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ امیر المومنین عثمٰن غنی نے اختلاف لہجہ ولغات سن کر صحیفہائے صدیقی حضرت حفصہ سے منگائے اور انہیں کی نقلوں سے مصحف بناکر بلاد اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد نقل حضرت ام المومنین کو واپس دے دیے۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۹۴: کیا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن تھا کہ جس سے دیگر صحیفے درست کیے گئے۔

الجواب: ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس کوئی خاص قرآن نہ تھا بلکہ وہ صدیق وفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تھا جس کا حال اوپر گذرا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۹۵: ہندہ کے پاس ایک سو دس تولہ زیور نقرئی اور بارہ تولہ ۶ ماشہ ۲ رتی زیور طلائی ہے اس کو کس قدر چاندی اور کسقدر سونا زکوٰۃ میں ادا کرنا چاہیئے اور کیا نقرئی وطلائی دونوں زیورات کی زکوٰۃ چاندی ہی سے ادا ہوسکتی ہے اور ایسی صورت میں اسے کسقدر چاندی دینا ہوگی۔

الجواب: ۱۱۰ تولہ چاندی میں دو نصاب کامل ہیں اور پانچ تولہ عفو فی النصاب۔ اور ۱۲ تولہ ۶ ماشہ ۲ رتی سونے میں ایک نصاب کامل اور تین خمس ہیں اور ۶ ماشہ عفو فی النصاب۔ ۲۹ روپے کے بھاؤ سے ۶ ماشہ سونے کی قیمت ۱۴/۸ عہ کہ ۱۴ کے حساب سے ۱۷ تولہ ۳ ماشہ ہوئی اس پانچ تولہ سے مل کر ۲۲ تولہ ۳ ماشہ جس میں دو خمس نصاب میں اور ۱ تولہ عفو مطلق تو حاصل یہ ہوا کہ سونا ۱ ۳/۵ نصاب ہے اور چاندی ہے۔ ۲ ۲/۵ نصاب سونے پر ۳ ماشہ ۴ ۴/۵ رتی سونا دینا واجب ہوا اور چاندی پر ۳ تولہ ۱ ۲/۵ ماشہ چاندی دینا واجب ہوئی اب اگر چاندی

Marfat.com

کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا دیا جائے فبہا اور اگر سب چاندی دینا چاہیں تو اب سونے کا صرف وزن نہ دیکھا جائے گا بلکہ بازار سے اس عدد کی قیمت۔ اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ تولہ بھر سونے کا عدد ہے کہ وزن کے اعتبار سے اس کی قیمت لو عہ روپے ہوتی ہے مگر صناعی کے لحاظ سے سو روپے ہے جیسے سونے کی گھڑیاں یا دِتی کے سادہ کاری کے چھلّے تو اب انتیس روپے کا حساب نہ ہو گا بلکہ سو کا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

زیور کی زکوٰۃ

مسئلہ ۹۶: سونا ۸ ماشہ ایک رتی اور زیادہ ہو گیا تو زکوٰۃ کس قدر ادا کرنی چاہیئے۔

الجواب: اب سونا ۳ تولہ ۲ ماشہ ۳ رتی ہوا اسمیں بھی وہی ایک نصاب ۳ خمس ہیں کہ اب زیادت ایک تولہ دو ماشہ ۳ رتی ٹھہری یہ بھی خمس نصاب نہیں لہٰذا اس ۸ ماشے ایک رتی کو بھی چاندی کیا جائے کا نرخ مذکور سے اسکی قیمت بیس روپے تین آنے دنس پائی ہوئی جس کے ۱۲ر کے حساب سے تیئیس تولہ ایک ماشہ ۴ ۴/۵ رتی چاندی ہوئی مجموعہ ۲۵ تولہ چار ماشے ۴ ۴/۵ رتی جس میں چار خمس نصاب ہے اور تین تولے ۴ ماشے ۴ ۴/۵ رتی عفو مطلق تو حاصل یہ ہوا کہ چاندی کے دو خمس نصاب اضافہ ہوئے تو زکوٰۃ میں ۶ ۳/۱۰ ماشے چاندی اور دینی آئی یعنی ۳ ماشے ۴ ۴/۵ رتی سونا دیں اور تین تولہ آٹھ ماشے اور ایک ماشہ کا دسواں حصہ چاندی دیں اور اگر سونے چاندی کا نرخ اب بدل گیا ہو تو حساب میں بھی تبدیلی ہو جائے گی اس کا لحاظ رہنا چاہیئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایضاً

مسئلہ ۹۷: ۱۱۰ تولے چاندی اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی سونے پر زکوٰۃ ادا کرنے کے واسطے مندرجۂ ذیل حساب سے ۳ تولے ۴ ۱۹/۲۰ ماشے چاندی اور تین ماشے ۴ ۴/۵ رتی سونا خریدا ہے پس اسقدر چاندی اور سونا دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں۔

۱۱۰ تولے چاندی میں دو نصاب کامل اور ۵ تولے عفو فی النصاب اور ۱۳ تولے ۲ ماشے ۳ رتی سونے میں ایک نصاب کامل اور تین خمس ہیں اور ایک تولہ ۲ ماشے ۳ رتی سونا عفو فی النصاب لو عہ کے بجائے سے ایک تولہ ۲ ماشے ۳ رتی کی قیمت ... ہوئی کہ ۱۲ر کے حساب سے اکتیس تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی اس ۵ تولے سے مل کر ۳۶ تولے ۵ ماشے چاندی ہوئی جس میں تین خمس نصاب ہیں اور ۴ تولے ۹ ماشے عفو فی النصاب لہٰذا سونا ۱ ۳/۵ نصاب ہے اور چاندی ۲ ۳/۵ نصاب سونے پر ۳ ماشے ۴ ۴/۵ رتی سونا دینا واجب ہوتا ہے اور چاندی پر تین تولے ۴ ۱۹/۲۰ ماشے چاندی دینی واجب ہوتی ہے۔ نیز یہ بھی تحریر فرمایئے کہ عھر کی چاندی

Marfat.com

ایک روپے بھر یعنی ۱۱ ماشے ملتی ہے تو کیا ۳ تولے کی جگہ تین روپے بھر چاندی کفایت کر سکتی ہے۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب: واجب کا حساب صحیح لگایا اگرچہ مقدار عفو میں قدرے فرق ہو گیا جس کا واجب پر کچھ اثر نہیں ایک تولہ ۲ ماشے تین رتی سونے کی چاندی مذکور نرخوں کے حساب سے ۳۱ تولے ۴ ماشے ۷، $\frac{5}{9}$ سرخ ہوئی وہ پانچ مل کر تولے ۳۶ جن میں سے تین خمس نکل کر ۴ تولے ۱۰ ماشے ۷، $\frac{5}{9}$ سرخ عفو مطلق رہے۔ دو ماشے کے قریب عفو زیادہ ہے اسے عفو مطلق کہتے ہیں کہ اب اس پر کوئی واجب نہیں اور جو نصاب و خمس نصاب سے زیادہ اپنی جنس میں بچے کہ دوسری جنس سے مل کر نصاب یا خمس ہو سکے گا وہ عفو فی النصاب کہلاتا ہے بہر حال حساب صحیح اور کمال صحیح ہے۔ مگر ایک امر ضروری اللحاظ ہے کہ ادائے زکوٰۃ کے لئے یہ سونا چاندی جو خریدا ہے اگر انہیں روپے اشرفیوں کے عوض خریدا ہے جو اس مال زکوٰۃ ۱۰ ۱۱ تولے چاندی ۱۳ تولے سونے میں شامل تھے یا قرض خریدا یا جس سال کی زکوٰۃ دے رہے ہیں وہ سال زکوٰۃ پورا ہونے کے بعد خریدا جب تو یہ سونا چاندی اس سال کے مال زکوٰۃ میں شامل نہ ہو گا اور جو حساب آپ نے کیا صحیح رہے گا اور اگر ہنوز وہ سال زکوٰۃ ختم نہ ہوا تھا کہ سونا چاندی کسی مال غیر زکوٰۃ کے بدلے خریدا تو خود اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہو گی۔ تین تولے چاندی کی جگہ تین روپے نہیں ہو سکتے۔ نہ تین روپے بھر چاندی کفایت کرے۔ بلکہ ۱۸ رتی چاندی اور درکار ہو گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹۸: مسجد کانپور کے واسطے بعض اشخاص نے چندہ فراہم کیا مگر روانہ نہیں کیا۔ اب کیا کرنا چاہیئے آیا دوسرے کار خیر میں مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب: جن جن سے یہ چندہ لیا ان کی رائے سے دوسرے امر خیر میں صرف ہو سکتا ہے۔ بلا اجازت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۹۹: تقیہ میں کیا کیا برائیاں ہیں۔

الجواب: تقیہ کی برائیاں کیا محتاج بیان ہیں۔ تقیہ، روافض اور نفاق ایک چیز ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزءون۔

جب مسلمان ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو مسلمانوں سے ٹھٹھا کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من کان له وجهان فی الحیوة کان له لسانان من نار یوم القیمة رواه البخاری ومسلم باسنادہما عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ۔ جو دنیا میں دورخا ہوگا قیامت کے دن آتش دوزخ کی دو زبانیں اس کے منہ میں رکھی جائیں گی حدیث شریف میں آیا۔ تجدون من عباد اللہ (اے اکثرہم شرا) یوم القیمۃ ذا الوجہین الذی یاتی ہولاء بحدیث ویاتی ہؤلاء بحدیث آخر عکس الاول اھ مزیدا من شرح الطریقۃ المحمدیۃ۔ ذوالوجہین جو یہاں ان کی سی کہے اور وہاں ان کی سی وہ قیامت کے دن ان میں ہوگا جو تمام مخلوقات سے بدتر ہیں۔ رواہ البخاری ومسلم وابن ابی الدنیا باسنادہم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالے عنہ۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۰۰: دفع بلا کے واسطے جو جانور ذبح کیا جاوے اسکی کھال زیر زمین دفن کرنا کیسا ہے۔

الجواب: کھال دفن کر دینا محض ناجائز ہے۔ دفع بلا کے لئے شرع مطہرہ نے صدقہ مقرر فرمایا ہے کھال بھی مساکین کو دیں یا کسی مدرسہ اہلسنت میں پہنچا دیں زمین میں دفن کر دینا تضیع مال ہے۔ اور تضیع مال حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۱: فجر کی نماز کا مستحب وقت کونسا ہے اور جس جگہ افق صاف نظر آتا ہو وہاں طلوع و غروب کی کیا پہچان ہے۔

الجواب: فجر کا مستحب وقت اس کے وقت کا نصف آخر ہے مثلاً اگر آج ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ کی صبح ہو اس وقت کے طلوع شمس میں چالیس منٹ باقی رہیں اور افضل یہ ہے کہ ایسے وقت چالیس یا ساٹھ آیتوں سے پڑھی جائے کہ اگر فساد نماز ثابت ہو تو پھر طلوع سے پہلے یونہیں اعادہ ہو سکے اس کا لحاظ رکھ کر جتنی بھی تاخیر کی جائے افضل ہے۔ جب افق صاف نظر آتا ہے اور بیچ میں درخت وغیرہ کچھ حائل نہیں تو طلوع یہ ہے کہ آفتاب کی پہلی کرن چمکے اور غروب یہ کہ پچھلی کرن نگاہ سے غائب ہو جائے۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۰۲: ظہر کا وقت کئے بجے ہوتا ہے اور ضلع میرٹھ میں کے بجے سے کے بجے تک رہتا ہے۔ اور جماعت کے بجے ہونا چاہیئے۔ موسم گرما اور موسم سرما کب سے کب تک مانے جاتے ہیں اور ان میں ظہر کے مستحب اوقات کیا ہیں۔

الجواب: ظہر کا اول وقت آفتاب نصف النہار سے ڈھلتے ہی شروع ہوتا ہے اور گھنٹوں کے اعتبار سے بہ اختلاف بلاد مختلف ہوگا یہاں تک کہ بعض بلاد ہندوستان میں بعض ایام میں ریلوے گھڑی

Marfat.com

سے ۱۲½ بجے بھی وقت ظہر شروع نہ ہوگا اور بعض میں بعض ایام میں ۱۱½ بجے سے پہلے ظہر کا وقت ہو جائے گا یہ تعدیلِ ایام و اختلاف طول معلوم ہونے پر موقوف ہے۔ جماعت گرمی میں وقت ظہر کے نصف آخر میں ہو اور جاڑوں میں نصف اول میں۔ میرٹھ میں کبھی ۵ بجے سے بعد تک وقت ظہر باقی رہتا ہے اور کبھی ۳½ بجے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں بیانات کا اختلاف ہے اصل تقسیم اہل ہیئت نے یوں لکھی ہے کہ راس الحمل سے ختم جوزا تک بہار اور راس السرطان سے ختم سنبلہ تک گرما اور راس المیزان سے ختم قوس تک خریف اور راس الجدی سے ختم حوت تک سرما مگر یہاں کی فصلوں سے مطابق نہیں آئی علامہ صاحب بحر نے ربیع کو گرما سے ملحق کیا ہے اور یہی قرین قیاس ہے آخر ستمبر سے مارچ تک سرما سمجھنا چاہیئے باقی گرما۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۳: عصر کا وقت مستحب کونسا ہے جماعت کے بجے ہونا چاہیئے۔

الجواب: عصر کا وقت مستحب ہمیشہ اُس کے وقت کا نصف آخر ہے مگر روز ابر تعجیل کی جائے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۴: مغرب کی آذان اور جماعت کب ہونا چاہیئے اور مغرب کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے۔

الجواب: غروب کا جس وقت یقین ہو جائے اصلا دیر آذان وافطار میں نہ کی جائے۔ اس کی آذان و جماعت میں فاصلہ نہیں۔ مغرب کا وقت میرٹھ میں کم ازکم ایک گھنٹہ ۱۹ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۳۶ منٹ ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۵: تکبیر سے پہلے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہوں اور کچھ لوگ کھڑے ہوں تو کیا تکبیر شروع ہوتے ہی سب کو کھڑا ہونا چاہیئے یا بیٹھ جانا چاہیئے۔ اگر بیٹھے رہیں تو کس لفظ پر کھڑا ہونا چاہیئے۔ اگر تکبیر شروع ہوتے ہی فوراً کھڑے ہو جائیں تو کچھ حرج نہیں۔

الجواب: تکبیر کھڑے ہو کر سننا مکروہ ہے یہاں تک کہ ایضاح میں فرمایا ہے کہ اگر تکبیر ہو رہی ہے اور مسجد میں آیا تو بیٹھ جائے اور جب مکبّر حی علی الفلاح پر پہنچے اس وقت سب کھڑے ہو جائیں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۰۶: چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بعد بیٹھا اور التحیات کے بعد درود شریف شروع

Marfat.com

کردیا مقتدی کو معلوم ہو گیا ایسی حالت میں مقتدی امام کو اشارہ کر سکتا ہے یا نہیں اور اگر کر سکتا ہے تو کسطرح سے۔

الجواب: اس کا معلوم ہونا دشوار ہے کہ امام آہستہ پڑھے گا ہاں اگر یہ اتنا قریب ہے کہ اسکی آواز اس نے سنی کہ التحیات کے بعد اس نے درود شریف شروع کیا تو جب تک امام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سے آگے نہیں پڑھتا ہے یہ سبحان اللہ کہہ کر بتائے۔ اور اگر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا یا اللّٰھم صل علی محمد کہہ لیا تو اب بتانا جائز نہیں بلکہ انتظار کرے اگر امام کو خود یاد آئے اور کھڑا ہو جائے فبہا اور اگر سلام پھیرنے لگے تو اسوقت بتائے۔ اس سے پہلے بتائے گا تو بتانے والے کی نماز جاتی رہے گی اور اس کے بتانے کو امام لے گا تو اسکی اور سب کی جائے گی۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۱۰۷: کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے بکر سے دس روپے بطور قرض مانگے بکر نے زید کو بجائے روپے کے دس روپے کا نوٹ دے دیا اس پر اس نے بٹہ دیا اور پھر زید نے روپیہ بکر کو واپس دیا تو وہ پیسے جو بٹہ میں لگے ہیں سود ہوا یا نہیں۔

الجواب: بٹہ جو بنیے کو دیا ہے وہ قرض دینے والے کے لئے سود نہیں ہو سکتا۔ زید بکر کو دس روپے دے یا دس کا نوٹ۔ واللہ تعالٰی اعلم

مسئلہ ۱۰۸: امام نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت شروع کی مثلاً سورہ رحمٰن شریف کہ اسکی پہلی آیت بہت چھوٹی ہے اور پہلی ہی آیت پڑھی تھی کہ حدث واقع ہوا اور جس شخص کو امام نے خلیفہ بنایا اسکو سورہ رحمٰن یاد نہیں ہے تو خلیفہ کو اب کس جگہ سے شروع کرنا چاہیئے۔ یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام کو حدث واقع ہوا تو وہ خلیفہ کو کسطرح سے بتائے کہ فلاں جگہ سے شروع کرو جب کہ حدث قیام یا تشہد کی حالت میں واقع ہوا اگر امام بالجہر پڑھ رہا تھا تو خلیفہ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا اگر آہستہ پڑھ رہا تھا تو کسطرح اشارہ کرے یا بتائے۔

الجواب: استخلاف کے مسائل تیرہ ۱۳ شرطیں چاہتے ہیں عوام پر ان کی رعایت دشوار ہے اور پھر بھی افضل یہ ہے کہ نئے سرے سے پڑھے تو افضل کو چھوڑ کر دشواری میں کیوں پڑے اور اگر ایسا ہی ہو تو جسے سورہ رحمٰن یاد نہیں وہ اس کے بعد کسی سورت کی کچھ آیتیں پڑھ دے اور قیام وتشہد میں حال معلوم نہ ہو تو شروع فاتحہ سے پڑھے۔ واللہ تعالٰی اعلم

Marfat.com

مسئلہ ۱۰۹: اگر امام رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر اللّٰھم ربنا ولک الحمد بھی باواز بلند کہتا ہے تو اس کے واسطے کیا ہے درست ہے یا نہیں اگر امام ربنا لک الحمد نہ کہے بلکہ ایک شخص جو علیحدہ نماز پڑھ رہا ہے وہ کہتا ہے تو کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: امام کو فقط سمع اللہ لمن حمدہ کہنا چاہیئے اسکا ربنا لک الحمد کہنا اور وہ آواز سے سراسر خلاف سنت ہے اور امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے پر اگر اس شخص نے کہ علیحدہ نماز پڑھتا ہے بطور جواب ربنا ولک الحمد کہا تو اس کی نماز جاتی رہے گی۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔ وعلمہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۱۱۰: مسجد کے دروں میں اگر مقتدی بلا ضرورت کھڑے ہوئے تو کیا ان ہی مقتدیوں کی نماز مکروہ ہوگی یا اور مقتدیوں کی بھی۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صرف انھیں مقتدیوں پر کراہت عائد ہوگی جو بلا ضرورت دروں میں کھڑے ہوئے نہ اور مقتدیوں پہ۔ ہاں امام کو چاہیئے کہ ان لوگوں کو اس سے منع کر دے۔ در مختار میں ہے۔ وینبغی ان یامرھم بان تیراصوا ویسدوا الخلل الخ واللہ تعالےٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۱۱۱: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام مصلے پر کھڑا ہوا اور مقتدی بغیر مصلے یعنی فقط صحن میں کھڑا ہو اس صورت میں نماز مکروہ ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: نماز میں کچھ کراہت نہیں کہ حدیث وفقہ میں کہیں اسکی ممانعت نہیں نہ امام کی تعظیم شرعاً ممنوع ہے نہ یہ انفراد علی الدکان کی قبیل سے ہے بحر الرائق میں ہے الکراہۃ لابد لہا من دلیل خاص منح الغفار میں ہے بمثل ہذا لاتثبت الکراہۃ اذ لابد لہا من دلیل خاص۔ البتہ اگر امام براہ تکبر واستعلا ایسا کرتا ہے تو اسکی یہ نیت سخت گناہ وحرام کبیرہ ہے۔ قال اللہ تعالےٰ۔ الیس فی جہنم مثوی للمتکبرین۔ اعاذنا اللہ سبحنہ وتعالےٰ بمنہ وکمال کرمہ آمین۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں (۱) ایک شخص نے چالیس یا پچاس ہزار کے مکانات اپنی حاجت سے زیادہ صرف کرایہ کی غرض سے خرید کئے آیا اس صورت میں حاجت سے زیادہ مکانات میں ان کی قیمت کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے۔ یا جو کرایہ آتا ہے اس کے اوپر (۲) جو مکانات کی زینت کے لئے تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن خرید کر کے مکان سجاتا ہے اور کبھی وہ برتن استعمال میں بھی آتے ہیں اس صورت میں کیا حکم ہے۔

Marfat.com

الجواب: مکانات پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ پچاس کروڑ کے ہوں۔ کرایہ میں جو سالتمام پہ پس انداز ہوگا اس پر زکوٰۃ آئے گی۔ اگر خود یا اور سے مل کر قدر نصاب ہو۔ (۲) برتن وغیرہ اسباب خانہ داری میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ لاکھوں روپے کے ہوں۔ زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے سونا چاندی کیسے ہی ہوں۔ پہننے کے ہوں یا برتنے کے یا رکھنے کے سکہ ہو یا پتر یا ورق دوسرے چرائی پر چھوٹے جانور تیسرے تجارت کا مال باقی کسی چیز پہ زکوٰۃ نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

حصہ دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مسئلہ ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص علاقہ نیپال کے جنگل میں منجانب تاجران لٹھا ملازم ہے اور ایسی جگہ رہتا ہے جہاں سے ایک دو میل یا کم زیادہ کے فاصلہ پر آبادی ہے اور زراعت ہوتی ہے یہ عملداری گورنمنٹ کے جنگلات میں ملازم ہے جو بصورت متذکرہ بالا ہے یا اسٹیشن ریلوے جنگل میں ہے وہاں سے بھی دو یا تین میل کے فاصلہ پر آبادی و زراعت ہے اور آقا جب بھیجتا ہے تو کچھ مدت مقرر نہیں کرتا ہے تو ان صورتوں میں ملازم کو نماز قصر ادا کرنا واجب ہے یا پوری۔ اگر خود مختار ہے تو ان کو قصر پڑھنا چاہیئے یا پوری۔ زید کا قول ہے کہ نماز قصر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ اول عملداری ہندو کی ہے یعنی نیپال۔ دوسری جگہ اقامت پر نہ آبادی ہے نہ زراعت ہوتی ہے۔ یعنی کچھ فاصلہ پر ہے تیسرے یہ صورت اول میں خود مختار نہیں ہے۔ آقا جب چاہے منتقل یا علیحدہ کر سکتا ہے اور عملداری گورنمنٹ انگریزی میں بھی اگرچہ اسٹیشن ہے مگر زراعت نہیں ہوتی ہے نوکر پر بوجوہ مذکورہ و خود مختار پر بوجہ نہ ہونے زراعت قصر واجب ہے۔ اقامت کی شرط میں زراعت بھی ہے عمرو کی دلیل یہ ہے کہ صورت مذکورہ بالا میں مقام اقامت سے ایک میل یا کم زیادہ پر زراعت ہوتی ہے مگر فراہمی غلہ وغیرہ میں کوئی دقّت نہیں پیش آتی ہے دوسرے مقامِ اقامت کو جنگل ہے۔ مگر دس بیس پچاس آدمی ہمراہ ہوتے ہیں جانور درندہ وغیرہ کا خوف بالکل نہیں ہوتا ہے تیسرے یہ کہ کوئی آقا ملازم کو جب بھیجتا ہے تو کام ختم کر کے آنے تک کے لئے بھیجتا ہے درمیان میں اگر ضرورت ہوئی تو وہاں سے منتقل یا علیحدہ کر دیا یہ معتبر نہیں اس صورت میں ارادہ ملازم کا معتبر ہے اگر پندرہ یوم کا ارادہ ہے تو پوری ادا کرے ورنہ قصر و علیٰ ہذا القیاس خود مختار بھی ارادہ پر ادا کرے لہٰذا ایسی حالت میں زید قصر ادا کرے یا عمرو پوری ادا کرے تو دونوں کی اقتداء درست ہے یا نہیں جواب مدلل شافی عطا فرما دیا جائے بینوا توجروا۔

Marfat.com

الجواب: جو مسافر نہ تھا اور اس جنگل تک جانے میں بھی اسے سفر کرنا نہ پڑا کہ فاصلہ تین منزل سے کم تھا وہ تو ظاہر ہے کہ مقیم تھا اور مقیم ہی رہا اسے قصر حرام ہے۔ اور پوری پڑھنی فرض ہے۔ اگرچہ وہ جگہ ترائیں ہو۔ بحرالرائق و ردالمختار میں ہے ھذا ان سار ثلثۃ ایام والا فتتم ولو فی المفازۃ اور جو مسافر تھا یا وہاں تک جانے سے مسافر ہوا کہ فاصلہ تین منزل یا زائد کا تھا۔ وہ ضرور مسافر ہے۔ اگر عادۃً معلوم ہے کہ جس کام کے بھیجا گیا وہ پندرہ دن زائد میں ہوگا اور جگہ ایسی ہو جہاں اقامت ممکن ہے اگرچہ آبادی وہاں سے دو تین میل فاصلہ پر ہو اور زراعت نہ ہو وہاں پہنچ کر مقیم ہو جائے گا اور پوری پڑھنی لازم ہوگی خاص وہاں زراعت ہونا کچھ ضرور نہیں نہ ہندو کی عملداری ہونا کچھ مانع کہ یہ آمد و رفت امان کے ساتھ ہے اس سے تعرض نہیں کیا جاتا در مختار میں ہے۔ من دخلھا بامان فانہ یتم اور یہ احتمال کہ شاید کوئی ضرورت پیش آئے اور جس کا نوکر ہے وہ دوسری جگہ بھیجے معتبر نہیں ایسا احتمال ہر شخص کو ہر حال میں ہے اور جب نوکر کا یہ حکم ہے تو خود تو بدرجۂ اولیٰ جب کہ پندرہ دن یا زائد کی نیت کی ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲: حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا کب وصال ہوا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جس وقت آپ کی عمر شریف چھیاسٹھ ۶۶ سال تھی ۵۸ھ ۱۷ تاریخ رمضان مبارک شب سہ شنبہ کو وصال فرمایا بقیع میں دفن کی گئیں آپ کے جنازہ میں اکثر اہل مدینہ حاضر تھے اور آپ کو قبر میں آپ کے بھتیجوں حضرت قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن عتیق اور آپ کے بھانجوں عروہ بن زبیر اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم نے اتارا اور آپ کی نماز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پڑھائی۔ زرقانی شریف میں ہے۔ (ماتت بالمدینۃ سنۃ سبع وخمسین وقال الواقدی لیلۃ الثلثاء سبع عشرۃ خلت من رمضان سنۃ ثمان وخمسین) وعلیہ اقتصر المصنف فی الشرح وصدر بہ فی الفتح کالاصابۃ وعزاہ فیھا للاکثرین وتبعہ الشامی وزادانہ الصحیح (وھی ابنۃ ست وستین سنۃ واوصت) ابن اختھا عروۃ (ان تدفن بالبقیع، فدفنت بہ لیلا) ونزل فی قبرھا القاسم بن محمد وابن عمہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن وعبداللہ بن ابی عتیق وعروۃ وعبداللہ ابن الزبیر کما فی العیون وحضر جنازتھا اکثر اھل المدینۃ) وصلّٰی علیھا ابوھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۳ و ۴: یہاں پر جامع مسجد میں جمعہ کے روز ایک صف اس قسم کی کھڑی ہوتی ہے کہ اس صف میں

Marfat.com

مقتدی امام سے تھوڑے ہی پیچھے ہوتے ہیں ان کا سجدہ امام کے پیچھے نہیں ہوتا ہے بلکہ امام کی سجدہ گاہ سے ان مقتدیوں کی سجدہ گاہ تھوڑے ہی پیچھے ہوتی ہے زید کہتا ہے اگر ایسی صف کھڑی کی جائے گی تو امام ونیز تمام مقتدیوں کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی شرع شریف میں صرف دو مقتدیوں کو امام کے برابر کھڑے ہونے کا حکم ہے اور تین یا تین سے زائد مقتدیوں کو امام سے اسقدر پیچھے ہونا چاہیئے کہ ان کا سجدہ امام کے پیچھے ہو۔ عمرو کہتا ہے یہ مسئلہ غلط ہے۔ ہمارے یہاں جیسے ہمارے بزرگوں سے رواج ہے ویسا کریں گے وہ جاہل نہ تھے چونکہ انہوں نے ایسی صف کھڑی ہونے پر اعتراض نہ کیا تو ہم کو بھی ویسا ہی کرنا چاہیئے یہ مسئلہ علماء نے اپنی طرف سے نکال لیا ہے ان میں کس کا قول صحیح ہے۔ اگر زید کا تو کیا ضرورت کے وقت ایسی صف کھڑی کر سکتے ہیں۔ مثلاً مسجد بھر گئی دو سو [۲۰۰] آدمی اور آ گئے ان میں سے ایک سو ستر یا ایک سو اسی [۱۸۰] مقتدیوں کے واسطے مسجد سے باہر مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا اور بیس آدمیوں کو امام کے برابر کھڑا کر دیا گیا تو کیا یہ فعل جائز ہوگا۔

یہاں مسجد کے دروں میں صرف ۹ آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں مسجد بالکل بھر گئی دو سو [۲۰۰] کے قریب آدمی اور آئے ان کے واسطے مسجد کی پڑی ہوئی اراضی میں انتظام کیا گیا تو کیا ایسی حالت میں ان دو سو آدمیوں میں سے نو آدمیوں کو دروں میں کھڑے ہونے کی اجازت دی جائے گی جب کہ باہر ان کے واسطے جگہ موجود ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں امام اور سب مقتدیوں کی نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے شرعاً ایک مقتدی کو امام کے پاس کھڑا ہونا سنت ہے جب دوسرا آ جائے تو اس پہلے شخص کو چاہیئے کہ پیچھے ہٹ آئے اگر نہ ہٹا یا بوجہ جگہ نہ ہونے کے نہ ہٹ سکا تو امام کو چاہیئے کہ بڑھ جائے اور اگر وہ بھی نہ بڑھا اور دوسرا بھی امام کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو یہ خلاف اولیٰ ہے اور اگر تیسرا شخص اور آ گیا تو اب اسکو بھی وہیں کھڑا ہو جانا مکروہ تحریمی ہے کہ تین مقتدیوں پر امام کا تقدم واجب ہے اور مقدم نہ ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ درمختار میں ہے والزائد یقف خلفہ فلو توسط اثنین کرہ تنزیہا وتحریما لو اکثر۔ ردالمحتار میں ہے افادان تقدم الامام امام الصف واجب کما افادہ فی الھدایۃ والفتح۔ اگر نمازی زائد آ جائیں اور مسجد پر ہو جائے اور امام کے برابر صف نہ کی جائے تو بعض کے لئے جگہ کہیں نہ ہوگی تو بضرورت ایسی صف قائم کرنے کی اجازت ہوگی اسی طرح بضرورت دروں میں بھی کھڑے ہونے کی اجازت ہے جب کہ وہ خالی رکھنے

Marfat.com

کی حالت میں بعض کو جگہ اصلاً نہ مل سکے یا بارش ہو یا سخت دھوپ ناقابل برداشت۔ خزانۃ المفتین میں ہے۔ لولم یتقدم الا انہ قام عن میمنۃ الصف او میسرتہ او وسطہ فانہ یجوز ویکرہ اھ غنیہ میں ہے وذکر شمس الائمۃ الحلوانی ان الصلاۃ علی الرفوف فی الجامع من غیر ضرورۃ مکروہ وعند الضرورۃ بان امتلاء المسجد لاباس بہ ھکذا یحکی عن الفقیہ ابی اللیث فی الطاق انہ اذا ضاق المسجد عن القوم لایکرہ انفراد الامام فی الطاق ھکذا ذکر فی الکفایۃ در مختار میں ہے ولو کان موضع سجودہ ارفع من موضع القدمین بمقدار لبنتین منصوبتین جاز سجودہ وان اکثر لا الا لزحمۃ کما مر۔ یراے فی السجود علی الظھر فانہ ارفع من نصف ذراع او مرید امن رد المختار **اقول** فاذا جاز لزحمۃ مالایجوز ای السجود علی ارفع من لبنتین منصوبتین فلان یجوز لزحمۃ ما ھو مکروہ ای القیام وسط الصف کما مر عن الخزانۃ اولی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۵: نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کو فخر جہاں کہنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔ — حضور کا ادب

الجواب: فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے معنی ہے۔ شاہ جہاں کہہ سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۶: اس شعر میں شرعاً کیا خرابی ہے۔

مصطفٰے کی ناخدائی سے رہائی مل گئی ، ورنہ بیڑا نوح کا منجدھار میں غرق آب تھا

الجواب: (مصرعہ اول) اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ناخدائی بلا تھی اس سے چھوٹ گئے (مصرعہ دوم) یہ زیادتی ہے وہ پانی عذاب کا تھا اور انبیاء عذاب سے منزہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ — اکابر کا احترام

مسئلہ ۷: مجھے اپنا مکھڑا دکھا شاہ جیلاں" میں لفظ مکھڑا" کا استعمال ٹھیک ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ لفظ تصغیر کا ہے اکابر کی مدح میں منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۸: تجھ کی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو" میں مولیٰ کی طرف کھانے کی نسبت صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا۔ — تصحیح اشعار

الجواب: اللہ عزوجل کی طرف کھانے کی نسبت صحیح نہیں۔ مولیٰ کی جگہ قرآن بنا دیا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۹: جلنا بھننا غم دوری میں رہا کام اپنا ، کونسا روز ہے جس میں مجھے کل آئی ہے۔ — //

یہ شعر کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ایسے مضمون جو خلاف واقع ہوں عرض کرنا جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

مسئلہ ۱۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسائل میں کہ (۱) غسل کی نیت کرنی چاہیئے یا نہیں اور اس کی کیا نیت ہے۔ غسل جنابت یا احتلام کا ہو اگر نیت نہ کی غسل ہوا یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: غسل میں نیت سنت ہے اگر نہ کی غسل جب بھی ہو جائے گا اور اس کی نیت یہ ہے کہ ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

مسئلہ ۱۱: اگر زید غسل خانہ میں غسل جنابت یا احتلام کا کرتا ہے اور وضو کر کے تہبند نکال کر غسل کرے تو غسل اترتا ہے یا نہیں۔ غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا دونوں صورت میں کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: سارے بدن پر پانی بہنے سے غسل اترتا ہے جس میں حلق تک مونھ اور ہڈی کے کناروں تک اندر سے ناک کا بانسا بھی داخل ہے اس کے بعد جیسے بھی ہو غسل اتر جائے گا ہاں کھلے غسلخانہ میں ننگا نہ ہونا بہتر ہے اور اگر وہاں قریب بلند مکان ہوں جس سے احتمال ہو کہ کسی کی نظر پڑے گی تو وہاں تہبند رکھنے کی تاکید وہ احتمال نظر جتنا قوی ہوگا اتنی ہی یہ تاکید بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ اگر نظر پڑنے کا ظن غالب ہوگا تو تہبند رکھنا واجب ہوگا اور وہاں برہنہ نہانا گناہ۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک کنواں ہے جس میں پانی اسقدر ہے کہ حوض دہ دردہ اس کے پانی سے بذریعہ چرسے بھر دیا جاتا ہے پانی اسکا نہیں ٹوٹتا اس کنویں میں گلہری گر کر مرگئی اور سڑ کر پھٹ گئی ایسی حالت میں کس قدر پانی نکالا جاوے کہ کنواں پاک ہو جاوے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر کنواں آب دہ دردہ ہو یعنی اسکا قطر پانچ گز دس گرہ ایک انگل ہو جب تو ناپاک نہ ہوگا اور اس سے کم ہے تو ذراسی نجاست سے اسکا کل پانی ناپاک ہو جائیگا اگرچہ کثرت عمق یا زیادت آمد آب کے سبب اس سے دس حوض دہ دردہ بھر سکیں اس صورت میں اس میں جتنے ڈول پانی ہوں وہ ناپ کر نکال دیا جائے پاک ہو جائے گا خواہ دفعتاً نکالیں یا کئی روز میں اور خواہ نکالنے سے اسکا پانی ٹوٹ جائے یا اصلا نہ گھٹے ہر صورت میں اتنے ڈول نکالنے سے پاک ہو جائے گا اور وہ جو آجکل بعض بے علم لوگ ۳۰۰ یا ۳۶۰ ڈول نکالنا کافی بتاتے ہیں غلط ہے۔ ناپنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ رسی میں پتھر باندھ کر آہستہ آہستہ چھوڑیں خم نہ پڑے جب تہ کو پہنچ جائے نکال کر ناپیں کہ اتنے ہاتھ پانی ہے پھر جلد جلد سو ڈول پانی کھینچ کر ایسے ہی ناپیں جتنا پانی گھٹا اس سے حساب لگالیں مثلاً ۲ ہاتھ پانی ناپ میں آیا اور سو ڈول نکالنے سے ایک ہاتھ گھٹا تو

Marfat.com

۱۹۰۰ ڈول اور نکالیں یا دو معتبر شخص کہ پانی میں نگاہ رکھتے ہوں اندازہ کر کے بتادیں کہ اس میں اتنے ڈول پانی ہے ہزار دو ہزار جتنے بتائیں اسقدر نکال دیں۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت لڑکا جنی اور نفاس سے آٹھ دن میں فارغ ہو گئی اب اس کے واسطے روزے نماز کا کیا حکم ہے اور چوڑی وغیرہ چاندی یا کانچ کی یا وہ چارپائی یا مکان پاک رہا یا ناپاک یا چالیس دن کی میعاد لگائی جائے گی۔

الجواب: یہ جو عوام جاہلین عورتوں میں مشہور ہے کہ جب تک چلہ نہ ہو جائے زچہ پاک نہیں ہوتی محض غلط ہے خون بند ہونے کے بعد ناحق ناپاک رہ کر نماز روزے چھوڑ کر سخت کبیرہ گناہوں میں گرفتار ہوتی ہیں مردوں پر فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔ نفاس کی زیادہ حد کے لئے چالیس دن رکھے گئے ہیں نہ یہ کہ چالیس دن سے کم کا ہوتا ہی نہیں ہو اس کے کم کے لئے کوئی حد نہیں اگر بچہ جننے کے بعد صرف ایک منٹ خون آیا اور بند ہو گیا عورت اسی وقت پاک ہو گئی نہائے اور نماز پڑھے اور روزے رکھے اگر چالیس دن کے اندر اس سے خون عود نہ کرے گا تو نماز روزے سب صحیح رہیں گے۔ چوڑیاں۔ چارپائی۔ مکان سب پاک ہے فقط وہی چیز ناپاک ہو گی جسے خون لگ جائے گا بغیر اس کے ان چیزوں کو ناپاک سمجھ لینا ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیات قرآن بھی شامل ہوں تو اسکو بلا وضو چھونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: کتاب یا اخبار میں جس جگہ آیت لکھی ہے خاص اس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز نہیں اسی طرف سے ہاتھ لگایا جائے جسطرف آیت لکھی ہے خواہ اسکی پشت پر دونوں ناجائز ہیں باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں۔ پڑھنا بے وضو جائز ہے نہانے کی حاجت ہو تو حرام ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

مسئلہ ۱۵: عمرو پر غسل جنابت یا احتلام کا ہے اور زید سامنے ملا اور سلام کہا تو اس کا جواب دے یا نہیں اور اگر اپنے دل میں کوئی کلام الٰہی یا درود شریف پڑھے تو جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: دل میں بایں معنی کہ نرے تصور میں بے حرکت زبان تو یوں قرآن مجید بھی پڑھ سکتا ہے اور زبان سے قرآن مجید بحالت جنابت جائز نہیں اگرچہ آہستہ ہو اور درود شریف پڑھ سکتا ہے مگر کلی کے بعد چاہیئے اور جواب سلام دے سکتا ہے اور بہتر یہ کہ بعد تیمم ہو کما فعلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

تنویر میں ہے لایکرہ النظر الیہ رای القرآن) لجنب وحائض ونفساء کادعیۃ۔ ردالمختار میں ہے
نص فی الھدایۃ علی استحباب الوضوء لذکر اللہ تعالیٰ اسی میں بحر سے ہے وترک المستحب لا
یوجب الکراھۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں اگر پسینہ آئے اور کپڑے
تر ہو جائیں تو نجس ہو جائیں گے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نہیں کہ جنب کا پسینہ مثل اس کے لعاب دہن کے پاک ہے۔ فی الدر المختار
سور الآدمی مطلقا ولو جنبا او کافرا طاھر وحکم العرق کسؤر اھ ملخصا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۱۷: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین کہ نمازی کو نماز کے اندر چادر یا رضائی سر سے
اوڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے یا سر سے نیچے کندھوں پر ہونا چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سر سے رضائی یا چادر
کا اوڑھنا عورتوں سے مشابہت ہے اور کتاب سرمایہ آخرت مسمّٰی بہ چراغ ہدایت میں رضائی یا چادر کو
سر سے اوڑھنا نمازی کے واسطے نماز کے اندر مکروہ لکھا ہے جواب میں اگر کسی کتاب کا حوالہ دیا جائے
گا اور اس مقام کے متعلق عبارت نقل کر دی جائے گی تو نہایت مناسب ہوگا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: چادر ہو یا رضائی نماز میں سر سے اوڑھنا چاہیئے نماز سے باہر اختیار ہے سر سے اوڑھے خواہ
شانوں سے اس میں عورتوں سے مشابہت کہنا جہالت ہے صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے .... کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک سے
چادر اوڑھی اور حضور اس وقت ناقہ پر سوار تھے۔ جامع ترمذی میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے
.... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسقدر کثرت سے کپڑا سر مبارک سے اوڑھتے کہ تیل میں ڈوب
جاتا تھا۔ معجم کبیر طبرانی میں ان دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا .... کپڑا سر سے اوڑھنا ایمان والوں کی وضع ہے اور اسے نماز میں مکروہ کہنا بے اصل
وغلط ہے کتب معتمدہ میں کہیں اسکی کراہت مذکور نہیں سعید بن منصور استاد بخاری ومسلم اپنی سنن میں
ابو العلاء سے راوی .... میں نے سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر سے اوڑھے
نماز پڑھ رہے تھے ہاں اسے مکروہ فرمایا ہے کہ کپڑا اسطرح اوڑھے کہ ناک یا منہ یا داڑھی چھپ جائے۔ مراقی
الفلاح میں ہے ... . معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے یا رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوئی شخص نماز اسطرح نہ پڑھے کہ کپڑا ناک پر پڑے کیونکہ یہ شیطانی وضع ہے ۔ مسند احمد و سنن اربعہ و مستدرک حاکم میں بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی سر یا شانوں سے کپڑا اوڑھ کر اس کے دونوں کنارے چھوڑ دے اور اس سے کہ دہن کپڑے سے چھپائے مسند الفردوس میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خبردار کوئی شخص نماز میں داڑھی نہ چھپائے کہ داڑھی چہرے سے ہے ہدایہ شرح وقایہ و مراقی الفلاح میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

علامہ شرنبلالی کی عبارت یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

امام صدر الشریعہ کے لفظ یہ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ کپڑا سر سے اوڑھے خواہ شانوں سے اس میں کراہت نہیں ۔ کراہت اس میں ہے کہ لٹکے دونوں آنچل لٹکے چھوڑ دے ۔ بحر الرائق ۔ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رد المحتار میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یعنی سر سے چادر اوڑھنے کو نماز میں مکروہ نہ کہا بلکہ اس کے پلو لٹکانے کو بلکہ حدیث تو یہی فرماتی ہے کہ نماز میں سر سے نہ اوڑھنا ہی مکروہ ہے ۔ ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اللہ عزوجل ان لوگوں کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو نماز میں اپنے عمامے اپنی چادروں کے نیچے نہ کریں ۔ واللہ تعالے اعلم ۔

مسئلہ ۱۸: جماعت کھڑی ہے نماز ہو رہی ہے امام کے پیچھے صرف ایک صف ہے جو بالکل پر ہے اور ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے ایک نمازی اور آیا اب اسکو اکیلا کھڑا ہونا چاہیئے یا صف اول میں سے کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا چاہیئے بر تقدیر ثانی داہنی جانب سے یا بائیں جانب سے ۔ کیا یہ نمازی درمیان صف میں سے کسی نمازی کو کھینچ سکتا ہے یا نہیں اگر کھینچ نہیں سکتا مگر اس نے درمیان صف میں سے ایک نمازی کو اپنے برابر کھڑا کرنے کو کھینچ لیا اور بعدہ اگلی صف کے نمازیوں سے کہنا شروع کیا کہ مل جاؤ تو شرعاً اس پر کھینچ لینے پر کوئی الزام ہے یا نہیں اس کے کہنے پر ایک شخص نماز کے اندر اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسرے سے جا ملا تو اس ہٹنے والے کی نماز ہوئی یا نہیں ۔ بینوا توجروا ۔

الجواب: اس زمانہ میں کھینچنا منع ہے بلکہ اسے چاہیئے کہ جب اگلی صفوں میں کہیں جگہ نہ ہو صف

Marfat.com

کے پیچھے امام کے محاذی کھڑا ہو اور نیت باندھ کر خواہ بے باندھے صف میں سے ایک کو اشارہ کرے کہ میرے ساتھ آ مل اور جسے اشارہ کیا اسے حکم ہے کہ وہ نہ مانے اب یہ تنہا صف کے پیچھے پڑھے اور کراہت نہ رہی کہ اس کی قدرت میں جتنی بات تھی کر چکا۔ فتح القدیر باب الامامۃ میں ہے ....

درمختار مکروہات الصلوٰۃ میں ہے ....

ردالمحتار میں ہے ....
اگر اس نے کسی کو کھینچا اور وہ اس کی اطاعت کے لئے کھنچ آیا اس کی نماز جاتی رہی ورنہ اگر اپنے نزدیک حکم شرع سمجھ کر ہٹا اور تین قدم نہ رکھے تو نماز ہو جائے گی پھر اس کے ہٹ آنے کے بعد اس کا نمازیوں سے کہنا مل جاؤ بے جا تھا اور جو اس کے کہنے پر مل گیا اگر اس کے کہنے سے ملا تو اس کی نماز جاتی رہی اور اگر حکم شرع سمجھ کر ملا تو ہو گئی۔ طحطاوی علی الدرالمختار و ردالمحتار میں ہے ....

واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کر کے کھانا کھانا کراہت رکھتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نہ۔ اور بغیر اس کے مکروہ۔ اور افضل تو یہی ہے کہ غسل ہی کر لے۔ ورنہ وضو کہ جہاں جنب ہوتا ہے ملائکۂ رحمت اس مکان میں نہیں آتے۔ کما نطقت بہ الاحادیث درمختار میں ہے لاباس باکل وشرب بعد مضمضۃ وغسل ید واما قبلھا فیکرہ للجنب اھ ملخصا ردالمحتار میں حاشیہ علامہ حلبی سے ہے۔ وضوء الجنب لھذہ الاشیاء مستحب کوضوء المحدث۔ امام طحاوی شرح معانی الآثار میں مالک بن عبادہ عافقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حاجت غسل میں کھانا تناول فرمایا انہوں نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سامنے اسکا ذکر کیا فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اعتبار نہ آیا انہیں کھینچتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں حاضر لائے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضور نے بحالت جنابت کھانا تناول کیا فرمایا نعم اذا توضأت اکلت وشربت ولکنی لا اصلی ولا اقرأ حتی اغتسل ہاں جب میں وضو فرما لوں تو کھاتا پیتا ہوں مگر نماز و قرآن مجید نہیں پڑھتا۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۰: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا

Marfat.com

نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: حرام ہے مگر بضرورت شدیدہ کہ نہانے کی ضرورت ہے اور ڈول رسی اندر رکھا ہے اور یہ اس کے سوا کوئی سامان کر نہیں سکتا نہ کوئی اندر سے لا دینے والا ہے یا کبھی دشمن سے خائف ہے اور مسجد کے سوا جائے پناہ نہیں اور نہانے کی مہلت نہیں۔ ایسی حالتوں میں تیمم کر کے جا سکتا ہے صورت اولیٰ میں صرف اتنی دیر کے لئے ڈول رسی لے آئے اور صورت ثانیہ میں جب تک وہ خوف باقی رہے **اقول** بلکہ صورت ثانیہ میں اگر دشمن سر پر آگیا تیمم کی بھی مہلت نہیں تو بے تیمم چلا جائے اور کواڑ بند کرنے کے بعد تیمم کر لے فان الحقین اذا اجتمعا قدم حق العبد لفقرہٖ وغنی المولیٰ۔ صرف اس ضرورت کے لئے کہ گرم پانی سقایے میں ہے اور سقایہ مسجد کے اندر ہے باہر تازہ پانی موجود ہے گرم پانی لینے کو بے غسل مسجد میں جانا جائز نہیں مگر وہی ضرورت کی حالت میں کہ اگر تازہ پانی سے نہائیگا تو صحیح تجربے یا طبیب حاذق مسلم غیر فاسق کے بتانے سے معلوم ہے کہ بیمار ہو جائے گا یا مرض بڑھ جائیگا اور باہر کہیں گرم پانی کا سامان نہیں کر سکتا نہ اندر سے کوئی لا دینے والا ہے تو تیمم کر کے اندر جا کر لا سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسلمان کو نہانے کی حاجت ہو اس حالت میں مسجد کے لوٹے وغیرہ کو ناپاک ہاتھ سے چھونا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: ہاتھ پر اگر کوئی نجاست لگی ہے کہ ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے گی۔ تو چھونا جائز نہیں۔ اگرچہ لوٹا مسجد کا ہو نہ کسی دوسرے شخص کا بلکہ خود اپنی ملک ہو کہ بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ بحر الرائق بحث ماء مستعمل میں بدائع سے ہے تنجس الطاہر حرام اور اگر کوئی نجاست نہیں صرف نہانے کی حاجت ہے تو جائز ہے۔ اگرچہ ہاتھ یا لوٹا تر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۲: استنجے یعنی پیشاب یا پاخانہ کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے یا نہیں اور وضو کی حرمت میں اس وجہ سے فرق تو نہیں آتا یا کیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جائز ہے اور اس میں حرمت وضو کا کچھ خلاف نہیں کہ یہ پانی استعمال میں نہ آیا۔ کما لا یخفی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مسئلہ ۲۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر پکی ہوئی کھچڑی یا چاول میں یا چونے میں سے

Marfat.com

چوہے ... کے تو کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: چوہے کی مینگنی اگر چاول کھچڑی روٹی وغیرہ کھانے کی چیزوں میں نکلے تو اسے پھینک کر وہ اشیاء کھائی جائیں بشرطیکہ اسکا رنگ یا بو یا مزہ ان میں نہ آگیا ہو اور اگر چونے میں نکلے اور چونا جما ہوا ہے تو ان کے قریب کا پھینک کر کھالیں اور بہتا ہوا ہے تو اس سب سے احتراز کریں۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

قربانی کی کھال

مسئلہ ۲۴: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قیمت جلد قربانی یا عقیقہ براہ راست مسجد یا مدرسۂ دینیہ میں صرف کی جاسکتی ہیں یا تملیک مسکین کی ضرورت واقع ہوگی۔ بینوا بالدلیل توجروا باجر الجزیل۔

الجواب: ہاں جلد براہِ راست صرف کی جاسکتی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وائتجروا اور اگر مسجد و مدرسہ میں دینے کے لئے داموں کو فروخت کی تو دام بھی براہ راست صرف کئے جا سکتے ہیں تبیین الحقائق میں ہے لانہ قربۃ کالتصدق۔ ان صورتوں میں تملیک مسکین کا ضروری جاننا شرع مطہرہ میں زیادت کرنا جس پر کوئی دلیل شرعی نہیں تو اپنی طرف سے ایجاب وایجاد ہوا ما انزل اللہ بہا من سلطان۔ ہاں اپنے خرچ میں لانے کے لئے داموں کو بیچی تو اس کی سبیل تصدق ہے کہ ملک خبیث ہے براہ راست مدرسہ و مسجد میں نہ دے فان اللہ طیب لایقبل الا الطیب۔ اس سوال کا جواب پہلے فتوے میں نظر نہ آنا عجیب ہے۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵ تا ۲۹: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں (۱) از روئے شریعت اسلامیہ قبرستان کا بیع و رہن جائز ہے یا نہیں (۲) قبرستان کی زمین کسی کی ذاتی ملکیت ہوسکتی ہے یا نہیں اور مخصوص قبرستان بنانا کیسا ہے اور اس کی نسبت کیا احکام شرعی ہیں (۳) قبروں کو منہدم یا مسمار کر کے اس میں کھیتی وغیرہ کرنا کیسا ہے۔ اور اگر کوئی شخص مسلمان ہو کر ایسا کرے تو اس کے لئے شرعی کیا حکم ہے (۴) قبروں کو منہدم کرتے ہوئے یا ویران کرتے ہوئے یا کھودتے ہوئے دیکھ کر کوئی مسلمان ایسا کرنے والے کو روکنے کا شرعاً مجاز ہے یا نہیں (۵) قبرستان میں یا ان کی زمین متعلقہ میں بول و براز یا گندگی وغیرہ پھینکنا یا قبرستان کو گندگی کا مخزن بنانا کیسا اور اس کی نسبت کیا حکم ہے۔ (۶) مسلمانوں پر قبرستان کی حرمت کس حد تک واجب ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: (۱) و (۲) عامۂ قبرستان وقف ہوتے اور وقف کی بیع اور رہن حرام ہے اور جو خاص قبرستان کسی کی ملک ہو جس میں اس نے مُردے دفن کئے ہوں مگر اس کام کے لئے وقف نہ کیا ہو وہ بھی

مواضع قبور کو نہ بیچ سکتا ہے نہ رہن کر سکتا ہے کہ رہن میں توہین اموات مسلمین ہے [illegible] ین حرام ہے (۳) حرام ہے مگر یہ کہ کسی کی مملوک زمین میں بے اسکی اجازت کے کسی نے مردہ دفن کر دیا ہو اور اس نے اسے جائز نہ رکھا تو اسے اس کے نکلوا دینے اور اپنی زمین خالی کر لینے اور کھیتی اور عمارت ہر شے کا اختیار ہے (۴) جو شخص ایسے جرم شدید کا مرتکب ہو مسلمان پر واجب ہے کہ بقدر قدرت اسے روکے جو اس میں پہلوتہی کرے گا اس فاسق کی طرح مستحق عذاب نار ہوگا قال اللہ تعالٰے کانوا لایتناہون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانوا یفعلون۔ (۵) حرام حرام سخت حرام ہے اور اسکا مرتکب مستحق عذاب نار و غضب جبار ہے (۶) قبور مسلمین پر چلنا جائز نہیں۔ بیٹھنا جائز نہیں اس پر پاؤں رکھنا جائز نہیں یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہوا ہو اس میں چلنا حرام ہے اور جس کے اقربا ایسی جگہ دفن ہوں کہ گرد ان کے اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان کی قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا نہ ممکن ہو وہ دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے زیادہ تفصیل ہمارے رسالہ "اہلاک الوہابین" میں ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۳۱ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قبور پر روشنی کا کیا حکم ہے۔

الجواب : قبر پر خواہ کہیں حاجت سے زیادہ اور بے منفعت روشنی کہ لغو اسراف ہو ممنوع ہے یوں ہی خود قبر پر چراغ رکھنا کہ سقف قبر حق میت ہے اور اس میں اس کی اذیت اور جو ان محذورات سے پاک ہو وہاں روشنی ممنوع نہیں مثلاً قبر جب کہ سر راہ ہو یا مزار کسی ولی اللہ کا ہو وہاں اس نیت سے کہ نگاہ عوام میں باعث وقار ہو اس علامت سے جانیں کہ مزار کسی محبوب خدا کا ہے اسے تبرک چاہیں اس کے پاس حق تعالٰے سے دعا کریں یہ صورتیں جواز کی ہیں جن کی ممانعت پر شرع سے اصلاً دلیل نہیں فقیر غفر اللہ تعالٰے نے خاص اس مسئلہ میں رسالہ طوالع النور فی حکم السراج علی القبور لکھا تحقیق مقام اس میں ہے۔ واللہ تعالٰے اعلم۔

مسئلہ ۳۲ : بعض بلاد میں بروز عیدین یا استسقاء لوگ مل کر علم شہر میں قصائد نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے عیدگاہ تک لے جاتے ہیں یہ کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب : جب کہ اس کے ساتھ کوئی منکر شرعی نہ ہو اور جمع مسلمین و علامت جماعت اہل دین کے سوا اور کوئی غرض بیجا مرعی نہ ہو تو علم مذکور کا عیدگاہ تک لے جانا بلا شبہ جائز و مباح ہے جس کی ممانعت پر شرع مطہر سے اصلاً دلیل نہیں اور یہی اس جواز کو بس ہے۔ علامہ عبدالغنی نابلسی پھر علامہ شامی شرح تنویر میں فرماتے ہیں۔ لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللہ تعالٰی باثبات الحرمۃ والکراھۃ الذین لابد لھما من

Marfat.com

دلیل [illegible] الاباحة التی هی الاصل۔ الخ علاوہ ازیں صحیح بخاری شریف میں ایک باب وضع کیا باب العلم بالمصلی۔ اسمیں حدیث روایت کی عن عبد الرحمٰن بن عابس قال سمعت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما قیل لہٗ اشہدت العید مع النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال نعم ولولا مکانی من الصغر ما شہدتہ حتی اتی العلم الذی عند دار کثیر ابن الصلت فصلی ثم خطب۔ الخ یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے کسی نے پوچھا آپ عید میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں فرمایا ہاں اس قرب منزلت کے سبب جو بارگاہ رسالت میں مجھے حاصل ہے ورنہ بچپن کے باعث حاضر نہ ہوتا۔ حضور عیدگاہ کو تشریف لے گئے یہاں تک کہ اس عَلَم کے پاس پہنچے جو کثیر بن الصلت کے مکان کے قریب تھا۔ اول نماز پڑھی پھر خطبہ فرمایا علما تجویز فرماتے ہیں کہ یہاں عَلَم بمعنی نشان ہو مجمع البحار میں ہے منہ الی العلم الذی عند دار بفتح عین ولام الرایۃ عیدگاہ زمانہ اقدس میں کف دست میدان تھی علما فرماتے ہیں کثیر بن الصلت کا مکان بعد کو بنا ہے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے موضع عَلَم کا پتا دینے کو اسکا نام لیا ارشاد الساری میں ہے الدار المذکورۃ بعد العہد النبوی وانما عرف المصلی بہا لشہرتہا۔ عَلَم بمعنی نشان کے لئے وہاں یہی طریقہ معقول کہ روز عید لے جاتے پھر واپس لاتے ہوں اس تقدیر پر یہ صورت عیدین کا خاص جزئیہ ہے۔ وتفصیل المسئلۃ فی فتاونا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ یہ نفس عَلَم کا حکم ہے ہاں جہاں اُس سے کوئی محذور شرعی پیدا ہوتا ہو مثلاً جن بلاد میں محرم کے علم رائج ہیں عوام اسے ان سے سمجھیں یا اس سے ان کے جواز پر استدلال کریں اور فرق سمجھانے کی ضرورت پڑے وہاں اس سے احتراز ہی کیا جائے کہ کوئی امر ضروری نہیں اور احتمال فتنہ وفساد عقیدہ ہے نہ ہر ایک کو سمجھا سکیں گے اور نہ ہر ایک کو سمجھانے سے سمجھے گا تو ایسی بات کرنی کیا ضرور حدیث میں ارشاد ہوا ایاک ومایعتذر منہ واللہ تعالٰی اعلم۔

مسئلہ ۳۲: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نماز پڑھنا اس مسجد میں جس میں قبر واقع ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر قبر ایک جانب کو مسجد سے خارج ہو تو کیا حکم ہے۔

الجواب: قبر اگر مسجد سے خارج ایک جانب کو واقع ہے تو جواز نماز میں کچھ شبہ نہیں۔ قال فی البحر الرائق وذکر فی الفتاوی اذا غسل موضعا من الحمام لیس فیہ تمثال لاباس بہ وکذا فی المقبرۃ اذا کان فیہا موضع اعد للصلوٰۃ ولیس فیہ قبر ولا نجاسۃ انتہی ومثلہ فی

منیة المصلی وغنیة المبتدی **قلت** فاذا کان موضع فی المقبرة اعد [illegible] به
القبور لم یکن بالصلوۃ به بأس فما ظنک بالمسجد الذی بجنبه قبر خارج عن سترة واقع عن
یمینه او یساره انه لاولی بالجواز والحمد لله۔ اور اگر داخل مسجد ہے تو نماز اس کے اوپر پڑھنا مکروہ
ہے۔ **قال** الشیخ السید محمد امین الشہیر بابن العابدین فی رد المحتار علی الدر المختار تکرہ
الصلوۃ علی القبر والی القبر لورود النهی عن ذلک انتہی اور اس کی جانب منہ کرکے نماز پڑھنا
چھوٹی مسجدوں میں مطلقاً مکروہ ہے اور مسجد کبیر اور صحرا میں اگر قبر عین مسجد کی جگہ واقع ہو مکروہ ہے ورنہ نہیں
قال فی الفتاوی الہندیة الشہیرة بالفتاوی العالمگیریة ان کان بینه وبین القبر مقدار
ما لو کان فی الصلوۃ ویمر انسان لا یکرہ فههنا ایضا لا یکرہ وکذا فی التاتارخانیة انتہی **قال**
الشیخ الامام المفتی علاء الدین محمد بن علی بن محمد علی بن عبد الرحمن بن محمد الحصکفی الدمشقی
فی الدر المختار شرح تنویر الابصار ولا یفسدها مرور مار فی الصحراء او فی مسجد کبیر بموضع
سجوده فی الاصح او مروره بین یدیه الی حائط القبلة فی بیت ومسجد صغیر فانه کبقعة
واحدة وان اثم المار۔ انتہی ملتقطا اور بعض ائمہ کے نزدیک مطلقاً سجود کا اعتبار ہے صحرا ہو یا
مسجد صغیر ہو یا کبیر **قال** الامام الاجل ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامة بن عبد الملک
الازدی الطحاوی علی ما اثر الرحمانی عنه رحمه الله انه سئل ابو النضر عن الصلوۃ عند القبر
فقال ان کان بینه وبین القبر مقدار لو مر انسان بین یدیه لا یکرہ فههنا ایضا لا یکرہ والحد
الفاصل موضع سجوده وبه قال احمد بن محمد انتہی مختصراً اور اگر قبر پہ یا قبر کی طرف نماز پڑھے تو
جواز میں کچھ شک نہیں **قال** الامام احمد بن محمد الخطیب القسطلانی فی ارشاد الساری
لشرح صحیح البخاری قال البیضاوی لما کانت الیهود والنصاری یسجدون لقبور الانبیاء
تعظیماً لشانهم ویجعلونها قبلة یتوجهون فی الصلوۃ نحوها واتخذوها اوثانا لعنهم النبی
صلی الله تعالی علیه وسلم ومنع المسلمین عن مثل ذلک فاما من اتخذ مسجدا فی جوار صالح وقصد
التبرک بالقرب منه لا التعظیم ولا التوجه الیه فلا یدخل فی الوعید المذکور انتہی و **قال** الشیخ
عبد الحق بن سیف الدین بن سعد الله المحدث الدہلوی البخاری فی شرح المشکوۃ ناقلا
عن بعض الائمة واما اتخاذ مسجد بجوار نبی او عبد صالح والصلوۃ فیه عند قبره لا لتعظیمه او التوجه

Marfat.com

نحو [illegible] علی مدد منہ ولتکمیل العبادۃ ببرکۃ مجاورۃ ارواحہم الطاہرۃ فلاحرج فی ذلک [illegible] معلوم کہ مزار جناب اسمٰعیل و مرقد حضرت ہاجرہ صلی اللہ علیہما و سلم عین حطیم میں واقع ہے معہذا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے بامر جناب رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ اس میں نماز پڑھی اور آپ نے اس نماز کو قائم مقام صلوٰۃ فی الکعبہ کے قرار دیا۔ روی الامام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق بن بشیر السنجری السجستانی والحافظ ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی بن سورۃ بن موسٰی بن الضحاک السلمی الترمذی واللفظ لابی عیسٰی قال حدثنا قتیبۃ فذکر باسنادہ عن عائشۃ قالت کنت احب ان ادخل البیت فاصلی فیہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فادخلنی الحجر وقال صلی فی الحجر ان اردت دخول البیت فانما ہو قطعۃ من البیت الحدیث قال ابو عیسٰی ہذا حدیث حسن صحیح قال العلامۃ مجد الدین محمد بن یعقوب الشیرازی الفیروزآبادی فی القاموس الحجر بالکسر ماحواہ الحطیم المدار بالکعبۃ شرفہا اللہ من جانب الشمال انتہٰی بالالتقاط قال الامام الحصکفی فی الدر المختار وبہ قبر اسمٰعیل وہاجر انتہٰی وقال ابن درید فی الجمہرۃ فیہ قبرہا وابنہا اسمٰعیل علٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام انتہٰی کذا قال القاضی الامام ابو محمد بدر الدین شیخ الاسلام محمود بن احمد العینی فی البنایۃ حاشیۃ الہدایۃ والعلم عند ربی منہ البدایۃ والیہ النہایہ۔

العبد المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

الجواب الجواب
محمد نقی علی عفی عنہ

لاشک فی صحۃ جواز الصلوٰۃ علی ما صرح بہ المجیب المصیب

محمد نقی علی عفی عنہ | اصاب من اجاب

احمد رضا خاں عفی عنہ | محمد سلطان حسن عفا اللہ عنہ

اجاد المجیب وافاد
محمد احسن الصدیقی

محمد یعقوب علی عفی عنہ

صح یقینی
محمد احسن

مسئلہ ۳۴: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام ادام فیضہم المولی العلام ان مسائل میں۔ بینوا توجروا۔

(۱) ایک صاحب مسمی مولوی اشرف علی ساکن قصبۂ تلہر ضلع شاہجہان پور دوسرے صاحب حکیم عبداللہ مقیم تلہر میں حکیم صاحب کا بیان ہے کہ یزید فاسق فاجر نہ تھا اس کو برا نہ کہا جائے اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

کو اس کے وہاں نہ جانا چاہیئے تھا۔ کیوں گئے اور یہ ملکی جنگ تھی۔ دوسرے یہ کہ نماز فجر کے بعد انہوں نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا انہوں نے مصافحہ نہ کیا اور بدعت بنا دیا۔ کیا حکیم صاحب نے یہ بیان نہیں کیا انہوں نے حضرت سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان ارفع و اعلیٰ میں گستاخی نہ کی۔ واد کذب بیانی نہ دی۔ کیا مصافحہ سے دست کشی و انکار اس امر کو ثابت نہیں کرتا کہ ان کی مراد بدعت سے بدعتِ سیئہ ہے اور ان کا یہ فعل وہابیانہ ہے۔

(۲) اول الذکر مولوی صاحب ایک زمانہ تک مدرسۂ مولوی یٰسین واقعہ بریلی محلہ سرائے خام کے مدرس رہ چکے ہیں کیا ان کی وہابیت کو اسی قدر کافی نہیں کہ ایک بدمذہب کے مدرسہ میں ملازم رہ کر اس مدرسہ کے دستور العمل درس تعلیم کی پابندی کر کے درس دیا چہ جائیکہ علم غیب حبیبِ خدا سید بہر دو سرا علیہ افضل التحیۃ والثنا میں وہابیانہ خیال مغویانہ قیل و قال ہے۔

جو کوئی شخص صحیح العقیدہ علم حضور سراپا نور کو روز اول سے قیامت تک کے تمام اشیاء ذرہ ذرہ کو کلیۃً و جزئیۃً محیط جانے اور ان کے واسطے ما کان و ما یکون کا علم مانے اور قائل علوم غیب خمسہ ہو وہ شخص ان مولوی صاحب کے نزدیک مضل و ضلل قابل عتاب و نکال ہے۔

اکابر علمائے اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ کی شان ہیں جن کی مدح و ستائش میں مفتیان علام و علمائے ذوی الاحترام حرمین طیبین و روم و شام وغیرہم مبالغہ فرمائیں اور ان کو پیشوا و سردار علمائے اہلسنت بتائیں یہ صاحب بیہودہ الفاظ و ناشائستہ کلمات زبان پہ لائیں۔

ان صاحب کے تمام اوصاف ہیں باستثنائے مدرسی مدرسۂ مذکورہ حکیم صاحب مذکور بھی شریک وہم خیال۔ یہ دونوں صاحب مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی اشرفعلی تھانوی کو اپنا پیشوا جانتے اور سرتاج اہلسنت مانتے ہیں۔ کیا یہ دونوں صاحب کم سے کم بدعتی و بدمذہب نہیں کیا ان کے ساتھ ان احادیث و اقوال کے مطابق عمل نہ کیا جائے جو فتاوی الحرمین میں طبع بمبئی میں مذکور ہیں۔ فی صحیح مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے الگ رہو انہیں اپنے سے دور رکھو کہیں وہ تمہیں بہکا نہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ ولابی داؤد عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عن ... لنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا تشھدوھم ابوداؤد کی حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بیمار پڑیں پوچھنے نہ جاؤ مرجائیں تو جنازہ پر حاضر نہ ہو۔

زاد ابن ماجۃ عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم۔ ابن ماجہ نے بروایت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسقدر اور بڑھایا جب انہیں ملو تو سلام نہ کرو۔

وعند العقیلی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم۔ عقیلی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ ساتھ پانی نہ پیو۔ ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ شادی بیاہت نہ کرو۔

زاد ابن حبان رضی اللہ عنہ لا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔ ابن حبان نے انہیں کی روایت سے زائد کیا ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

وللدیلمی عن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انی بریٔ منھم وھم براء منی جھادھم کجھاد الترک والدیلم۔ دیلمی نے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان سے بیزار ہوں وہ مجھ سے بے علاقہ ہیں ان پر جہاد ایسا ہے جیسا کافران ترک و دیلم پر۔

ولابن عساکر عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا رأیتم صاحب بدعۃ فاکفھروا فی وجھہ فان اللہ یبغض کل مبتدع ولا یجوز احد منھم علی صراط لکن یتھافتون فی النار مثل الجراد والذباب۔ ابن عساکر رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ سے راوی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے ان میں کوئی پلصراط پر گزر نہ پائے گا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹیری اور مکھیاں گرتی ہیں۔

وللطبرانی وغیرہ عن عبد اللہ بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام۔ جو کسی بدمذہب کی توقیر کرے اس

نے اسلام کے ڈھانے پر مدد دی۔ ولہ فی الکبیر ولابی نعیم فی الحلیۃ عن معاذ [illegible] ان
النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من مشی الیٰ صاحب بدعۃ لیوقرہ فقد اعان علی ھدم الاسلام و
غیرہ من الاحادیث۔ نیز طبرانی۔ معجم کبیر اور ابونعیم نے حلیہ میں معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کی طرف اسکی توقیر کرنے کو چلے اس نے
اسلام ڈھانے میں اعانت کی اور اس کے سوا اور حدیثیں ہیں۔ قال العلماء فی کتب العقائد
کشرح المقاصد وغیرہ ان حکم المبتدع البغض والاھانۃ والرد والطرد۔ علماء کتب عقائد
مثل شرح مقاصد وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بدمذہب کا حکم اس سے بغض رکھنا اسے ذلت دینا اس کا
رد کرنا اسے دور ہانکنا۔

وفی غنیۃ الطالبین قال فضیل بن عیاض من احب صاحب بدعۃ احبط اللہ عملہ
واخرج نور الایمان من قلبہ واذا علم اللہ عزوجل من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ
رجوت اللہ تعالیٰ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ واذا رأیت مبتدعا فی طریق فخذ طریقا اخر اھ
غنیۃ الطالبین شریف میں ہے فضیل ابن عیاض نے فرمایا جو کسی بدمذہب سے محبت رکھے اس کے
عمل حبط ہو جائیں اور ایمان کا نور اس کے دل سے نکل جائے گا اور جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو
جانے کہ وہ بدمذہب سے بغض رکھتا ہے تو مجھے امید ہے کہ مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ اس کے گناہ بخش
دے اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں جو کسی بدمذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو تم دوسری راہ ہولو۔ انتہی
لقدر الحاجۃ [illegible] جب شرع مطہر نے ایسے لوگوں سے اس درجہ نفرت دلائی اور اسقدر برائی بیان
فرمائی تو کیا مسلمانوں کا فرض مذہبی نہیں کہ ان کو مسجد میں آنے سے روکیں ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کریں
علی الخصوص وہ شخص جس کے ہاتھ میں مسلمانوں کا کام ہو اور مسلمان اس کو مانتے ہوں اور عزت اور وقار کی نظر
سے دیکھتے ہوں خواہ بباعث علم یا بجہت پیری مریدی یا بخیال تونگری وغیرہ اس پر سخت ضروری کہ ان
کو دخول مسجد سے حتی الوسع رد کے اور ان کے ساتھ میل جول سے مسلمانوں کو باز رکھے جو شخص ان مولوی
صاحب وحکیم صاحب کے خیالات باطلہ وحالات فاسدہ پر مطلع ہو کر ان دونوں کو امام بنائے اور ان کے
پیچھے نماز پڑھے اور کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں ہمیں ان سے کیا سروکار آخر یہ دونوں عالم تو ہیں کیا وہ
زیاں کار اور انہیں مفسدین فی الدین سے نہیں اور وہ نماز اسکی باطل ومردود نہیں حالانکہ جن تین علمائے مذکورین

تو یہ دونوں [illegible] ہیں ان کے بارے میں مفتیان و علمائے مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ نے یہ حکم دیا جیساکہ فتاوی حسام الحرمین میں مذکور ہے۔

ان ہؤلاء الفرق الواقعین فی السؤال غلام احمد القادیانی ورشید احمد ومن تبعہ کخلیل احمد الانبہتی واشرفعلی وغیرہم لاشبہۃ فی کفرہم بلا مجال بل لاشبہۃ فی کفر من شک فی کفرہم بحال من الاحوال۔ بیشک یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد گنگوہی اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں اور نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے تو اس کے کفر میں بھی شبہ نہیں اسی میں ہے۔ اظہر فضائحہم القبیحۃ فی المعتمد المستند فلم یبق من نتجائہم الفاسدۃ فیہ الاونیقہا فلیکن منک التمسک بتلک العجالۃ السنیۃ تظفر فی بیان الرد علیہم بکل واضحۃ دامغۃ جلیلۃ لاسیما المتصدی لحل رایۃ ھذہ الفرقۃ المارقۃ التی تدعی بالوھابیہ ومنہم مدعی النبوۃ غلام احمد القادیانی والمارق الاخر المنقص لشان الالوہیۃ والرسالۃ قاسم النانوتوی ورشید احمد الکنکوھی وخلیل احمد الانبھتی واشرفعلی التانوی ومن حذ احذوہم انتھی بقدر الضرورۃ۔ مصنف نے اپنی کتاب معتمد المستند میں اس گروہ کی بری رسوائیاں کیں پس ان کے فاسد عقیدوں سے ایک بھی بغیر بوچ لچر کئے نہ چھوڑا تو اے مخاطب تجھ پر لازم ہے کہ اس روشن رسالہ کا دامن پکڑے جسے مصنف نے بزودی لکھ دیا تو ان گروہوں کے رد میں ہر ظاہر و روشن و سرکوب دلیل پائے گا خصوصاً جو اس گروہ خارج از دین کے باندھے ہوئے نشان کھول دینے کا قصد کرے وہ گروہ خارج از دین کون ہے جسے وہابیہ کہا جاتا ہے اور ان میں مدعی نبوت غلام احمد قادیانی ہے اور دین سے دوسرا نکلنے والا شان الوہیت و رسالت گھٹانے والا قاسم نانوتوی اور رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبہٹی اور اشرفعلی تھانوی اور جو ان کی چال چلا اسی میں ہے۔ وبالجملۃ ہؤلاء الطوائف کلہم کفار مرتدون خارجون عن الاسلام باجماع المسلمین وقد قال فی البزازیۃ والدرر والغرر والفتاوی الخیریۃ والانہر والدر المختار وغیرہا من معتمدات الاسفار فی مثل ہؤلاء الکفار من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر اھ وقال فی الشفاء الشریف ونکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم

Marfat.com

اوشك اھ وقال فی البحر الرائق وغیرہ من حسن کلام اھل الاھواء ... لا معنی صحیح ان کان ذالك کفرا من القائل کفر المحسن اھ وقال الامام ابن حجر فی الاعلام فی فصل الکفر المتفق علیہ بین ائمتنا الاعلام من تلفظ بلفظ الکفر یکفر وکل من استحسنہ او رضی بہ یکفر اھ۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب (اسمٰعیلیہ۔ نذیریہ۔ امیریہ۔ قاسمیہ۔ مرزائیہ۔ رشیدیہ۔ اشرفیہ) مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر وغرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہا معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے اور بحرالرائق وغیرہا میں فرمایا جو بد دینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمہ اعلام کا اتفاق ہے۔ فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔ انتہیٰ۔

تو موافق ارشاد علمائے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و مطابق حکم معتمد المستند نذیر حسین دہلوی و امیر احمد سہسوانی و امیر حسن سہسوانی و قاسم نانوتوی و مرزا غلام احمد قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرفعلی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین و پیروان و مدح خواں باتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جاننا والعیاذ باللہ الکریم و هو یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ ہمکو چونکہ اختصار منظور تھا لہذا ان گمراہ گروں کافروں کے وہ اقوال ملعونہ و مردودہ جن پر حکم فسق و کفر لگایا گیا بالکل نقل نہیں کئے اور ان اقوال پر علمائے حرمین نے جسقدر احکام لگائے ہیں ان میں سے صرف دس پانچ تحریر ہوئے جو صاحب ان فرق باطلہ کے اقوال عقوبت مآل اور ان پر احکام علمائے اہل کمال پر اطلاع چاہیں وہ فتاویٰ الحرمین و حسام الحرمین کا مطالعہ فرمائیں

(۴) ایسے نازک وقت میں کہ ہر چہار طرف سے دین حق پر حملے ہو رہے ہیں اور بیخ کنان سنت یکبارگی ٹوٹ پڑے ہیں کیا علمائے اہلسنت پر واجب نہیں کہ اپنے علم کو ظاہر کریں اور میدان میں آکر تحریراً

وتقریراً [illegible] رد بدعت ونصرت ملت فرمائیں۔ اگر ایسا نہ کریں سکوت وخاموشی سے کام لیں تو کیا [illegible] کے مورد نہ ہوں گے جو فتاویٰ الحرمین میں مذکور ہے۔ قال الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ ان الحامل الداعی لی علی التالیف فی ذالک وان کنت قاصرا عن حقائق ما ھنالک ما اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ انہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم قال اذا ظھرت الفتن اوقال البدع وسب اصحابی فلیظھر العالم علمہ فمن لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا اھ امام ابن حجر مکی صواعق محرقہ میں فرماتے ہیں واضح ہو کہ اس تالیف پر میرے لئے باعث وسبب اگرچہ میرا ہاتھ یہاں کے حقائق سے کوتاہ ہے وہ حدیث ہوئی جو خطیب بغدادی نے جامع میں اور ان کے سوا اور محدثین نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا جب فتنے یا فرمایا بد مذہبیاں ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے عالم اپنا علم ظاہر کرے۔ جو ایسا نہ کرے گا اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے اللہ تعالٰے نہ اسکا فرض قبول فرمائے نہ نفل۔

(۵) جو شخص مسجد میں اگر اپنی زبان سے لوگوں کو ایذا دیتا ہو اس شخص کو مسجد سے نکلنے کا حکم ہے اس کے نکالنے کے بارے میں درمختار کا یہ قول نص صریح ہے یا نہیں واکل نحو ثوم ویمنع منہ وکذا کل موذ ولو بلسانہ یعنی مسجد میں داخل ہونے سے بدبودار چیزوں مثل کچا لہسن کھانے والے کو منع کیا جائے اور اسی طرح ہر ایذا دینے والا اگرچہ زبان سے دیتا ہو دخول مسجد سے روکا جائے۔ ردالمحتار میں تحت قول واکل نحو ثوم فرمایا ای کبصل ونحوہ مما لہ رائحۃ کریھۃ للحدیث الصحیح فی النھی عن قربان اکل الثوم والبصل المسجد قال الامام العینی فی شرحہ علی صحیح البخاری قلت علۃ النھی اذی الملئکۃ واذی المسلمین یعنی جیسے پیاز وغیرہ ان چیزوں سے جن میں بدبو ہو یہ حکم موافق حدیث صحیح ہے جو کچا لہسن اور پیاز کھانے والے کی ممانعت دخول مسجد میں ہے امام عینی نے اپنی شرح میں جو صحیح بخاری پر لکھی ہے فرمایا میں کہتا ہوں دخول مسجد سے ممانعت کا ایذائے ملائکہ وایذائے مسلمانان ہے۔ والحمد للہ رب العلمین وافضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات علی اشرف الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم اجمعین۔

فقیر محمد ضیاءالدین المکنی بابی المساکین۔

الجواب: الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ [illegible] اجمعین عندہ وسائر المسلمین المتبعین سعدہ ۔ فاضل سائل بلکہ مجیب سلمہ القریب [illegible] بالخوبی جواب وحق وصواب ہے فماذا بعد الحق الا الضلال ہمیں زید و عمرو کی شخصیت سے کام نہیں احکام شرعیہ عام ہوتے ہیں جس سے یہ امر صادر ہوا کہ یہ حکم ہے کسے باشد خاک بو دیا جنسے باشد اسی عموم کے طور پر ہم کلام کریں گے اگر فلاں فلاں اس کے مصداق تو ضرورا نہیں ان کے احکام کے استحقاق ہیں ورنہ جس پر صادق وہ مستحق ولائق واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل وحسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

(۱) یزید پلید علیہ ما یستحقہ من العزیز المجید قطعاً یقیناً باجماع اہلسنت فاسق فاجر وجری علی الکبائر تھا۔ اس قدر پر ائمہ اہلسنت کا اطباق واتفاق ہے صرف اسکی تکفیر ولعن میں اختلاف فرمایا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کے اتباع وموافقین اسے کافر کہتے اور بہ تخصیص نام اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور اس آیہ کریمہ سے اس پر سند لاتے ہیں۔ فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم اولٰئک لعنھم اللہ فاصمھم واعمیٰ ابصارھم۔ کیا قریب ہے کہ اگر والی ملک ہو تو زمین میں فساد کرو اور اپنے نسبی رشتہ کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت فرمائی تو انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں شک نہیں کہ یزید نے والی ملک ہو کر زمین میں فساد پھیلایا حرمین طیبین وخود کعبہ معظمہ و روضہ طیبہ کی سخت بے حرمتیاں کیں مسجد کریم میں گھوڑے باندھے ان کی لید اور پیشاب منبر اطہر پر پڑے تین دن مسجد نبوی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بے اذان و نماز رہی مکہ و مدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کئے کعبہ معظمہ پر پتھر پھینکے۔ غلاف شریف پھاڑا۔ اور جلایا۔ مدینہ طیبہ کی پاک دامن پارسائیں تین شبانہ روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کر دیں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخواں مبارک چور ہو گئے سر انور کہ محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے اس سے بڑھکر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا ملعون ہے وہ جو ان ملعون حرکات کو فسق وفجور نہ جانے قرآن عظیم میں صراحتاً اس پر لعنھم اللہ فرمایا لہذا امام احمد اور امام احمد اور ان کے موافقین اس پر لعنت فرماتے ہیں اور ہمارے امام

Marfat.com

سوال

حتیٰ کہ سکوت کہ اس سے فسق و فجور متواتر ہیں کفر متواتر نہیں ... نسبت کبیرہ بھی جائز نہیں نہ کہ تکفیر۔ اور امثال وعیدات مشروط بعدم توبہ لقولہ تعالیٰ فسوف یلقون غیا الا من تاب اور توبہ تا دم غرغرہ مقبول ہے اور اس کے عدم پر جزم نہیں اور یہی احوط واسلم ہے مگر اس کے فسق و فجور سے انکار کرنا اور امام مظلوم پر الزام رکھنا ضروریات مذہب اہلسنت کے خلاف ہے اور ضلالت و بد دینی صاف ہے بلکہ انصافاً یہ اس قلب سے متصور نہیں جس میں محبت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شمہ ہو وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ شک نہیں کہ کہ اسکا قائل ناصبی مردود اور اہلسنت کا عدو و عنود ہے ایسے گمراہ بد دین سے مسئلہ مصافحہ کی شکایت بے سود ہے اس کی غایت اسی قدر تو کہ اس نے قول صحیح کا خلاف کیا اور بلا وجہ شرعی دست کشی کر کے ایک مسلمان کا دل دکھایا مگر وہ تو ان کلمات ملعونہ سے حضرت بتول زہرا و علی مرتضیٰ اور خود حضور سید الانبیاء علیہ و علیہم افضل الصلاۃ والثنا کا دل دکھا چکا ہے اللہ واحد و قہار کو ایذا دے چکا ہے۔ والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم ۵ ان الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذاب مھینا ۵ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) سائل نے یہاں بھی قطعیات کے ساتھ قرائن کو منضم کیا قطعی کے ہوتے قرینی یا ظنی کی کیا گنتی کسی اللہ کے خلاف کی نوکری یا علم باکان دہ یا کہون یا غضوب خسہ ہیں کلام یا علماء اہلسنت کو سب و دشنام تھا نہیں رکھتے ہیں جن کی اصلاً حاجت نہیں جب علمائے حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار و مرتدین ہیں اور یہ کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر نہ کہ ان کو پیشوا اور سرتاج اہلسنت جاننا بلا شبہ جو ایسا جانے ہرگز ہرگز صرف بدعتی و بد مذہب نہیں قطعاً کافر و مرتد ہے اور ان تمام احادیث کا کہ سوال میں فتاوی الحرمین سے منقول ہوئیں مورد ہے بلا شبہ اس سے دور بھاگنا اور اسے اپنے سے دور کرنا۔ اس سے بغض اس کی اہانت۔ اسکا رد فرض ہے اور توقیر حرام و ہدم اسلام۔ اسے سلام کرنا حرام۔ اس کے پاس بیٹھنا حرام۔ اس کے ساتھ کھانا پینا حرام۔ اس کے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنائے خالص اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام۔ مر جائے تو اس کے جنازے میں شرکت اسے مسلمانوں کا سا غسل کفن دینا حرام۔ اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر اسکا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھانا اس کے جنازے کی مشایعت حرام

Marfat.com

اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنا حرام اس کی قبر پر کھڑا ہونا حرام اس ... ... میں ... ثواب حرام بلکہ کفر۔ والعیاذ باللہ رب العلمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) جواب سابق میں واضح ہو چکا کہ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق فرض ہے اور جب وہ تمام علمائے حرمین شریفین کے متفق علیہ فتوے سے کافر و مرتد ہیں تو مسجد میں توان کا کیا حق۔ حدیث ابن حبان مذکورہ فتاوی الحرمین میں ہے لاتصلوا معھم ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو ان کے پیچھے تو نماز باطل محض ہی ہے۔ صف میں ان کا کھڑا ہونا بھی جائز نہیں کہ ان کی نماز ہی نہیں تو عین نماز میں بالکل خارج از نماز ہیں تو ان کے کھڑے ہونے سے صف قطع کہ غیر نمازی حائل اور صف قطع کرنا حرام ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من قطع صفا قطعہ اللہ جو صف قطع کرے اللہ اسے کاٹ دے۔ تو جو مسلمانوں میں سربرآوردہ ہو جوان کے منع پر بلا وفتنہ و فساد قدرت رکھتا ہو اس پر فرض ہے کہ انہیں مسجد میں آنے سے روکے اور مسلمانوں کی نماز خراب ہونے سے بچا کے مسلمانوں کو عموماً تعمیم اور جو نہ مانے اسے ہر حال سختی و تشدد کے ساتھ ان کے میل جول سے باز رکھے کہ یہ نہی عن المنکر تا قدر قدرت فرض قطعی ہے اور جو نہ کرے وہ اسی مجرم کا اس کے عذاب میں ساتھی اصحاب سبت پر جب عذاب الٰہی نازل ہوا کہ قلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین ہم نے ان سے فرمایا ہو جاؤ بندر دھتکارے ہوئے جو انہیں منع نہ کرتے تھے وہ بھی ان کے ساتھ بندر کر دیئے گئے۔ منع کرنے والوں نے نجات پائی جو ان کے خیالات وحالات پر مطلع ہو کر انہیں عالم جانے یا قابل امامت مانے ان کے پیچھے نماز پڑھے وہ بھی انہیں کی طرح کافر و مرتد ہے کہ من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔ اس کے لئے حسام الحرمین کی وہ عبارتیں کہ سوال سوم میں مذکور ہوئیں کافی ہیں یونہی جو ان احکام ضروریات اسلام کو کہے یہ مولویوں کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہے محیط و عالمگیریہ میں ہے رجل قال آنھا کہ علم آموزند داستانہا است کہ می آموزند یا قال باوست انچہ می گویند یا قال تنہ ویر است او قال من علم حیلہ را منکرم ھذا کلہ کفر۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴ و ۵) بلاشبہ علمائے اہلسنت پر اعانت سنت و اہانت بدعت تحریراً و تقریراً بقدر قدرت فرض اہم و اعظم ہے اور ہر موذی کو مسجد سے نکالنا بشرط استطاعت واجب اگرچہ صرف زبان سے ایذا دیتا ہو خصوصاً وہ جس کی ایذا مسلمانوں میں بدمذہبی پھیلانا اور اضلال و اغوا ہو ان کی سند میں وہی احادیث

[illegible] کہیں کافی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں
محمدی سنی حنفی قادری،

مسئلہ ۳۵: مفتیان کرام وفقہائے ذوی الاحترام کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے زید کہتا ہے کہ جلد قربانی وعقیقہ مسجد ومدرسہ کے صرف میں آسکتی ہے بکر کا قول ہے کہ کسی فقیر کو دی جائے وہ خرچ کر سکتا ہے کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقات کی تفصیل کلام الٰہی نے فرمادی انما الصدقات للفقراء۔ الآیہ۔ سورۂ توبہ اور حکم باری تعالیٰ ہے۔ فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول۔ لہذا کلام ربانی کی طرف رجوع کی گئی۔ نیز بکر کا بیان ہے کہ برتقدیر صحت قول زید اسکا ماخذ کہاں ہے۔ امید کہ مسئلہ کی توضیح مع نقل عبارات فرمائی جائے۔

الجواب: بیشک ہر منازعت میں اللہ ورسول ہی کی طرف رجوع لازم ہے مگر ہر ایک کو بلا واسطہ رجوع کی لیاقت کہاں یہیں دیکھئے آیہ کریمہ صدقات سے زکوٰۃ مراد کہ اسی میں ارشاد ہوتا ہے والعٰملین علیہا اور بکر نے اسے قربانی وعقیقہ کو شامل کر دیا یہ بھی نہ دیکھا کہ اس کے تو گوشت کی نسبت خود قرآن کریم میں ارشاد ہے فکلوا منہا اس میں سے خود بھی کھاؤ۔ اب کہاں رہی صدقات کی وہ تفصیل جو اس آیہ کریمہ میں بالحصر ارشاد ہوئی تھی کہ انما الصدقات للفقراء۔ الآیہ۔ یہ بھی نہ سمجھا کہ عوام تک اسے قربانی کہتے ہیں نہ کہ صدقہ تو ہر کار تقرب اسمیں روا۔ ولہذا امام علامہ زیلعی نے شرح کنز الدقائق میں فرمایا۔ لانہ قربۃ کالتصدق ہاں ہم نے خاص مسئلہ قربانی میں اللہ عزوجل کی طرف رجوع کی تو اسکا ارشاد پایا فکلوا منہا واطعموا البائس الفقیر خود اس میں سے کھاؤ اور ضرورت مند فقیر کو کھلاؤ۔ اطعام کے لفظ نے بتایا کہ تصدق ہی لازم نہیں اباحت بھی کافی ہے جو محض ایک قربت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی تو حضور کا ارشاد پایا فکلوا وادخروا وائتجروا۔ خود کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ثواب کا کام کرو۔ رواہ ابو داؤد عن نبیشۃ الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مسجد ومدرسہ دینیہ اہلسنت میں دینا بھی ثواب کا کام مثل اطعام

Marfat.com

اور اسی وأتجروا کے حکم میں داخل۔ ہاں اگر کوئی شخص اس کی جلد اپنے صرف میں روپؤں پیسوں کو بیچے تو بیشک قیمت اس کے حق میں خبیث ہوگی۔ لانہ خرج من ال... عما نصوا علیہ وفی حدیث المستدرک من باع جلد اضحیۃ فلا اضحیۃ لہ وہ قیمت نہ مسجد میں دے نہ مدرسہ میں دے۔ فان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب بلکہ فقیروں پر تصدق کرے کہ یہ ہو حکم المال الخبیث اور اگر نہ اپنے لئے بلکہ مسجد و مدرسہ یا کسی فقیر کو دینے کے لئے روپؤں پیسوں کو بیچے خود یہ خواہ متولی مسجد و مدرسہ و وکیل فقیر بہر صورت جائز ہے اور وہ دام مدرسہ و مسجد میں صرف ہو سکتے ہیں کہ ممنوع تمول ہے نہ کہ تقرب وقد مر عن التبیین انہ قربۃ کالتصدق وتمام تحقیقہ فی مرسالتنا الصافیۃ الموحیۃ حکم جلود الاضحیۃ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ

عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں
محمدی۔ سنی۔ حنفی۔ قادری۔

اِستفتاء

علمائے دین متین و وارثان حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسائل ذیل میں کیا ارشاد ہے۔ بینوا توجروا۔

(۱) ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کی نسبت جو یہ مشہور ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں غسل صحت فرمایا اسی بناء پر تمام ہندوستان کے مسلمان اس دن کو روز عید سمجھتے اور غسل اور اظہار فرح و سرور کرتے ہیں۔ شرع مطہر میں اسکی کوئی اصل ہے یا نہیں۔

(۲) قوال جس طریقے سے گایا کرتے ہیں اسی طریقے سے اگر وہ کوئی غزل وغیرہ حمد و نعت یا مدحت بزرگان میں گائیں اور کسی مزامیر کا استعمال نہ کریں تو اس کے سننے میں کسی قسم کی قباحت شرعی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی

ابو المساکین ضیاء الدین متوطن پیلی بھیت

آخری چہار شنبہ

قوالی

Marfat.com

سوال

جواب سوال اوّل

...کی بے اصل ہے۔ واللہ تعالےٰ عنہ۔

جواب سوال دوم

کوئی قباحت نہیں جب کہ قوال نہ مرد ہو نہ عورت نہ سننے والی عورات نہ اور کسی طرح منکر حالاً یا مآلاً موجود متوقع۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ: از میرٹھ کمبوہ دروازہ کارخانہ دروغہ یاد الٰہی صاحب مرسلہ جناب مرزا غلام قادر بیگ صاحب ۱۲ رمضان ۱۳۰۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ کرتوں اور صدریوں میں چاندی کے بوتام مع زنجیر لگاتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ ایک صاحب کہتے ہیں کہ مولوی رشید احمد صاحب کے شاگرد فارغ التحصیل کہتے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے کرتے شریف میں قریب گریبان چاندی کا پتر لگایا ہے اس قیاس پر بوتام مع زنجیر لگانا جائز ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: چاندی کے صرف بوتام ٹانکنے میں حرج نہیں کہ کتب فقہیہ میں سونے کی گھنڈیوں کی اجازت مصرح فی الدرالمختار عن التتارخانیۃ عن السیر الکبیر لا باس بازرار الدیباج والذھب اور گھنڈی اور بوتام ایک چیز ہے صرف صورت کا فرق ہے اور جب سونا جائز تو چاندی بدرجہ اولیٰ جائز مگر یہ چاندی کی زنجیریں کہ بوتاموں کے ساتھ لگائی جاتی ہیں سخت محل نظر ہیں کلمات ائمہ سے جب تک ان کے جواز کی دلیل واضح کہ آفتاب روشن کی طرح ظاہر وجلی نہ ملے حکم جواز دینا محض جرأت کہ چاندی سونے کے استعمال میں اصل حرمت ہے۔ شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں "اصل در استعمال ذہب وفضہ حرمت است" یعنی جب شرع مطہر نے حکم تحریم فرما کر ان کی اباحت اصلیہ کو نسخ کر دیا تو اب ان میں اصل حرمت ہو گئی کہ جب تک کسی خاص چیز کی رخصت شرع سے واضح وآشکار نہ ہو ہرگز اجازت نہ دی جائے گی بلکہ مطلق تحریم کے تحت میں داخل رہے گی ہذا وجہ واقول ثانیاً ظاہر ہے کہ ان زنجیروں کے اسطرح لگانے سے تزئین مقصود ہوتا

ہے بلکہ تزین ہی مقصود ہوتا ہے اور ایسے ہی تزین کو تحلی کہتے ہیں اور علماء کے ... مین
پیٹی اور تلوار کے سامان مثل پرتلے وغیرہ کے چاندی سے کسی طرح تزین جائز نہیں۔ تنویر الاب ... ہے
لا یتحلی الرجل بذھب وفضۃ الا بخاتم ومنطقۃ وحلیۃ سیف منھا غرر الافکار میں ہے
لو رود آثار الرخصۃ منھا فی ھذہ الاشیاء خاصۃ رد المحتار میں ہے قولہ ولا یتحلی ای یتزین
اور جب یہ زنجیریں ان مستثنیات سے خارج ہیں تو لاجرم حکم نہی میں داخل ہیں۔ **واقول ثالثاً** اس طرح
پر لگانا اگر حقیقۃً زنجیر پہننا نہیں تو پہننے سے مشابہ ہے اور محرمات میں شبہ مثل یقین ہے فی رد المحتار
التعلیق یشبہ اللبس محرم ذالک لما علم ان الشبھۃ فی باب المحرمات ملحقہ بالیقین
درملی۔ انصاف کیجئے تو یہ اس مسئلے کا گویا صریح جزئیہ ہے پھر علماء کی یہ تصریح ریشم کے بارے میں ہے
جس کا صرف لبس یعنی اوڑھنا اور جس امر میں ان کی مشابہت ہو ممنوع ہے باقی تمام طرق استعمال روا
فی الشرح الملتقی للعلائی لا تکرہ الصلاۃ علی سجادۃ من الابریشم لان الحرام ھو اللبس اما الا
نتفاع بسائر الوجوہ فلیس بحرام کما ھو فی صلاۃ الجواھر واقرہ القہستانی وغیرہ اھ
نقلہ العلامتان محشیا الدرط ش واقراہ پھر کیا گمان ہے اشیاء نقرہ کے باب میں جن کا صور معدودہ
کے سوا استعمال مطلقاً ناروا۔ رد المحتار میں ہے الذی کلہ فضۃ یحرم استعمالہ بای وجہ کان کما
قدمناہ ولو بلامس بالجسد ولذا حرم ایقاد العود فی مجمرۃ الفضۃ والساعۃ وقدرۃ التنباک
التی یوضع فیھا الماء وان کان لا یمسھا بیدہ ولا بفمہ لانہ استعمال فیما صنعت لہ۔ الخ
اور یہ خیال کہ اگر یہاں چار انگل کے عرض تک چاندی کا کام ہوتا جائز ہوتا کہ تابع تھا اسی کی جگہ یہ زنجیریں ہیں
انہیں بھی تابع ٹھہرا کر مباح ماننا چاہیئے محض خیال محال ہے کام اور زنجیروں میں فرق بدیہی ہے۔ علماء تصریح
فرماتے ہیں کہ مذہب صحیح میں مرد کو ریشمی کمر بند ناروا ہے کہ وہ پاجامہ کا تابع نہیں بلکہ مستقل جداگانہ چیز
ہے۔ درمختار میں ہے تکرہ التکۃ منہ ای من الدیباج وھو الصحیح حاشیہ علامہ طحطاوی میں ہے
ھو الصحیح لانھا مستقلۃ۔ جب کمر بند باآنکہ پاجامہ کی غرض ہے اس کے تمام نہیں ہوتی مستقل
قرار پایا تو یہ زنجیریں جن سے کپڑے کو کچھ علاقہ نہیں نہ اکی کوئی غرض ان پر موقوف کیونکر تابع ٹھہر سکتی ہیں اور
اگر بالفرض کام کی جگہ لگایا جانا پتر کو بھی کام کے حکم میں کر دے تو لازم کہ چاندی کے کنگن، توڑے، چپنا کلی
جھومر وغیرہا زیور بھی جائز ہوں جب کہ وہ آستینوں، گریبان، ٹوپی وغیرہا میں کام کے قائم مقام ٹانکے جائیں بلکہ

Marfat.com

سوال [illegible] سونے کے بھی حلال ہوں کہ تابع قلیل ذہب وفضہ دونوں سے [illegible] یؤید عدم الفرق مامر من اباحۃ الثوب المنسوج من ذھب [illegible] ربعۃ اصابع۔ الخ۔ غرض کوئی وجہ ان زنجیروں کے جواز کی نظر نہیں آتی اور جب تک کلمات ائمہ سے اجازت نہ ثابت ہو حکم ممانعت ہے لہٰذا بچنا ہی، وہ حدیث کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قریب گریبان مبارک چاندی کا پتر لگایا فقیر کو کسی کتاب سے یاد نہیں نہ عادات بلاد اسکی مساعدت کریں کہ گریبانوں میں چاندی کے پتر لگائے جاتے ہوں۔ ہاں یہ بیشک حدیث میں آیا ہے کہ حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جبہ پہنا جس کے گریبان اور آستینوں اور چاکوں پر ریشم کی خیاطت تھی۔ کما فی حدیث اسماء بنت الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما اخرجہ الائمۃ احمد فی المسند والبخاری فی الادب المفرد و مسلم فی صحیحہ و ابوداؤد فی السنن۔ سو اس کے جواز میں کسے کلام ہے خواہ ریشم کا کام ہو یا گوٹ سنجاف جبکہ کوئی بوٹی یا ٹکڑا چار انگل عرض سے زائد نہ ہو۔ پتر کی حدیث کا پتہ دینا ذمہ مدعی ہے کہ دیکھا جائے وہ کس مرتبے کی حدیث ہے اور اسکا مطلب کیا اور اس سے مدعی کو تمسک کہاں تک روا۔ سیدین علامتیں طحطاوی وشامی حواشی درر میں فرماتے ہیں مالوارد عن الشارع صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ لبس الجبۃ المکفوفۃ بحریر لیس فیہ ذکر فضۃ ولا ذھب۔ واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

حصہ سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الرؤف الکریم

سوال ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ قبر کیطرف نماز پڑھنا یا قبر پہ نماز پڑھنا یا قبرستان میں قبروں کے برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی کرنا یا پھل وغیرہ کے درخت لگانا کیسا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب: قبر پہ نماز پڑھنا حرام۔ قبر کیطرف نماز پڑھنا حرام اور مسلمان کی قبر پہ قدم رکھنا حرام۔ قبروں پہ مسجد بنانا یا زیارت وغیرہ کرنا حرام۔ رد المحتار میں حلیہ سے ہے تکرہ الصلاۃ علیہ والیہ لورود النھی عن ذالک فتح القدیر وطحطاوی ورد المحتار میں دربارۂ مقابر ہے المرور فی سکۃ حادثۃ فیھا حرام اگر مسجد میں کوئی قبر آجائے تو اس کے چاروں طرف تھوڑی دیوار اگرچہ پاؤ گز ہو قائم کر کے اس پہ چھت بنائیں کہ اب نماز یا پاؤں رکھنا قبر پہ نہ ہوگا بلکہ اس چھت پر جس کے نیچے قبر ہے اور نماز قبر کی طرف نہ ہوگی اسکی دیوار کی طرف اور یہ جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۲: ہمارے دینی پیشوا مقتدا کیا فرماتے ہیں کہ آب گرم سے کھٹملوں وغیرہ موذی چیزوں کو مارنا احراق بالنار ہے یا نہیں۔

الجواب: اگر اور طریقۂ دفع آسان ہو تو بہتر ورنہ گرم پانی ڈالنا مضائقہ نہیں رکھتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳: ہمارے دینی پیشوا اور مذہبی مقتدا کیا حکم فرماتے ہیں کہ مدارس اسلامیہ میں کفار سے مدد چاہنا یا ان کی مدد کرنا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: کار دینی میں کفار سے مدد چاہنا منع ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں انا لا نستعین بمشرکؐ۔ رہا بے طلب مسلمانان ان کا مدد کرنا اگر اسمیں وہ اپنا احسان سمجھے اور بطور استعلا دے تو لینا جائز نہیں اور اگر نیاز مندانہ بطور خدمت پیش کرے تو احتراز اولیٰ ہے۔ واللہ تعالے اعلم۔

Marfat.com

سوال ... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلے میں کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں ... پٹنہ عظیم آباد اکثر لوگ بعد فراغت بول کلوخ سے استنجا نہیں کرتے بلکہ صرف پانی پر کفایت کرتے ہیں آیا ان کا پائجامہ یا تہبند نجس ہوتا ہے یا نہیں۔ بر تقدیر نجاست نمازیں صحیح ہوتی ہیں یا نہیں اور ایسے شخص کی امامت میں کوئی خرابی لازم آتی ہے یا نہیں اور بعض آدمیوں کا بیان ہے کہ پانی پینے سے قطرہ رک جاتا ہے۔ یہ صرف ان کا خیال ہی خیال ہے یا واقعی امر ہے۔

الجواب: کلوخ و آب میں جمع افضل ہے۔ نفس سنت ہر ایک سے ادا ہو جاتی ہے۔ سب سے اولیٰ جمع ہے۔ پھر تنہا آب پھر تنہا کلوخ۔ صرف پانی پر قناعت سے کپڑا نجس نہیں ہوتا۔ نماز و امامت میں کوئی حرج نہیں۔ والمسائل فی الحلیۃ ورد المحتار وغیرھما پانی خصوصا سرد اکثر امزجہ میں بوجہ تکثیف منفذ انسداد قطرہ پر معین ہوتا ہے۔ حدیث میں خروج مذی پر غسل مذاکیر کے حکم کو علماء نے اسی حکمت پر محمول کیا ہے۔ کما افادہ الامام الطحاوی فی شرح معانی الاثار اور مجال برودت مثانہ نزول قطرہ کا اور ممد ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵: کیا فرماتے ہیں علمائے عظام اس مسئلہ میں کہ آجکل جو عام رواج ہو رہا ہے کہ عورتیں اپنے نامحرم کے سامنے ہونے میں کچھ باک نہیں رکھتیں۔ حجاب نہیں کرتیں جیسے چچازاد خالہ زاد۔ ماموں زاد بھائی یا دیور وغیرہ بلکہ جو دور کا ذرا بھی رشتۂ قرابت رکھتا ہے اس سے بھی پردہ نہیں کیا جاتا پھر اسکی بھی پرواہ نہیں کہ کوئی حصہ بدن کا کھلا ہے یا سر پر سے دوپٹہ کھسکا ہے یا دوپٹہ ایسا باریک ہے کہ سر کے بال اور لٹکی ہوئی چوٹی تک جھلکتی ہے یا کرتا ایسا باریک ہے کہ اندر کا جسم ظاہر ہوتا ہے اس کے گھر والے اور شوہر منع نہیں کرتے بلکہ اگر عورت نے شوہر کے کسی ادنیٰ قرابت دار سے بھی پردہ کیا تو اس پر شوہر وغیرہ کا سخت عتاب ہوتا ہے تو ایسی صورت میں ایسے مرد جل کو امام بنانا کیسا اور عورتوں اور ان کے شوہروں کا شرعاً کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اس کے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اسمیں سے چمکے تو یہ بالاجماع حرام اور ایسی وضع و لباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسب مقدرت بند و بست نہ کریں تو دیوث ہیں اور ایسوں کو امام بنانا گناہ اور اگر تمام بدن

پاؤں تک موٹے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہے صرف منہ کی ٹکلی کھلی رہتی ہے تو کان کا یا ٹھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے بھی ممانعت پر ہے اور یہ امر شوہر کی رضا سے ہو تو ان کی امامت سے بھی احتراز نسب کہ صد فتنہ اہم واجبات شرعیہ سے ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

وجوب حج

سوال ۶۷: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید معمر قریب ہفتاد سال مریض رعشہ کہ تنہا سفر کے قابل نہیں کبھی اپنے زمانہ صحت و شباب میں اتنے مال کا مالک نہ ہوا کہ اس پر حج فرض ہوتا۔ اب کہ حالت یہ ہے اس نے اپنا مکان وغیرہ بیچا اور پانسو روپیہ اس کے پاس ہو گئے یہی اسکا کل سرمایہ ہے بوجہ ضعف وامراض دوسرے شہر میں جہاں اسکے اعزہ میں سکونت کرنا اور وہاں مکان خریدنا چاہتا ہے اس صورت میں اس پر خود حج کرنا یا روپیہ دے کر حج بدل کروانا واجب ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: صورت مستفسرہ میں زید پر حج اصلاً واجب نہیں ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب صحیح ظاہر الروایۃ میں تو ایسی تندرستی جو اس سفر مبارک کے قابل ہو شرط وجوب ہے کہ بغیر اس کے حج سرے سے واجب نہیں ہوتا۔ اور صاحبین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مذہب مصحح پر اگرچہ شرط وجوب نہیں شرط وجوب ادا ہے کہ وہ نہ ہو تو خود جانا لازم نہیں۔ مگر اپنے عوض اپنے روپیہ سے اپنی نیابت میں بالغہ صورت حج کرانا واجب ہے مگر مال جملہ حاجات سے فاضل جانے آنے کے قابل بالاتفاق فقہائے کرام شرط وجوب ہے کہ بے اس کے حج واجب ہی نہیں ہوتا اور مکان حاجات اصلیہ سے ہے اسکی خریداری یا بنانے کے بعد اس زمانہ میں کہ اب مصارف حج بہت قریب گذرے ہوئے زمانہ سے تقریباً دو چند ہو گئے اتنا بچنا کہ اس کے حج کے جانے آنے رہنے کے بھی تمام مصارف کو بس ہو اور زید کے لئے اس حالت میں کہ نہ اور مال اور نہ کسب پر قدرت کچھ ذریعہ معاش بچ بھی رہے معقول نہیں لہٰذا باتفاق وعلی التنزل صاحب مذہب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مذہب صحیح و مرجح پر تو بلا شبہ حج کرانا بھی واجب نہیں۔ خود حج کو جانا تو بالاجماع اصلاً صورت وجوب نہیں رکھتا لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ تنویر الابصار و درمختار و ردالمحتار میں ہے الحج فرض علی مسلم مکلف صحیح البدن ذی سالم عن الآفات المانعۃ عن القیام بما لا بد منہ فی السفر فلا یجب علی مقعد و مفلوج و شیخ کبیر لا یثبت علی الراحلۃ بنفسہ واعمی وان وجد قائداً لا بانفسہم ولا بالنیابۃ

Marfat.com

فی ظاهر المذهب ... [illegible] ... مسعود روایة عنهما وظاهر الروایة وجواب الاحتجاج علیهم وظاهر اختیار قولهما وکذا الاسبیجابی وقواه فی الفتح وهو فی اللباب اختلاف التصحیح وفی وبعده انه مشی علی الاول فی النهایة وقال فی البحر العمیق انه المذهب الصحیح وان الثانی صححه قاضی خان فی شرح الجامع واختاره کثیر من المشائخ اھ (ویعتبر فی ذلک و راحلته فضلا عما لا بد منه ومنه المسکن ومرمته وکذا لو کان عنده مال واشتری به مسکنا وخادما لا یبقی بعده ما یکفی للحج لا یلزمه تحصیله ویحرر فی النهر انه یشترط بقاء رأس مال لحرفته ان احتاجت لذلک والا لا . (ورأس المال یختلف باختلاف الناس بحر والمراد ما یمکنه الا کتساب به قدر کفایته وکفایة عیاله) اھ ملتقطات واللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے حقانیین اہلسنت وجماعت کثر اللہ تعالےٰ نصرہم وامدادہم مسئلہ ذیل میں کہ زید بحمد اللہ تعالیٰ کسی ضروریات دینی کا انکار بلکہ اسمیں شک بھی نہیں کرتا بلکہ ایسے شخص کو بھی کافر و مرتد جانتا ہے باوجود اس کے اسکا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ افضل الناس بعد الانبیاء ہیں لیکن بحکم ما من عام الا وقد خص منہ البعض اس ناس سے حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما مستثنٰے ہیں کیونکہ حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنا ابن فرمایا ہے اور بعبارت نص آیہ مباہلہ وباشارت نص آیہ ختم نبوت بھی حسنین کریمین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی ابنیت نبویہ ثابت ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالےٰ عنہما شاہزادگان دودمان نبوت ہیں اور حضرت خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وزرائے شہ سریر رسالت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں اور وزراء سے شہزادوں کا مرتبہ بڑا ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم سے افضل ہیں۔ اسپر عمرو کہتا ہے کہ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بلکہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مرتبہ کے بعد ہیں تو کیا حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہما اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بھی افضل ہو جائیں گے۔ زید جواباً کہتا ہے کہ یہ محال نہیں بلکہ ممکن بلکہ واقع ہے دریافت طلب یہ امر ہے کہ زید کا استدلال کیسا ہے اور اس عقیدہ سے اس کی سنیت میں تو کوئی نقص نہ آیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اگر وہ یہ کہتا کہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالےٰ عنہما بوجہ جزئیت کریمہ ایک فضل

Marfat.com

جزئی حضرات عالیہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم پر رکھتے ہیں ... م ... کی بے

توحق تھا مگر اس سنی نے اپنی جہالت سے فضل کلی سبطین کو دیا اور افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر الصدیق کرم ... رضی اللہ تعالٰی

عنہ البعض ٹھہرایا اور انہیں امیر المومنین مولٰی علی سے افضل کہا یہ سب باطل اور خلاف اہلسنت ہے

اس عقیدہ باطلہ سے توبہ فرض ہے ورنہ وہ سنی نہیں اور اسکی دلیل محض مردود ذلیل۔ اگر جزئیت افض

مرتبہ عند اللہ ہے لازم کہ آجکل کے بھی سارے میر صاحب اگرچہ کیسے ہی فسق و فجور میں مبتلا ہوں اللہ عز

وجل کے نزدیک امیر المومنین مولٰی علی سے افضل و اعلٰی ہوں اور یہ نہ کہیگا مگر جاہل اجہل مجنون یا مضل مضل مفتون

قال اللہ عزوجل قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون تم فرماؤ کیا برابر ہو جائینگے

عالم اور بے علم اور فرماتا ہے۔ یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجٰت۔ اللہ بلند

فرمائے گا تم میں سے مومنوں اور بالخصوص عالموں کے درجے۔ تو عند اللہ فضل علم فضل نسب سے اشرف

و اعظم ہے۔ یہ میر صاحب کہ عالم نہوں اگرچہ صالح ہوں آجکل کے عالم سنی صحیح العقیدہ کے مرتبہ کو شرعاً نہیں

پہنچتے۔ نہ کہ ائمہ نہ کہ صحابہ نہ کہ مولٰی علی نہ کہ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ تنویر الابصار و در مختار میں

ہے للشاب العالم ان یتقدم علی الشیخ الجاھل ولو قرشیا قال تعالٰی والذین اوتوا العلم درجٰت

فالرافع ھو اللہ فمن یضعہ یضعہ اللہ فی جھنم۔ فتاوٰی خیریہ امام خیر الدین رملی میں ہے۔ ککونہ قرشیا

لوتبیم لہ التقدم علی ذی العلم مع جھلہ اذ کتب العلم طافحۃ بتقدم العالم علی القرشی و

لم یفرق سبحنہ و تعالٰی بین القرشی وغیرہ فی قولہ تعالٰی ھل یستوی الذین یعلمون والذین

لا یعلمون اسی میں ہے والعالم یقدم علی القرشی الغیر العالم والدلیل علی ذلک تقدم الاصحاب

علی الختنین وان کان الختن اقرب نسباً منھم۔ ولہذا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سردار

حضرات سبطین کریمین کو حفظ تعمیم کے لئے جوانان اہل جنت سے خاص فرمایا الحسن والحسین سید

الشباب اھل الجنۃ کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کو شامل نہ ہو اور متعدد صحیح حدیثوں میں اسی ک

تتمہ میں فرمایا وابوھما خیر منھما حسن حسین جوانان اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے

افضل ہے۔ رواہ ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عمر والطبرانی فی الکبیر عن قرۃ بن ایاس بسند

وعن مالک بن الحویرث والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنھم اور ارشاد ہوا

ابوبکر و عمر خیر الاولین والاخرین وخیر اھل السموات وخیر اھل الارضین الا النبیین

Marfat.com

والمومنین [illegible] کل پچھلوں سے افضل ہیں اور سب آسمان والوں اور سب زمین والوں سے افضل ہیں سوا انبیاء و مرسلین کے علیہم الصلاۃ والتسلیم۔ واللہ تعالےٰ اعلم۔

سوال ۸: کیا فرماتے ہیں علمائے احناف اہلسنت کہ زید نعوذ باللہ منہ سیدنا امیر معویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا جانتا ہے۔ سیدتنا ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے واقعہ افک کی تصدیق کرتا ہے نیز مجتہدین شیعۂ حال کو تعظیم دیتا ہے اور ان سے مصافحہ کرکے ہاتھ چومتا ہے نیز عمرو سے اپنی شان میں یہ اشعار سنکر کچھ نہ کہا ؎

انتہائے انبیاءؑ او لیاءؒ تم ہی تو ہو ۔ تم محمدؐ تم علیؓ تم فاطمہؓ تم نور عین
طور پہ موسیٰ عرب میں مصطفےٰ تم ہی تو ہو ۔ چاند سے ٹکڑے کیئے تھے ول نبی کے روپ ہیں۔ الخ

تو زید کافر و مرتد ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: ضرور کافر و مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۹: کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت کثرہم اللہ مسئلہ ذیل ہیں کہ امام نے آیت یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ پڑھی۔ مقتدی کے منہ سے عادۃً صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا۔ نماز فاسد ہوئی یا نہیں۔ اور اللھم صلی منہ سے نکل جانے سے درود شریف تمام کرنا فرض ہے یا نہیں۔ فاسد نفل کی قضا میں اور اسمیں کیا فرق ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اسمیں جواب امام مقصود نہیں ہوتا بلکہ امتثال امر الٰہی لہذا افساد نماز نہیں۔ درود شریف ناقص چھوڑنا کسی عذر کے باعث تو اسکا اتمام لازم نہیں وہ نوافل معدود ہیں جو شروع سے واجب ہو جاتے ہیں۔ درمختار میں سات کہے۔ ہر نفل کا یہ حکم نہیں۔ ہاں معاذاللہ قصداً ناقص چھوڑنا مرض قلب سے ہوگا توبہ لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۰ تا ۱۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین مسائل ذیل ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اس کے وارث دو لڑکے ایک لڑکی بنام غلام رسول۔ غلام علی۔ فاطمہ تھے۔ بعدہ غلام رسول غائب ہوگئے۔ ان کے لئے علحدہ ان کا حصہ ان کے والد کی ملک سے نہیں کیا گیا۔ پھر غلام علی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انہوں نے دو لڑکے ایک لڑکی ایک بی بی چھوڑی جن کے نام ہنومیاں۔ غلام نبی۔ بی بی بو اور عائشہ ہیں۔ بچے نابالغ تھے ان کی والدہ عائشہ نے ان کی پرورش کی۔ اور جو مال ملکیت نقد اپنے شوہر کا تھا

Marfat.com

کسی کو معلوم نہ ہونے دیا اور مکان زیور وغیرہ سب مع غلام رسول صاحب کے حصہ کے اپنے قبضہ میں رکھا جب بچے بڑے ہوئے تو پہلے بی بی کی شادی کرادی۔ شادی میں انکو مکان۔ زیور وغیرہ دیا اور پھر دونوں لڑکوں کی شادیاں کرادیں۔ اور بقیہ مکانات وغیرہ ان کے لئے رکھا۔ بعض مکانات وغیرہ کی انہوں نے آپس میں تقسیم کرلی۔ ان کے انتقال کے بعد انکی اولادوں نے آپس میں پوری تقسیم کرلی۔ اور جو مکان وغیرہ اپنے اپنے حصہ میں آیا وہ بعض بعض نے فروخت بھی کردیا تو اب دریافت طلب امور ہیں کہ

۱ : غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو حصہ کہ انکو ملا ہے اسمیں سے غلام رسول کے لئے امانت نکالنا چاہیئے یا نہیں۔ غلام رسول صاحب کے لڑکوں کا پتہ چلا تھا پھر وہ غائب ہوگئے وہ ان کے وارث قرار دیے جائیں گے یا نہیں۔ اگر قرار دیے جائیں گے تو کب اور کب تک اگر ان کے لئے امانت رکھا جانے کا حکم ہے تو جو حصہ مکان زیور وغیرہ کہ انکو ملتا وہ مکان زیور ہی اندازہ کرکے ان کے لئے الگ کرکے امانت رکھا جائے یا اس کے دام۔ اسواسطے کہ بعضوں نے مکان۔ زیور وغیرہ بیچ لیے ہیں۔ بعضوں کے پاس ہیں۔ غرض امانت رکھے جانے کا اگر حکم ہے تو کسطرح کب تک کس کے لئے رکھا جائے اور کون کتنا رکھے۔

۲ : عائشہ صاحبہ نے جو اپنی اولاد کی پرورش شادی وغیرہ میں خرچ کیا اور جو مکانات زیورات نقد وغیرہ انکو شادی غیر شادی میں دیا وہ ان کے ورثہ میں شمار ہوگا یا نہیں۔

۳ : میت کے کسی وارث کو حصہ نہیں دیا گیا۔ وہ راضی خوشی دوسرے وارثوں کے ساتھ رہا۔ تو اس کا حصہ ساقط ہوجائے گا یا باقی رہے گا۔ اس وارث کے انتقال کے بعد اس کے وارثوں کو اسکا حصہ طلب کرنے کا حق ہے یا نہیں۔

۴ : میت کے ایک وارث کو حصہ نہیں دیا گیا دوسرے وارثوں نے لیا پھر ان وارثوں کے وارثوں میں تقسیم ہوگیا تو کیا ان کے لیئے جائز ہوگیا۔ وہ اسطرح خیال کرسکتے ہیں کہ ہم کو تو ہمارے مورثوں سے ملا ہے ہمارے لئے حلال ہے چاہے ان کے پاس کسطرح آیا ہو۔ صورت مذکورہ میں غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد کو جو ان کے پاس ہے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں۔

۵ : کیا میت کا نا جائز مال اس کے وارثوں کے لئے جائز ہوجاتا ہے۔

۶ : غلام علی صاحب کی اولاد کی اولاد۔ ہر ایک اپنے طور پر علیحدہ جتنی قیمت کا اس کے حصہ زیور۔ گھر

Marfat.com

وغیرہ جب وہ قیمت امانت رکھے یا اپنے اوپر قرض سمجھے اور جو اپنے پاس گھر وغیرہ ہے استعمال کرے تو کرنے کے لئے جائز ہے۔

الجواب (۱): جب کہ غلام رسول کا مفقود ہونا انتقال مورث کے بعد ہے تو وہ اس کے تمام متروکہ میں اپنے حصہ شرعیہ کا مالک ہو لیا۔ بعد ملک اسکا غائب ہونا اسکی ملک زائل نہیں کر سکتا اس کا حصہ مکان، زیور و ہر شے سے محفوظ رہنا لازم ہے۔ جو چیز باقی رہنے کی ہے جیسے مکان و زیور اسمیں بعینہ اسکا حصہ محفوظ رہنا ضرور ہے بیچ کر دام کرنے کی اجازت نہیں اسمیں سے جو کچھ عائشہ یا اسکی اولاد یا جس نے تلف کر دیا اسکا تاوان اس پر لازم ہے اگر عذاب آخرت سے نجات چاہیں اسکا معاوضہ پورا پورا اور جو کچھ مکان زیور وغیرہ باقی ہے اسکا حصہ سب غلام رسول کے لئے امانت رکھیں اس کے مفقود ہونے کے وقت اسکا مال اسکی طرف سے جس کے قبضہ میں تھا وہی اسکا امین ہوا اور اگر اس نے کسی کو امین نہیں کیا تھا تو جماعت مسلمین شہر اہل دین و دیانت و خدا ترسی کسی دیانت دار ہوشیار دیانت دار کو اسکا امین کریں یہ امانت اسوقت تک رہے کہ غلام رسول کی پیدائش کو ستر سال کامل گزر جائیں اس مدت میں اگر اسکا پتہ چلے اپنے مال کا خود مالک ہے۔ اور اگر وہ ستر سال گزر جائیں اور اسکا پتہ نہ ملے اسوقت اسکی موت کا حکم دے دیا جائے۔ اور اسوقت جو اس کے وارث شرعی ہوں ان پر تقسیم کیا جائے اس کے بیٹوں کی مفقودی کا اسوقت لحاظ رکھا جائے۔

۲: عائشہ نے جو اپنی نابالغ اولاد کی پرورش و شادی میں خرچ کیا وہ اولاد کے حصوں سے محسوب ہوگا جبکہ خرچ بقدر معروف ہو نہ اسراف اور عائشہ اپنے شوہر کی طرف سے انپر وصی ہو یعنی غلام علی انکی نگہداشت اسے سپرد کر گیا ہو اور اگر وہ وصی نہ تھی یا خرچ زائد کیا تو وہ خود عائشہ کے حصہ پر پڑے گا۔

۳: ترکہ کا حصہ نہ لینے سے ساقط نہیں ہوتا اسکی اولاد دعویٰ کر سکتی ہے۔ جبکہ جن کے قبضہ میں ہے انہیں اسکا متروکہ مورث ہونا تسلیم ہو۔

۴: ترکہ میں جبکہ دوسرے کا حصہ یا اجنبی کا مال شامل ہو تو وہ وارثوں کے لئے حلال نہیں ہو سکتا۔ یہ خیال کہ ہمیں تو مورث سے ملا ہے اسکے پاس کیسا ہی ہو ہمارے لئے حلال ہے۔ غلط و باطل ہے غلام رسول کا حصہ استعمال کرنا اولاد غلام علی پر حرام ہے۔

۵: میت کا وہ ناجائز مال وارثوں کے لئے جائز ہو سکتا ہے جبکہ حال کچھ معلوم نہ ہو نہ یہ معلوم ہو کہ فلاں چیز

Marfat.com

حرام ہے نہ یہ کہ اتنی مقدار حرام تھی نہ یہ کہ اسکا اصل مالک فلاں ہے ورنہ وہ شے یا اتنی مقدار مال اصل مالک یا اس کے ورثہ یا فقرائے مسلمین کو دینا فرض ہوتا ہے۔

۶ : کا جواب اوپر آگیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۶ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں کہ ہندہ بہت محتاج ہے اور خانہ ویران۔ بظاہر کوئی حیلۂ رزق نہیں رکھتی۔ اسکا بھائی زید مزدوری کرکے لاتا ہے اسمیں دونوں گزر کر لیتے ہیں۔ ہندہ کے خسر نے بعد اپنی موت کے ایک مکان تقریباً ڈیڑھ سو گز وسعت کا چھوڑا جواب ٹوٹ پھوٹ گیا ہے اس کے دو وارث ہوئے ہندہ کا شوہر اور دوسرا ہندہ کا جیٹھ۔ ہندہ کے جیٹھ نے اپنا حصہ اپنے لڑکے کو دے دیا۔ اب ہندہ کے شوہر کے حصہ پر قبضہ کرکے بیچنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ اسمیں ہندہ کا کیا حق ہے۔ اسواسطے کہ میرے بھائی کو غائب ہوئے تقریباً بیس برس ہوگئے غالباً مر گیا ہوگا۔ کیونکہ پانچ چھ برس سے اسکی خبر نہیں اور قانون کہتا ہے کہ تین برس کے بعد دعویٰ مہر نہیں چل سکتا اور وکیل کہتا ہے کہ دعویٰ مہر کرو تم کو ملے گا۔ اور وکیل یہ رائے دیتا ہے کہ تمہارا دعویٰ چلے گا اس صورت میں کہ ہندہ کہے کہ میرے شوہر کے مرنے کی خبر تو تم نے مجھے آج دی ہے میں ابھی تک اپنے آپ کو بیوہ نہیں جانتی تھی۔ میں جانتی تھی کہ وہ زندہ ہے اگر تم کہتے ہو کہ وہ مر گیا تو آج سے تین برس تک مہر طلب کرنیکا مجھ کو حق ہے۔ ہندہ کے عزیزوں میں سے کسی کو مہر کی تعداد یاد نہیں اس نکاح کو کم و بیش چالیس برس ہوگئے ہوں گے۔ ہندہ کو خوب یاد ہے کہ میرا مہر دو سو روپیہ تھا اور میں سنتی ہوں کہ میری والدہ اور پھوپھی کا مہر بھی دو سو روپیہ تھا۔ اور اب میری بھتیجیوں اور میرے بھائی کا بھی دو سو روپیہ مہر ہے۔ اب ہندہ کے اقوال پر اسکا حق شرعی دلانے کیواسطے اہل محلہ کہہ سکتے ہیں کہ اسکا مہر دو سو روپیہ ۲۰۰ کا تھا ان کے لئے کچہری میں اسکا واقعی حق دلانے کے واسطے یہ کہہ دینا جائز ہوگا یا نہیں کہ ہاں دو سو روپیہ تھا۔ ان لوگوں کی گواہی پر اگر اسکا حق ان شاء اللہ ملے گا تو اسکا رہنا اور موت باسانی ہو جائے گی کسی وقت ہندہ کے جیٹھ نے ہندہ کی خبر نہیں لی کہ وہ کس حالت میں ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب : ہندہ جبکہ دو سو روپیہ مہر بیان کرتی ہے اور اسوقت کا گواہ کوئی نہیں اور ثابت ہو کہ یہ اسکا خاندانی مہر مثل ہے تو وہ ضرور دو سو روپیہ دلائی جائے گی۔ گواہوں کی گواہی یہ جائز نہ ہوگی کہ ہمارے سامنے دو سو ۲۰۰ روپیہ مہر بندھا تھا بلکہ یہ گواہی دیں کہ اسکا مہر مثل دو سو ۲۰۰ روپیہ ہے یہی گواہی اسکی ڈگری کے لئے کافی ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ۱۷ : کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ

Marfat.com

کو طلاق دے دی بوجہ اسکی بدچلنی کے۔ ہندہ طلاق کے بعد عمرو کے پاس رہی اور ہندہ کو عمرو سے حمل رہ گیا۔ عمرو نے ہندہ کے ساتھ بعد گزرنے ایام عدت نکاح کر لیا اور بعد نکاح عمرو کو اس بات کا علم ہوا کہ ہندہ کو مجھ سے حمل ہے۔ آیا یہ نکاح جائز ہے اور یہ کہ بعد طلاق نکاح کے واسطے عدت کا زمانہ کیا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: طلاق کی عدت حیض والی کے لئے تین حیض ہیں کہ بعد طلاق شروع ہو کر ختم ہو جائیں اور جسے ابھی حیض نہ آیا یا حیض کی عمر سے گزر چکی اس کے لئے تین مہینے۔ اور حمل والی کے لئے وضع حمل۔ یہ احکام قرآن عظیم میں منصوص ہیں اور عمرو نے جو قبل عدت اس سے تعلق کیا اور حسب بیان سائل اس سے حمل رہ گیا تو وہ کون سے ایام عدت تھے جو اس نے گزارے اسکی عدت تین حیض تھے اور حاملہ کو حیض آتا نہیں اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے اور ابھی وضع حمل ہوا نہیں۔ یہ نکاح فاسد ہوا۔ اس پر فرض ہے کہ عورت کو فوراً جدا کر دے اور انتظار کیا جائے اگر یہ بچہ طلاق شوہر سے دو برس کے اندر پیدا ہو تو شوہر کا ہی ہے اور اب وہ عدت سے نکلی اب اس سے نکاح ہو سکتا ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہو تو شوہر کا نہیں اور اب نکاح بہر حال جائز ہو گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۸: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں شام پنجشنبہ کو ابر محیط تھا۔ رویت نہوئی مگر دوسرے دن چاند قدرے بڑا دیکھ کر بعض لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید کل کا ہو۔ جنتری میں اگرچہ عید اتوار کی لکھی مگر ساتھ ہی رویت کو مشکوک لکھ دیا۔ ایسی صورت میں شرعاً عید دوشنبہ کی ہونا چاہیئے یا اتوار کی اور اگر عید و قربانی اتوار کو کر لیں تو درست ہوگی یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: شرع مطہر میں رویت کا اعتبار ہے کہ خود ہمیں دیکھا جائے یا دوسرے شہر کی رویت پر شرعی شہادتیں گزریں۔ حدیث میں فرمایا ان اللہ امدہ لرؤیتہ خط یا تار یا عقلی قیاسوں یا دوسرے شہر کی حکایتوں کا شرع میں اصلاً اعتبار نہیں مثلاً کچھ لوگ آئے اور بیان کیا کہ وہاں فلاں دن کی عید ہے یا وہاں رویت ہوئی اسپر اصلاً لحاظ نہیں جب تک گواہان عادل شرعی خود اپنا دیکھنا بیان نہ کریں۔ درمختار میں ہے لا لو شهدوا برؤيته غيرهم لانه حكاية جنتریوں کا مشکوک لکھنا تو آپ ہی مشکوک و مہمل ہے اگر وہ یقینی بھی لکھیں جب بھی شرع میں اسکا اعتبار نہیں۔ درمختار میں ہے لا عبرة بقول الموقتين ولو عدولا علی المذهب چاند کے بڑے ہونے پر بھی لحاظ ناجائز ہے۔ حدیث میں فرمایا من اقتراب

Marfat.com

الساعة انتفاخ الاهلة رواه الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسری حدیث میں ہے من اقتراب الساعة ان یری الهلال قبلاً فیقال هو للیلتین رواه فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دونوں حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ قرب قیامت کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ ہلال پھولا ہوا نکلے لوگ کہیں کل کا ہے۔ پس ایسی صورت میں اتوار کی عید قربانی بالکل باطل وخلاف شرع ہے۔ عید کوئی دنیوی تقریب نہیں حکم الٰہی ہے۔ جب تک مطابق شرع نہ ہو محض بیکار بلکہ گناہ ہے۔ بالفرض اگر چاند پنجشنبہ کو ہی ہوگیا ہو جب بھی دوشنبہ کی نماز وقربانی بلاشبہ صحیح ہے۔ اور جمعہ کو ہوا تو یکشنبہ کی نماز وقربانی محض باطل۔ تو ایسے امر میں پڑنا شرع اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔ مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ شرع کے کام شرع کے طور پر کریں۔ اپنے خیالات کو دخل نہ دیں۔ وباللہ التوفیق۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۱۹: نماز میں سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خود عرض کرنا یا جواب حضور عرض کرنا مفسد نماز ہے یا نہیں۔

الجواب: قال اللہ تعالیٰ یاایها الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم۔ ایک صحابی نماز پڑھ رہے تھے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ندا فرمائی۔ انہوں نے بعد فراغ نماز آکر عرض کیا۔ فرمایا کیا تم نے نہ سنا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اور یہی آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ذوالیدین کے قصہ میں کہ حضور نے صحابہ سے اور صحابہ نے حضور سے باتیں کیں۔ جب سہو تحقیق ہوگیا باقی ماندہ نماز مع اصحاب ادا فرمائی۔ وہ کلام مبطل نماز نہ ہوا تمام متون فقہ میں تصریح ہے کہ کسی کو سلام اگرچہ سہواً ہو مفسد نماز ہے اور یہاں حکم ہے کہ وسط نماز میں عرض کریں السلام علیک ایها النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

سوال ۲۰: خالص ریشم مجاہدین کو بوقت جنگ جائز ہے یا نہیں۔

الجواب: خالص صاحبین کے نزدیک جائز ہے امام کے نزدیک جب بانا ریشم ہو تانا سوت ہو مجاہد کو جائز ہے۔ غیر کو نہیں۔ ریشمیں کپڑا یہ بھی ہوا کہ کپڑا نہیں ہوتا مگر بانے سے۔ در مختار میں ہے یحل لبس ما سداه ابریسم ولحمته غیره لان الثوب انما یصیر ثوبا باللحمة وحل عکسه فی الحرب فقط لو صفیقا یحصل به اتقاء العدو واما الخالص فیکره فیها عنده خلافا لهما ملتقی۔

سوال ۲۱: تعویز بخار وغیرہ کے لئے اس شکل کا بنا کر بائیں پیر میں باندھتے ہیں اور پہلے روز صبح سویرے ایک جوتا اسے کھول کر مارتے ہیں اگر صحت ہوگئی فبہا ورنہ دوسرے روز دو جوتے مارتے ہیں صورت

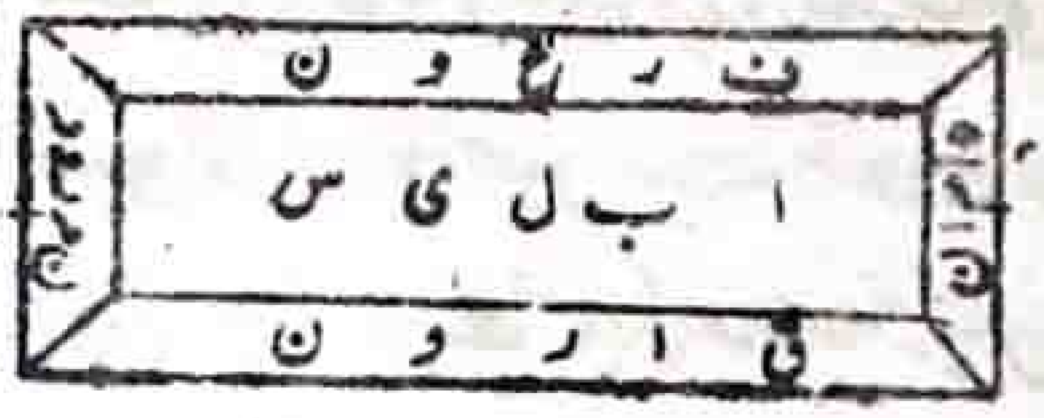

یعنی تو خیر ورنہ تیسرے روز تین جوتے مارتے ہیں علی ہذالقیاس اور اسمیں ابلیس۔ فرعون۔ ہامان۔ قارون۔ نمرود کے نام ہوتے ہیں شکل یہ ہے۔ آیا یہ جائز ہے۔

الجواب: یہ ناجائز و گناہ ہے کہ حروف کی توہین ہے۔ عالمگیریہ میں ہے۔ اذا کتب اسم فرعون او کتب ابوجھل علی عرض یکرہ ان یرموا الیہ لان لتلک الحروف الحرمۃ کذا فی السراجیہ فتاویٰ امام قاضی خاں میں ہے۔ حکی ان بعض الائمۃ رای شبانا یرمون الی الھدف وقد کتب علی الھدف ابوجھل فنھاھم عن ذالک ثم مربھم وقد فصلوا الحروف فنھاھم ایضا وقال مانھیتکم فی الابتداء لاجل الکلمۃ وانما نھیتکم لاجل الحروف۔

سوال ۲۲: کیا غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہوں۔

الجواب: بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا۔ وضو میں سر کی جگہ پگڑی کا مسح کرنا۔ ان کی کتاب تحفۃ المومنین ہیں جو ان کے پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نولکشور میں دوبارہ چھپوائی اس کے صفحہ ۱۸ پر صاف لکھا ہے کہ پھوپھی کے ساتھ نکاح درست ہے ان کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں ہے جیسا کہ ان کی کتاب ندوخفہ ندیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال ۲۳: قیاس امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف و باطل کہنے والے کا کیا حکم ہے۔

الجواب: فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال ۲۴: حضرات شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر علمائے اہلسنت کی کیا رائے ہے۔

الجواب: جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے بہت ائمہ نے اسے کافر کہا ہے اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بد دین ہے۔ دیکھو تنویر الابصار و در مختار و فتاویٰ عالمگیری و فتاویٰ خلاصہ و فتح القدیر و اشباہ بحر الرائق و غنیہ و عقود الدریہ وغیرہ۔

Marfat.com

سوال ۲۵ : حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب : اسمیں بہت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ شافعی نے اگر فرائض و شرائط حنفی کی رعایت نہ کی تو اس کے پیچھے حنفی کی نماز جائز نہیں۔ دیکھو بحر الرائق اور رد المحتار وغیرہ اور فتاوی عالمگیری وغیرہ میں یہ بھی قید لگائی کہ وہ حنفی کے ساتھ تعصب نہ رکھتا ہو۔ ورنہ اس کے پیچھے نماز منع ہے

غیر مقلدین

سوال ۲۶ : حنفیوں کی نماز غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب : نہیں جائز ہے اس لئے کہ غیر مقلدین اہل اہوا سے ہیں۔ اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے کہ امام محمد۔ امام ابوحنیفہ و امام ابو یوسف رضی اللہ تعالے عنہم سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز نا جائز ہے اور ان کے مذہبی مسئلے اسقدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں نہ ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے نہ نماز کہ وہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے اور کٹورہ بھر پانی میں چھ ماشہ پیشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کا رنگ مزہ بو بدل جائے جب تک پانی پاک رہے گا۔

دیکھو غیر مقلدین کی کتاب فتح المغیث صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ صفحہ ۶ و ۷۔

سوال ۲۷ : غیر مقلدین کی بدعت لزوم کفر تک پہنچی ہے یا نہیں۔

الجواب : بہت وجہ سے پہنچی ہے۔ تین وجہیں یہ ہیں کہ غیر مقلدین اجماع اور قیاس اور تقلید کے منکر ہیں جیسا کہ انکی کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے پیشوا نواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ قیاس باطل و اجماع بے اثر آمد[ے]۔ اور ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ اجماع و قیاس و تقلید ضروریات دین سے ہیں دیکھو کشف الاسرار امام عبد العزیز بخاری مطبع قسطنطنیہ اور فصول البدائع مطبع استنبول اور مواقف اور شرح مواقف اور فواتح وغیرہ۔ اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور در مختار اور شرح فقہ اکبر اور اعلام امام ابن حجر اور بحر الرائق اور رد المحتار وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے امام

ے یہ مصرع اس غزل کا ہے جو نواب صدیق حسن خاں نے اپنے دیوان نفح الطیب میں لکھی جس کے تین شعر یہ ہیں۔

ودلیل شرع بود چار چیز می گویند ÷ یکے کتاب خدا دگر حدیث رسول ہو سوم قیاس و چہارم وفاق مجتہداں۔ دیگ۔ در منتہی جملہ نقل ÷

قیاس باطل و اجماع بے اثر آمد ÷ بجز دو نوع نخستیں نباشد اصل اصول ÷ ۱۲ عرفان علی جامع فتاوی عفی عنہ۔

Marfat.com

اسمٰعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں اللہ تعالےٰ کو مکان و جہت سے پاک ماننے کے عقیدۂ دینی کو بدعت حقیقی بتایا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتاویٰ قاضی خاں و فتاوےٰ عالمگیری وغیرہ۔ پانچویں ان کے امام مذکور نے تقویۃ الایمان میں انبیاء علیہم السلام کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے۔ دیکھو شفا شریف قاضی عیاض اور سیف المسلول امام سبکی وغیرہ۔ چھٹی اسی تقویۃ الایمان میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت مر کر مٹی میں مل جانا لکھا ہے اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے دیکھو شرح مواہب علامہ زرقانی مطبع مصر۔ ساتویں یہ سارا فرقہ تقلید کو شرک اور مسلمان مقلدین کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے دیکھو در مختار و درر وغرر و مجمع الانہر و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

امامت

سوال ۲۸: بدعتی اور فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں۔

الجواب: ہاں ممنوع و مکروہ ہے۔ دیکھو طحطاوی در مختار اور طحطاوی مراقی الفلاح اور تبیین الحقائق امام زیلعی اور رد المحتار اور غنیہ اور صغیری اور فتح المعین۔

سوال ۲۹: امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا نہیں۔

الجواب: ہاں دیکھو رد المحتار اور فتح اور طحطاوی اور زیلعی وغیرہ اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے بیشک اس نے اسلام ڈھانے میں مدد دی۔

سوال ۳۰: کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں۔

الجواب: مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو۔ امت کے دو معنی ہیں امت[1] دعوت جنہیں نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا۔ یوں تو تمام عالم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے اور امت اجابت[2] وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا جب امت مطلق بولتے ہیں یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں اس معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے مگر مبتدع اس معنی میں داخل نہیں دیکھو توضیح امام صدر الشریعۃ اور تلویح تفتازانی۔

سوال ۳۱: تقرر امام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا۔

الجواب: کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے تو وہی مقرر ہوگا جسے جماعت کثیر نے چاہا۔ دیکھو عالمگیری وغیرہ۔

سوال ۳۲: کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔

Marfat.com

الجواب: شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ بہت صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہلسنت سے فقط اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضرات شیخین سے افضل جانتا ہے اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔ دیکھو ارکان اربعہ اور جو تبرائی ہے اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ اور عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں اس کے پیچھے نماز بالیقین سب کے نزدیک باطل ہو گی۔

سوال ۳۳: کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی کو حق امام و موذن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو۔

الجواب: اوروں کا دعویٰ بانی مسجد یا اسکی اولاد کے آگے خلاف فقہ ہے دیکھو عالمگیری و قاضی خاں اور امام و مؤذن قایم کرنے کا حق بانی مسجد کو ہے اور وہ نہ ہو تو اسکی اولاد کو۔ دیکھو حموی شرح اشباہ۔

سوال ۳۴: کیا ارشاد ہے علمائے ربانیین کثر اللہ تعالےٰ مثالہم و فضلائے حقانیین خذل اللہ اعداہم کا اس مسئلہ میں کہ زید فرقۂ دیوبندیہ کا مرتکب کفر ہونا تسلیم ہے لیکن کہتا ہے کہ اپنی زبان سے ان کو کافر نہ کہوں گا دریافت کرنے پر کہتا ہے کہ فی الواقع دیوبندیوں نے کفر بکا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو خود ہم پر کفر عاید ہوتا ہے کیونکہ کفر کی دو قسمیں ہیں کفر قولی کفر فعلی۔ کفر قولی یہ کہ کسی نے ایسی بات کہی جسمیں ضروریات دین کا انکار ہو جیسے دیوبندیوں نے توہین خدا و رسول (جل وعلا و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی بکی اور کفر فعلی یہ کہ ایسا فعل کیا جو انکار ضروریات دین پر امارت ہو جیسے زنار باندھنا۔ بت کو سجدہ کرنا وغیرہ۔ اب دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ قسم کھا کر فرمایا جاتا ہے کہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات کو موافق احادیث و آیات فیصلے کریں پھر کوئی رنجش یا کراہت بھی دل میں نہ رہے اب بتایئے ہم لوگ اپنے مقدمات کو بجائے آیات و احادیث کے انگریزی قوانین سے طے کراتے ہیں تو ہم تو دیوبندیوں سے بدتر ہیں گویا نص قرآنی ہماری تکفیر فرما رہی ہے۔ جب ہمارا خود یہ حال ہے تو دوسروں کو کیونکر کافر کہیں۔ ہم تو خود ہی کفر میں مبتلا ہیں۔ انتہی کلامہ۔ اب استفتاء یہ ہے کہ زید کا کیا حکم ہے اور آیہ کریمہ کی صحیح تفسیر کیا ہے۔
بینوا توجروا۔

آیت کی تفسیر

الجواب: جو مدعی حق پر ہیں وہ تحکیم نہیں کرتے بلکہ اپنا حق کہ بے روز حکومت نہیں مل سکتا نکلوانا

Marfat.com

چاہتے ہیں اور مدعا علیہ کہ حق پر ہے وہ تو مجبور ہی ہے کہ جواب دہی نہ کرے تو یکطرفہ ڈگری ہو جائے ان دونوں فریق پر بھی آیۂ کریمہ وارد ہے تو ہندوستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں آج سے نہیں صدہا سال سے مدعی مدعا علیہ وکیل گواہ سب کافر ہوں کہ عام سلطنتوں نے شرع مطہر سے جدا اپنے بہت سے قانون نکال لئے ہیں اور جو مدعی جھوٹا ہے وہ ناحق دوسرے کا مال مثلاً چھیننا چاہتا ہے جس پر اپنی چرب زبانی یا مقدمہ سازی یا جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حکومت سے مدد لیتا ہے یونہی جھوٹا مدعا علیہ مثلاً دوسرے کا دیا ہوا مال دینا نہیں چاہتا اور وہی مدد ان ذرائع کا ذریعہ سے لیتا ہے یہ باتیں گناہ ہیں مگر گناہ کو کفر کہنا خارجیوں کا مذہب ہے۔ آیت اس کے بارے میں ہے جو حکم شریعت کو باطل جانے اور غیر شرعی حکم کو حق یا شرعی حکم جب اس کے خلاف ہو تو نہ نفس امارہ کی ناگواری بلکہ واقعی دل سے اس حکم کو برا جانے یہ لوگ کافر ہیں۔ یہ نہ فقط مقدمات بلکہ عبادات میں بھی جاری ہے۔ رمضان خصوصاً گرمیوں کے روزے نماز خصوصاً جاڑوں میں صبح اور عشاء کی نفس امارہ پر شاق ہوتی ہے اس سے کافر نہیں ہوتا جب کہ دل احکام کو حق و نافع جانتا ہے۔ ہاں اگر دل ہی سے نماز کو بیگار اور روزے کو مفت کا فاقہ جانے تو ضرور کافر ہے۔ اگلی آیۂ کریمہ اس معنی کو خوب واضح فرماتی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ولو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم ما فعلوہ الا قلیل منھم۔ اگر ہم انھیں حکم دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے نکلتے مگر ان میں تھوڑے ظاہر ہے کہ یہ نکلنا ان احکام کے نفس پر شاق ہونے ہی کے سبب ہے تو یہ ثابت ہوا کہ حکم کا نفس پر شاق ہونا یہاں تک کہ اس کے سبب بجا آوری حکم سے باز رہنا کفر نہیں ورنہ معاذ اللہ یہ ٹھہرے گا کہ صحابہ کرام بھی گنتی ہی کے مسلمان تھے کہ فرماتا ہے ما فعلوہ الا قلیل منھم حالانکہ رب عزوجل جابجا ان کے سچے مومن ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہاں تک فرماتا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ھم الراشدون فضلا من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم۔ اے محبوب کے صحابیو اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی اور کفر و بے حکمی و نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔ یہی لوگ راہ پر ہیں۔ اللہ کا فضل اور اسکی نعمت اور اللہ جانتا اور حکمت والا ہے۔ یہ دل کی محبت ہے کہ مدار ایمان اور کمال ایمان ہے اور وہ نفس کی ناگواری جس پر زیادت ثواب کی بنا ہے۔ حدیث میں فرمایا افضل العبادات احمزھا سب میں زیادہ ثواب اس عبادت کا ہے جو نفس امارہ پر زیادہ شاق ہو۔ بہر حال یہ شخص خود اپنے کفر

کا مقر ہے قطعاً کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر
لایعذر بھذا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ عورتوں کے واسطے زیارت قبور درست ہے یا نہیں۔

عورتوں کیلئے زیارت قبور

الجواب: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لعن اللہ زوارات القبور اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا علماء کو اختلاف ہوا کہ آیا اس اجازت بعد النہی میں عورات بھی داخل ہوئیں یا نہیں اصح یہ کہ داخل ہیں۔ کما فی البحر الرائق مگر جوانیں ممنوع ہیں جیسے مساجد سے اور اگر تجدید حزن مقصود ہو تو مطلقاً حرام **اقول** قبور اقربا پر خصوصاً بحال قرب عہد ممات تجدید حزن لازم نساء ہے اور مزارات اولیائے کرام پر حاضری میں احدی الشناعتین کا اندیشہ یا ترک ادب یا ادب میں افراط ناجائز تو سبیل اطلاق منع ہے ولہذا غنیہ میں کراہت پر جزم فرمایا البتہ حاضری و خاکبوسی آستان عرش نشان سرکار اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اعظم المندوبات بلکہ قریب واجبات ہے اس سے نہ روکیں گے۔ اور تعدیل ادب سکھائینگے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۶: علمائے کرام دام فیضہم کا اس مسئلے میں کیا ارشاد ہے کہ ایک عورت کا شوہر موجود ہے اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا بعض وجوہ بدچلنی وغیرہ کے خیال سے شوہر کہتا ہے کہ یہ لڑکا میرے نطفہ سے نہیں حرامی ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔ بینوا توجروا۔

الولد للفراش

الجواب: بچہ کہ زوجین میں پیدا ہوا سے ولد الحرام نہیں کہہ سکتے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں الولد للفراش وللعاھر الحجر۔ یہاں تک کہ اگر نکاح کے بعد چھ مہینے سے کم میں پیدا ہو حالانکہ اس سے کم مدت حمل نہیں ہو سکتی، تو یہ ٹھہرائیں گے کہ پہلے انہوں نے خفیہ نکاح کر لیا تھا یہ بچہ اس نکاح سے ہے جبکہ عورت نکاح سے چھ مہینے بعد ولادت کا دعویٰ کرتی ہو اگرچہ شوہر کم کا مدعی ہو یہاں تک کہ اگر اس پر گواہ دے گا نہ سنے جائیں گے۔ در مختار میں ہے ولدت فاختلفا فی المدۃ فقالت نکحتنی منذ نصف حول وادعی الاقل فالقول لھا والولد ابنہ بشھادۃ الظاھر لھا بالولادۃ من نکاح حملا لھا علی الصلاح ردالمحتار میں ہے النسب یحتاط فی اثباتہ مھما امکن والامکان ھنا بسبق التزوج لھا سرا بمھر یسیر وجھرا باکثر سمعۃ ویقع ذلک کثیرا یہاں تک کہ اگر شوہر دعویٰ کرے

Marfat.com

کہ یہ بچہ زنا کا ہے اور عورت بھی تصدیق کرے جب بھی نہ مانیں گے اور بچہ کو صحیح النسب جانیں گے کہ صحت نسب بچہ کا حق ہے ماں باپ کو اس کے ابطال کا حق نہیں۔ درمختار میں ہے قذف زوجتہ او نفی نسب الولد منہ وطالبتہ بہ لاعن فان ابی حبس فان لاعن لاعنت والا حبست حتی تلاعن او تصدقہ فیندفع بہ اللعان ولا تحد ولا ینتفی النسب لانہ حق الولد فلا یصدقان فی ابطالہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۷: علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ حرامی کفو ہوتا ہے یا نہیں اور اسکی امامت کیسی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب: حرامی نکاح میں کفو نہیں اور اسکی امامت مکروہ ہے جبکہ وہ موجودین میں سب سے زیادہ مسائل نماز و طہارت کا علم نہ رکھتا ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۳۸: فقہائے کرام کا اس مسئلے میں کیا حکم ہے کہ نکاح پڑھانے کے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور وہ ایجاب وقبول سن لیں تو نکاح ہو جائے گا۔ بینوا توجروا۔

الجواب: نکاح کے لئے لازم ہے کہ ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کے سامنے ہوا ہو جنہوں نے ایک جلسہ میں دونوں قول سنے اور اتنا سمجھے کہ یہ نکاح ہو رہا ہے اور اگر عورت مسلمان ہے تو ان گواہوں کا مسلمان ہونا بھی لازم بغیر اسکے اگر سو بار مرد و عورت باہم ایجاب وقبول کرلیں یا صرف ایک مرد کے سامنے یا دس بیس عورتوں کے سامنے جنکے ساتھ کوئی مرد نہ ہو یا دو مردوں کے سامنے مگر ایسی زبان میں جسے وہ نہ سمجھے اور اتنا نہ جانا کہ یہ نکاح ہو رہا ہے تو ہرگز نکاح نہ ہوگا اگرچہ اسکے بعد اپنا نکاح ہو جانا مشہور بھی کریں۔ درمختار میں ہے شرط حضور شاہدین حرین او حر وحرتین مکلفین سامعین قولہما معا فاہمین انہ نکاح مسلمین لنکاح مسلمۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر بغیر اس کے صحبت کی تو وہ صحبت حرام وگناہ شدید ہے اور جو اولاد ہو ولد الحرام ہے مگر ولد الزنا نہیں اسی شخص کی اولاد قرار پائے گی۔ درمختار میں ہے یجب مہر المثل فی نکاح فاسد وہو الذی فقد شرطا من شرائط الصحۃ کشہود بالوطئ ردالمحتار میں ہے۔ وحکم الدخول فی النکاح الموقوف کالدخول فی الفاسد فیسقط الحد ویثبت النسب ویجب الاقل من المسمی ومن مہر المثل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

سوال ۳۹: کیا حکم دیتے ہیں حاکمان محکمۂ شریعت کہ حمل کی حالت میں اپنی عورت سے جماع جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: حمل میں صحبت جائز ہے۔ والنہی عنہ منسوخ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۰: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام وفقہائے عظام اس مسئلہ میں کہ مرد وعورت میاں بی بی کہلاتے ہیں اور اسکی عام شہرت ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض شہرت کی بناپر انکو زوج وزوجہ تصور کیا جائے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: لوگوں میں عام اشتہار سے بھی لوگوں کے نزدیک نکاح ثابت ہو جاتا ہے یہاں تک ان کے زوج وزوجہ ہونے پر گواہی دینی جائز ہے۔ مگر عند اللہ اگر واقعی نکاح بطور شرع نہ کیا تو وہ زوج زوجہ نہیں۔ والمسألۃ ظاہرۃ وفی الکتب دائرۃ کالھدایۃ والدر وشروحھما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۱: نائبان رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ مرد وعورت نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضرورت ہے اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب: نابالغ ونابالغہ کے اولیا اور بالغ وبالغہ کے خود اپنے اذن کی حاجت ہے اور دو گواہوں کے سامنے ہونا مطلقاً لازم۔ مگر نابالغ یا نابالغہ کے غیر ولی نے بلا اذن ولی یا بالغ یا بالغہ کے ولی ہی نے ان کے اذن کے نکاح بحضور شہود پڑھادیا اول میں ولی اور دوم میں خود اس بالغ یا بالغہ کی اجازت پر موقوف رہیگا۔ اگر جائز رکھیں گے جائز ہو جائیگا رد کر دیں گے باطل ہو جائے گا کما ھو حکم عقد الفضولی زن وشوہر کے علاوہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کا ہونا ضروری ہے اگرچہ ان کی موجودگی میں ایک یا دونوں مرد ہی ہوں جو ان کی طرف سے ایجاب وقبول کر رہے ہوں فان ہٰؤلاء سفیر کما نصوا علیہ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۲ تا ۴۶: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں۔ اوّل ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نے عرش معلےٰ پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچا یا یا کاندھا دیکر اوپر جانیکی معاونت کی یعنی یہ کام اوپر جانیکا براق اور جبرئیل علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے انجام کو نہ پہنچا۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ہم سرانجام

Marfat.com

کو پہنچائی۔

۲ دوسری یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

۳ تیسری یہ کہ زنبیل ارواح کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے چھین لی تھی۔

۴ چوتھی یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح کو دودھ پلایا ہے۔

۵ پانچویں اکثر عوام کے عقیدہ میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں۔ ان اقوال کا کیا حال ہے۔ مفصل بیان فرما کر اجر عظیم اور ثواب کریم پاویں اور رفع نزاع بین الفریقین فرمائیں۔

الجواب: اللّٰھم لک الحمد فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کلمات چند مجمل و سود مند گزارش کرے کہ اگرچہ فریقین میں کسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالیٰ حق و انصاف ان سے متجاوز نہیں۔ والحق احق ان یتبع واللہ الہادی الی صراط مستقیم یہ قول کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پر صحیح و جائز الاطلاق ہے کہ بیشک مرتبہ علیہ رفیعہ حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلو مرتبہ نبوت ہے۔ خود حضور معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو قدم میرے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں ؎

از نبی برداشتن گام او نہادن تو قدم : غیر اقدام النبوۃ سد ممشاہا الختام

اور جواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے وارد لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وارد لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا اگر جیتے تو صدیق و پیغمبر ہوتے رواہ ابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ و عن عبد اللہ بن عباس و عن ابی اوفی والباوردی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہ کی نسبت کہا ہے کہ اگر اب کوئی نبی ہو سکتا تو وہ ہوتے امام ابن حجر مکی اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں قال فی شرح المہذب لہ نقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالتہ

Marfat.com

وصلاحہ وامامتہ ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمتہ لوجاز ان یبعث اللہ فی ھذہ الامۃ نبیاً لکان ابا محمد الجوینی مگر ہر حدیث حق ہے ہر حق حدیث نہیں۔ حدیث ماننے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہیئے۔ بے ثبوت نسبت جائز نہیں۔ اور قول مذکور ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ حضرت ام المومنین محبوبۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلانا بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں۔ کما رأیت فی بعض کتبہم التصریح بذلک اس تقدیر پر تو اصلاً وجہ استبعاد نہیں اور اب اس پر جو کچھ ایراد کیا گیا سب بیجا و بے محل ہے۔ اور اگر بیداری ہی میں مانا جاتا ہو تاہم بلاشبہ عقلاً ممکن اور شرعاً جائز اور اسمیں کوئی استحالہ در کنار استبعاد بھی نہیں۔ اِنَّ اللہ علی کلِّ شیئٍ قدیر۔ نہ ظاہر میں حضرت ام المومنین کے پاس شیر نہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ للعادۃ اسباب ظاہریہ پر موقوف نہیں نہ روح عامۂ متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اور فی نفسہا مادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اسکا تعلق بدیہی نہ جسم جسم شہادت میں منحصر جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزار ہا احادیث برزخ وغیرہ اسپر گواہ کیفما کان شک نہیں کہ روح مفارق کیطرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع و تمکن وغیرہا اعراض جسم وجسمانیات قطعاً منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک ظاہر پر محمول یا لیت شعری جب ارواح شہدا کا میوہای جنت کھانا ثابت الترمذی عن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ارواح الشھداء فی طیر خضر تعلق من ثمر الجنۃ بلکہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کیلئے یہی ارشاد الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالک عن الزھری عن عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک عن ابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نسمۃ المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ۔ تو دودھ پینے میں کیا استحالہ ہے حال روح بعد فراق و پیش از تعلق میں فارق کیا ہے۔ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ وعلیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے کہ جنت میں دودھ پلائی انکی مدت رضاعت پوری کرتی ہیں احمد ومسلم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ ظئرین یکملان رضاعہ فی الجنۃ یہی یہ باتیں نافی استحالہ ہیں نہ مثبت وقوع قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف و بے اصل ہے۔

Marfat.com

واللہ تعالیٰ اعلم۔ رہیں ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہال سے ہے۔ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اور رسل ملائکہ اولیائے بشر سے بالاجماع افضل۔ مسلمان کو ایسے اباطیل واہیہ سے احتراز لازم واللہ الہادی۔

تنبیہ ۔ منبای انکار یہ عزادب ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الٰہی قبض فرمائی ہوں اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے باذن الٰہی پھر اپنے اجسام میں پلٹ آئی ہوں کہ احیای مردہ حضور پرنور و دیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت جس کے انکار کی گنجائش نہیں، یونہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظر صحائف و اثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الٰہی میں قضائے ابرام نہ پایا تھا بہ برکت دعای محبوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبض سے باز رکھے گئے ہوں امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب مستطاب لواقح الانوار میں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہ میں لکھتے ہیں لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضرت عزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ارجع الی ربک فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلک الضعفۃ وعاش بعدھا ثلثین عاما یعنی جب ان کے صاحبزادے احمد ناتوان ہو کر قریب مرگ ہوئے اور حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھیے کہ حکم موت منسوخ ہو چکا ہے۔ عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام پلٹ گئے صاحبزادہ نے شفا پائی اور اس کے بعد تیس سال برس زندہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یونہیں جبکا یہ عقیدہ ہو کہ حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل یا انکے ہمسر ہیں گمراہ بدمذہب ہے سبحان اللہ اہلسنت کا اجماع ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام الاولیاء و مرجع العرفاء و امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بھی اکرام و افضل و اتم و اکمل ہیں۔ جو اسکا خلاف کرے اسے بدعتی شیعی رافضی جانتے ہیں۔ نہ کہ حضور غوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تفضیل دینی معاذ اللہ انکار آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و خرق اجماع امت مرحومہ ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا کہ میں نے حق محبت حضور پرنور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب

یا افضل الصحابہ سے افضل بتایا حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے حضور سیدنا غوث الاعظم ہیں۔ رضی اللہ تعالے عنہ وباللہ التوفیق۔

رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کا حاضر ہوکر پائے اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا اور وقت رکوب براق یا صعود عرش زینہ بننا شرعًا و عقلًا اسمیں بھی کوئی استحالہ نہیں سدرۃ المنتہی اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظر ارواح عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ ما فوق العرش تک ثابت و واقع جسکا انکار نہ کریگا مگر علوم اولیاء کا منکر بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ اسکی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے ایسا ہی سجدہ میں سو جانے والے کے حق میں آیا نہ اس قصہ میں معاذ اللہ کوئی بوئے تفضیل یا ہمسری حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے لئے نکلتی ہے نہ اسکی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اسطرف جا سکتا ہے کیا عجب سواری بُراق سے بھی یہی معنے تراشے جائیں کہ یہ اوپر چلنے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی تو درپردہ اسمیں براق کو تفضیل دینا لازم آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بہ نفس نفیس نہ پہنچ سکے اور براق پہنچ گیا اس کے ذریعہ سے حضور کی رسائی ہوئی نعوذ باللہ تعالے منہ یا ھذا خدمت کے افعال جو بنظر تعظیم و اجلال سلاطین بجالائے جاتے ہیں کیا انکے یہ معنے ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اور ہمارا محتاج ہے علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سے یہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر نہ ہو بان ہی کو دیکھئے کہ زینۂ صعود ہے اور خود اصلًا صعود پر قادر نہیں فرض کیجئے اگر ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ تعالے وجہہ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پر نور افضل صلوات اللہ تعالے واکمل تسلیماتہ علیہ و علٰی آلہ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کر بت گراتے تو کیا اسکا یہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم تو معاذ اللہ اس کام میں عاجز اور حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالے وجہہ قادر تھے غرض ایسے معنی محال نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد نہ اس کے قائلین بیچاروں کو مراد واللہ الھادی الی سبیل الرشاد یہ بیان تو ابطال استحالہ و اثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا رہا اس بیان روایت کی نسبت بقیہ کلام وہ فقیر غفر اللہ تعالے لہ کے مجلد دوم العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اُجین سے آیا اور اسکا جواب قدرے

Marfat.com

مفصل دیا گیا تھا خلاصہ مقصد اسکا بعض زیادت جدیدۂ نفیسہ یہ کہ اسکی اصل کلمات بعض مشائخ میں
مسطور اور اسمیں عقلی وشرعی کوئی استحالہ نہیں بلکہ احادیث واقوال اولیاء وعلما میں متعدد بندگان خدا کے
لئے ایسا حضور روحانی وارد ۔ مسلم[1] اپنی صحیح اور ابوداؤد طیالسی[2] مسند میں جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبد
بن حمید بسند انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہم سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے
ہیں دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذا بلال ثم دخلت الجنۃ
فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان میں جنت میں
داخل ہوا تو ایک پہچل سنی میں نے پوچھا یہ کیا ہے ملائکہ نے عرض کیا یہ بلال ہیں پھر تشریف لے گیا پہچل سنی پوچھا
کہا غمیصا ملحان یعنی ام سُلیم مادر انس رضی اللہ تعالے عنہما ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ
تعالے عنہ میں ہوا۔ ذکرہ الحافظ فی التقریب امام احمد[3] وابویعلی بسند صحیح حضرت عبد اللہ
بن عباس اور طبرانی[4] کبیر اور ابن عدی کامل میں بسند حسن ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالے عنہم سے راوی حضور
اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ لیلۃ اسری بی فسمعت فی جانبھا وجساً
فقلت یاجبریل ماھذا قال ھذا بلال المؤذن۔ میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے
گوشہ میں ایک آواز نرم سنی پوچھا اے جبرئیل یہ کیا ہے۔ عرض کی یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالے عنہ
امام[5] احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی۔ حضور والا صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ
فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ بین یدی فقلت ماھذہ الخشفۃ فقیل الغمیصاء
بنت ملحان میں بہشت میں رونق افروز ہوا اپنے آگے کھٹکا سنا پوچھا یہ کیا ہے عرض کی گئی غمیصا بنت
ملحان۔ امام[6] احمد ونسائی وحاکم باسانید صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے راوی حضور سید المرسلین
صلی اللہ تعالے وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت فیھا قرأۃ فقلت من ھذا قالوا حارثۃ
بن النعمان کذٰلکم البر کذٰلکم البر میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا وہاں قرآن پڑھنے کی آواز آئی پوچھا
یہ کون ہے فرشتوں نے عرض کی حارثہ بن النعمان نیکی ایسی ہی ہوتی ہے نیکی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ حارثہ رضی
اللہ تعالی عنہ خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ راہی جناں ہوئے۔ قالہ ابن سعد فی الطبقات ذکرہ
الحافظ فی الاصابۃ۔ ابن[7] سعد طبقات میں ابوبکر عدوی سے مرسلاً راوی حضور سید العالمین صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہیں دخلت الجنۃ فسمعت نحمۃ من نعیم میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی

Marfat.com

کھنکار سنی یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحّام (کہ اسی حدیث کی وجہ سے انکا یہ عرف قرار پایا) خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ میں جنگ اجنادین میں شہید ہوئے کما ذکرہ موسی بن عقبۃ فی المغازی عن الزہری وکذا قالہ ابن اسحاق ومصعب الزبیری واٰخرون کما فی الاصابۃ سبحان اللہ جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔ امام ابوبکر ابن ابی الدنیا ابو المخارق سے مرسلاً راوی حضور پرنور صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں مررت لیلۃ اسری برجل مغیب فی نور العرش قلت من ھذا املک قیل لا قلت نبی قیل لا قلت من ھو قال ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالٰی وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط یعنی شب اسرا میرا گذر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا میں نے فرمایا یہ کون ہے کوئی فرشتہ ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا نبی ہے عرض کی گئی نہ۔ میں نے فرمایا کون ہے عرض کرنے والے نے عرض کی یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اسکی زبان یاد الٰہی سے تر تھی اور دل مسجدوں سے لگا ہوا اور (اس نے کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا) **ثم اقول وباللہ التوفیق** کیوں راہ دور سے مقصد قرب کا نشان دیجئے فیض قادریت جوش پر ہے بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے حدیث مرفوع مروی کتب مشہورۂ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرا اپنے مہربان صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضور اقدس کے ہمرکاب بیت المعمور میں گئے۔ وہاں حضور پرنور کے پیچھے نماز پڑھی حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے والحمد للہ رب العٰلمین اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر ہاں ہم سے سنئے واللہ الموفق ابن جریر وابن ابی حاتم وبزار وابی یعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذا انا بابراھیم الخلیل مسند ظہرہ الی البیت المعمور (فذکر الحدیث الی ان قال) واذا بامتی شطرین شطر علیہم ثیاب بیض کانھا القراطیس وشطر علیہم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیہم الثیاب البیض وحجب الاٰخرون الذین علیہم ثیاب

Marfat.com

رمد وھم علی خیر فصلیت انا ومن معی من المومنین فی البیت المعمور ثم خرجت
انا ومن معی الحدیث پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ؑ ملے کہ بیت المعمور
سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پر پائی ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی
طرح اور دوسری قسم خاکستری لباس ہیں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ وہ سپید پوش
بھی گئے میلے کپڑے والے رہ گئے مگر وہ بھی ہیں خیر و خوبی پر پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں
نے بیت المعمور میں نماز پڑھی پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے) ظاہر ہے کہ جب ساری امت
مرحومہ بفضلہ عزوجل شرف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی تو حضور غوث الوریٰ
اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہ ان اُجلے پوشاک والوں میں ہیں جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھی والحمد للہ رب العلمین اب کہاں گئے وہ جاہلانہ
استبعاد کہ آجکل کے کم علم معقیوں کے سدراہ ہوئے اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ قدم میں
کیا وجہ انکار ہے کہ نقول مشایخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے ہاں سند محدثانہ نہیں پھر نہ ایسی جگہ اسی قدر بس ہے
سند معنعن کی حاجت نہیں کما بیناہ فی رسالتنا ھدی الحیران (۱۲۹۹) فی نفی الفیئ عن شمس الا
کوان امام جلال الدین سیوطی مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفا میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بابی انت وامی یا رسول اللہ الخ کی نسبت فرماتے ہیں لم اجدہ فی شیئ من کتب الاثر
لکن صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخلہ ذکراہ فی ضمن حدیث طویل وکفی بذلک
سندا لمثلہ فانہ لیس مما یتعلق بالاحکام اور یہ تو کس سے کہا جائے کہ حضرات مشایخ کرام قدست
اسرارہم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلاں عن فلاں میں منحصر نہیں وہاں ہزارہا ابواب وسیعہ و
اسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں تو صرف اپنے طریقہ
سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے انسان کی سعادت کبریٰ ان مدارج عالیہ و
معارج غالیہ تک وصول ہے ورنہ تصدیق اور اسکی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم نہ کہ معاذ اللہ انکار وتکذیب
کہ سونت مہلکہ ہائلہ ہے والعیاذ باللہ رب العلمین بالجملہ روایت مذکورہ نہ عقلاً اور نہ شرعاً مہجور اور
کلمات مشائخ میں مسطور وماثور اور کتب حدیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور نہ روایات مشائخ اس
طریقۂ سند ظاہری میں محصور اور قدرت قادر وسیع وموفور اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد وانکار کیا مقتضائے

Marfat.com

ادب وشعور والحمد للہ العزیز الغفور واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

سوال ۴۷: کیا امامت میں شرعاً وراثت جاری ہے کہ امام مرجائے تو اسکے بعد اسی کی اولاد یا خاندان سے امام ہونا ضرور ہے غیر شخص امام ہو تو ان کے حق میں دست اندازی ہو۔

امامت میں وراثت نہیں

الجواب: امامت میں وراثت جاری نہیں ورنہ سہام فرائض پر تقسیم ہو اور بحکم آیہ کریمہ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین دوہرا حصہ بیٹوں کو ملے اور اکہرا بیٹیوں کو اور بحکم آیہ کریمہ فلھن الثمن مما ترکتم ان کان لکم ولد آٹھویں دن کی امامت بی بی کو ملے بلکہ پیٹ کے بچے بھی امامت کا حصہ پائیں کہ شرعاً وارث تو وہ بھی ہیں۔ عورات واطفال کا اصلاً اہل امامت نہ ہونا ہی دلیل واضح ہے کہ امامت میں وراثت نہیں کہ وراثت خاندانی اسی شے میں جاری ہو سکتی ہے جو ہر وارث کو پہنچ سکے بلکہ سب کو معاً پہنچنا لازم اور امامت میں تعدد محال تو کس بنا پر کہا جا سکتا ہے کہ امام کے بعد اس کے وارثوں ہی میں امامت ضرور ہے یہ صریح جہل مبین ہے۔ ردالمحتار میں ہے واعتقادھم ان خبز الاب لابنہ لایخفی ما فیہ من تغییر حکم الشرع واعطاء الوظائف من تدریس وامامۃ وغیرھا الی غیر مستحقھا وکذلک اعتقادھم ان الارشد اذا فوض فی مرض موتہ لمن اراد ھم لان مختار الارشد رشد فھو باطل لان الرشد صفۃ قائمۃ بالرشید لا تحصل بمجرد اختیار غیرہ لہ کما لایصیر الجاھل عالما بمجرد اختیار الغیر لہ فی وظیفۃ التدریس وکل ھذہ امور ناشئۃ عن الجھل واتباع العادۃ المخالفۃ لصریح الحق بمجرد تحکم العقل المختل ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اھ ملخصاً۔ واللہ تعالی اعلم۔

امامت کا حق

سوال ۴۸: امامت اصل حق علمائے دین کا ہے یا جاہلوں کا۔

الجواب: امامت اصل حق حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ہے کہ نبی اپنی امت کا امام ہوتا ہے قال اللہ تعالی انی جاعلک للناس اماما اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تو نبی الانبیاء وامام الائمہ ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم اور ہر عاقل جانتا ہے کہ جہاں اصل تشریف فرما نہ ہو وہاں اسکا نائب ہی قائم ہوگا نہ کہ غیر اور تمام مسلمان آگاہ ہیں کہ علمائے دین ہی نائبان حضور سید العلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں نہ کہ جہال تو امامت خاص حق علما ہے جس میں جہال کو ان سے منازعت کا اصلاً حق نہیں۔ ولہذا علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ احق بالامامۃ اعلم قوم ہے تنویر الابصار ودر مختار وغیرہما

Marfat.com

ہیں ہے۔ الاحق بالامامۃ تقدیمًا بل نصبًا مجمع الانہر الاعلم باحکام الصلوٰۃ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۴۹: اگر امامت کے لئے شرعًا احق والیق علما ہیں تو جو لوگ عالم دین صالح متدین جامع جمعہ شرائط امامت کے ہوتے ہوئے جاہلوں کو امام بنائیں یا بنانا چاہیں یا اسمیں کوشش کریں ان پر شرعًا الزام ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: بیشک جو عالم دین کے مقابل جاہلوں کو امام بنانے میں کوشش کرے وہ شریعت مطہرہ کا مخالف اور اللہ ورسول اور مسلمانوں سب کا خائن ہے حاکم وعقیلی وطبرانی وابن عدی وخطیب بغدادی نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا من استعمل رجلا من عصابۃ وفیہم من ہو ارضی للہ منہ فقد خان اللہ ورسولہ والمؤمنین جو کسی جماعت سے ایک شخص کو کام پر مقرر کرے اور ان میں وہ موجود ہو جو اللہ عزوجل کو اس سے زیادہ پسند ہے بیشک اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں سب کی خیانت کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سوال ۵۰: اگر یہ لوگ اپنے اوپر عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو حدیث ومسئلہ تجوز الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر پیش کریں تو ان کا یہ استدلال صحیح ہے یا باطل بینوا توجروا۔

الجواب: زمانہ خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے اور حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ان میں فساق وفجار بھی ہوں گے کہ ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلاۃ عن وقتہا اور معلوم تھا کہ اہل اصلاح کے قلوب ان کے اقتدا سے نفرت کریں گے اور معلوم تھا ان سے اختلاف آتش فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور دفع فتنہ دفع اقتدائے فاسق سے اہم واعظم تھا قال اللہ تعالیٰ والفتنۃ اشد من القتل لہٰذا دروازہ فتنہ بند کرنے کے لئے ارشاد ہوا کہ صلوا خلف کل بر وفاجر یہ اسی باب سے ہے کہ ان ابتلی بلیتین اختار اہونہما اور فقہا کا قول تجوز الصلاۃ خلف کل بر وفاجر اسی معنی پر ہے جو اوپر گذرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے اگرچہ غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے مگر ان مدعیوں کے لئے اسی حدیث ومسئلہ فقہ میں کوئی حجت وسند نہیں نفس جواز وصحت سے مساوات کیونکر نکلی کہ منافی ترجیح ہو اللہ عزوجل فرماتا ہے ام نجعل المتقین کالفجار یہی فقہا بہ تصریح فرماتے ہیں کہ امامت کا احق اعلم قوم ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ۔ پھر جواز بھی غیر نماز جمعہ وعیدین وکسوف میں ہے۔ ان نمازوں کی شرط تو وہ تنگ ہے کہ بے امامت عامہ یعنی مذکورہ کسی صالح متقی کے پیچھے بھی نہیں ہو سکتیں کما ذکرنا ہم بیانہ پھر عجب تناقض ہے کہ اپنا استحقاق جتانے کے لئے تو امامت خاص

اپنے خاندان میں محصور کردیں کہ خاندان سے باہر کسی عالم دین کو بھی اسکا استحقاق نہ مانیں اور عالم دین کی ترجیح دفع کرنے کو عکس بوقاجہ کے عوام کا دامن تھامیں اور ایسی امامت کو ہر نیک وبد کا مساوی حق قرار دیں جب ہر صالح وطالح اسمیں یکساں ہے تو تمہارے خاندان کی خصوصیت کہاں ہے اور جب ہر فاسق وبدکار کے پیچھے روا بتارہے ہو تو عالم دین صالح ثقہ متقی سے کیوں الجھتے ہو معلوم ہوا کہ اپنے ہوائے نفس کے پیرو ہو۔ باقی بس۔ اللہ تعالے اتباع شرع واطاعت علمائے دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مکان موقوف مدرسہ کو بغرض نفع مدرسہ کرایہ پر یا کاشت کے واسطے دینا یا اسکو فروخت کر کے کسی دوسری جگہ مکان مدرسہ بنانا دیگر مصارف مدرسہ میں اسکی قیمت لانا درست ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: مکان موقوف بلا ضرورت شدیدۂ شرعیہ بیچ کر بدلنا حرام۔ اس کی آمدنی دوسرے مصارف مدرسہ میں صرف کرنا مطلقاً حرام بے ضرورت شدیدۂ شرعیہ اسے کرایہ یا کاشت پر دینا حرام۔ ہاں بحالت مجبوری اسکا کوئی جز کرائے پر تا رفع ضرورت دے سکتے ہیں والمسائل فی الدر والفتح وغیرھما۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۲: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہبہ یا وصیت علی الوارث مرض الموت میں درست ہے یا نہیں۔

الجواب: بے اجازت دیگر ورثہ نافذ نہیں تنویر میں ہے ھبتہ کوصیۃ اسی میں ہے صحت لا لوارثہ الا باجازۃ ورثتہ وھو کبار۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۵۳: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ نابالغوں کے لئے حد بلوغ کیا ہے مرد ہوں یا عورت۔

الجواب: لڑکا بارہ اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ وبالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ برس کامل کی عمر پر ضرور شرعاً بالغ وبالغہ ہیں اگرچہ آثار بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں یعنی لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے جاگتے میں انزال ہو یا لڑکی کو حیض آئے یا جماع سے لڑکا حاملہ کر دے یا لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقیناً بالغ وبالغہ ہیں اور اگر آثار نہیں مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ وبالغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا ہو تو بھی بالغ وبالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام بلوغ کے نفاذ پائیں گے اور اگر ظاہر

مال انکا مکذب ہو تو مانا جائے گا اور نابالغ تصور کئے جائیں گے آثار مذکورہ کے سوا بغل یا پنڈلی یا پیڑو پر
بالوں کا جمنا یا لڑکے کی داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں در مختار میں ہے
بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال والجارية بالاحتلام والحيض والحبل فان لم يوجد
فيهما فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى وادنى مدته له اثنتا عشرة سنة و
لها تسع سنين هو المختار فان راهقا فقالا بلغنا صدقا ان لم يكن بهما الظاهر فيشترط لصحة
اقرارہ ان يكون بحال تحتلم مثله والا لا يقبل قوله شرح وهبانية وهما حينئذ كبالغ حكماء
فلا يقبل جحوده البلوغ بعد اقراره مع احتمال حاله اھ باختصار عالمگیریہ میں ہے ولا يحكم
بالبلوغ ان ادعى وهو مادون اثنتا عشرة سنة فى الغلام وتسع سنين فى الجارية كذا
فى المعدن رد المحتار میں ہے لا اعتبار لنبات العانة ولا اللحية واما نهوى ذى الثدى فذكر
الحموى انه لا يحكم به فى ظاهر الرواية وكذا ثقل الصوت كما فى شرح النظم الهاملى
ابو السعود وكذا شعر الساق والابط والشارب۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

سوال ۳۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پانی بارش کا جو خاص شہر میں برستا ہے اور
نالی وغیرہ دھو کر باہر چلا جاتا ہے پاک ہے یا نہیں اس سے وضو درست ہے یا نہیں۔ اس پانی کو جاری کہیں گے
یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: جس وقت بارش ہو رہی ہے اور پانی بہہ رہا ہے ضرور ساء جاری ہے اور وہ ہرگز ناپاک
نہیں ہو سکتا۔ جب تک نجاست کی کوئی صفت مثلاً بو یا رنگت اس میں ظاہر نہ ہو صرف نجاستوں پر اسکا
گزرنا ہو لیجانا اسکی نجاست کا موجب نہیں۔ فان الماء الجارى يطهر بعضه بعضا ہاں اس سے وضو
اگر کسی نجاست مرئیہ کے اجزاء اسمیں ایسے بہتے جارہے ہیں کہ جو حصہ پانی کا اس سے لیا جائے ایک
آدھ ذرہ اسمیں بھی آجائے گا جب تو یقیناً حرام و ناجائز ہے وضو نہ ہو گا اور بدن ناپاک ہو جائے گا کہ
حکم طہارت بوجہ جریان تھا جب پانی برتن یا چلو میں لیا جریان منقطع ہوا اور نجاست کا ذرہ موجود ہے اب
پانی نجس ہو گیا اور اگر ایسا نہیں جب بھی بلا ضرورت اس سے احتراز چاہیے کہ نالیوں کا پانی غالباً اجزائے نجاست
سے خالی نہیں ہوتا اور عام طبائع میں اسکا استقذار یعنی اس سے تنفر اس سے گھن کرنا اسے ناپسند رکھنا ہے
اور ایسے امور سے شرعاً احتراز مطلوب۔ احادیث میں ہے ایاك وما يسوء الاذن ایاك وما يعتذر

Marfat.com

منہ بشر، والا تنفر ۱۱ اور اگر بارش ہو چکی اور پانی ٹھہر گیا اور اب اسمیں بعض اجزائے نجاست ظاہر ہیں یا نالی کے پیٹ میں نجاست کی رنگت یا بوتھی اور بارش اتنی نہ ہوئی کہ اسے بالکل صاف کر دیتی انقطاع کے بعد وہ رنگت یا بو ہنوز باقی ہے تو اب یہ پانی ناپاک ہے اور اگر نالی صاف تھی یا مینہ نے بالکل صاف کر دی اور پانی میں بھی کوئی جزء نجاست محسوس نہیں تو پاک ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

سوال ۵۵: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کہ چند غریب مسلمانوں نے آپس میں چندہ کر کے ایک مسجد خام بنوائی اور بوجہ لاعلمی مٹی میں کچھ حصہ گوبر کا ملا کر دیواروں میں پلاستر کر دیا اور بعد وقفیت اس پلاستر پر بالو کا پلاستر بھی کر دیا مگر اب بھی بعض لوگ اسمیں نماز کو منع کرتے ہیں اس صورت میں آیا نماز اسمیں جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب: اس مسجد میں نماز جائز ہونا تو یقینی ہے جس میں اصلا محل شبہہ نہیں۔ دیواروں پر جو مٹی لگائی گئی اسمیں گوبر کے خلط سے نہ وہ مسجد مسجدیت سے خارج ہو گئی نہ اسکی زمین کہ محل نماز ہے ناپاک ہو نا پاک نماز ہو گئی صرف قرب نجاست سے ایک نوع کی کراہت تھی کہ اوپر کے پاک پلاستر سے وہ بھی جاتی رہی اسمیں نماز سے منع کرنا مسجد شرعی کی تعطیل و تخریب ہے کہ ہرگز جائز نہیں قال تعالٰی ومن اظلم ممن منع مسٰجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعٰی فی خرابھا ہاں یہ ضرور ہے کہ نجاسات سے مسجد کی تطہیر و تنظیف اہم واجبات شرعیہ سے ہے دیواریں اگرچہ حقیقتاً جزء مسجد نہیں اوصاف ہیں مگر کالجزء ضرور ہیں جیسے حیوان کے لئے اس کے ہاتھ پاؤں اور تطہیر و تنظیف تو فنائے مسجد کی بھی واجب ہے نہ کہ دیوار ہائے مسجد اور اسکا طریقہ یہ نہ تھا جو برتا گیا کہ اوپر سے پاک پلاستر کر دیا بلکہ لازم ہے کہ ان تمام اجزائے نجاست کو یکسر چھیل کر صاف کر دیں اسکے بعد پھر کہگل پلاستر گچکاری جو چاہیں کریں۔ واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

گوبر ملی مٹی کا لیپ

تمت بالخیر

Marfat.com

فہرست

خلاصۂ مسائل	صفحہ
شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو قبر میں اتار سکتا اسکو ہاتھ لگا سکتا اور غسل میت دے سکتا ہے یا نہیں۔	۴
میت کے سوئم کے چنوں کا وزن کس قدر ہونا چاہیئے۔	۰
بعد طلاق کتنے عرصہ بعد عورت نکاح کر سکتی ہے۔	۰
تہبند کا پیچ کھول کر کیوں نماز پڑھتے ہیں۔	۰
تہبند کے نیچے لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں	۰
بجلی کیا شے ہے۔	۰
اگر مقتدی عمامہ باندھے ہو اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز درست ہوگی یا نہیں۔	۰
سجدہ سہو ایک ہی طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا جائے یا دونوں طرف۔	۰
قاضی کو نکاح پڑھانے کا روپیہ لینا چاہیئے یا نہیں	۰
کفار سے سود اور رشوت لینا جائز ہے یا نہیں ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام۔	۰
کافروں کے ہمراہ کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں۔	۰
ہندوؤں کے یہاں کی شیرینی پر فاتحہ دینا جائز ہے یا نہیں	۰
لڑکا یا لڑکی کے سن بلوغ پر پہنچنے کی میعاد کیا ہے۔	۰
حالت جنابت میں عورت مرجائے تو ایک ہی غسل ہوگا یا دو۔	۰
اولیاء میں سب سے زیادہ مرتبہ کس کا ہے۔	۰
موزہ پہن کر نماز پڑھنے میں نماز میں فتور آتا ہے یا نہیں۔	۰
ہاتھ میں بید کی لکڑی رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔	۰
اہلبیت کون کون ہیں۔	۰
خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ کا تبرک مرد کھا سکتے ہیں یا نہیں۔	۰
اولیائے کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے مزارات پر چادر چڑھانا جائز ہے یا نہیں۔	۰
فاتحہ میں کھانے کے ساتھ پانی رکھنا درست ہے یا نہیں۔	۰
داڑھی میں ڈھاٹا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں۔	۰
حرام شے کسی حالت میں استعمال میں لائی جاسکتی ہے یا نہیں۔	۰
ہندو بغیر اللہ کی منزل تک پہنچ سکتے ہیں یا نہیں۔	۹
وضو کے پانی سے استنجا کر سکتے ہیں یا نہیں۔	۰

Marfat.com

خلاصۂ مسائل	صفحہ
دنیوی شے کو دینی شے سے نسبت دینا کیسا ہے۔	۹
ربیع الاول شریف اور محرم شریف میں عورتوں کو مسی لگانا کیسا ہے۔	〃
شوہر اور بیوی کے مختلف المذہب ہونے کی حالت میں اولاد کیسی ہوگی۔	〃
شراب پینا خدا کے راستے کو روکتا ہے یا نہیں۔	〃
کمر میں پٹکا باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں	〃
داڑھی میں مہندی و وسمہ لگانا کیسا ہے۔	〃
قبل طلوع آفتاب اور بعد نماز فجر قرآن شریف پڑھنا کیسا ہے۔	۱۰
دوآد اور ضاد میں کیا صحیح ہے۔	〃
کتنی مرتبہ طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہو جاتی ہے۔	〃
بغیر اجازت شوہر عورت کسی جگہ چلے جانے سے نکاح سے باہر ہو جائے گی یا نہیں۔	〃
سہواً جنابت کی حالت میں نماز پڑھ لے تو یاد ہونے پر اسکا اعادہ ضروری ہے یا نہیں۔	〃
سونے چاندی کا چھلہ انگوٹھی پہننا کیسا ہے۔	〃
کس قدر فاصلہ سے نمازی کے سامنے سے دوسرا شخص گذر سکتا ہے۔	〃
کتے بلی اگر کاٹتے ہوں تو ان کا قتل درست ہے یا نہیں۔	۱۱

خلاصۂ مسائل	صفحہ
خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فاتحہ ڈھک کر دینا چاہیے یا نہیں۔	[illegible]
ہنود و قصاب سے گوشت لینا کیسا ہے۔	〃
ترک سنت سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں	〃
عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ نہ رکھنے میں کیا حکمت ہے۔	〃
سنتوں کی چاروں رکعتیں بھری کیوں پڑھتے ہیں۔	〃
حقہ پینا اور افیون کھانا کیسا ہے۔	〃
مسجد میں مٹی کا تیل جلانا کیسا ہے۔	۱۲
جیب میں مورت رکھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں	〃
عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے۔	〃
وہابی آمین جہر سے کیوں پڑھتے ہیں۔	〃
چاقو چھری کے علاوہ دیگر اوزار سے بھی جانور ذبح کر سکتے ہیں یا نہیں۔	〃
روپیہ قرض دے کر نفع ٹھہرانا کیسا ہے۔	〃
عقیقہ و قربانی کے جانور کی ہڈی توڑنا کیسا ہے۔	〃
فجر کی نماز قضا ہونے کی صورت میں عیدین و جمعہ کی نماز ہوگی یا نہیں	۱۳
عورت فاتحہ دے سکتی ہے یا نہیں۔	〃
عقیقہ کا گوشت دادی نانا کھا سکتے ہیں یا نہیں۔	〃
شادی میں دف بجانا کیسا ہے۔	〃
عورتیں اپنے محارم کو سلام کریں تو کیا کہیں۔	〃

Marfat.com

خلاصۂ مسائل	صفحہ
قرآن شریف میں قسم کیوں کھائی جاتی ہے۔	〃
کافر کو سلام کرنا کیسا ہے۔	〃
عید اضحیٰ کے دن عقیقہ کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔	۱۴
امام کسی سورت میں بھول جائے تو نماز ہوگی یا نہیں	〃
مچھلی ٹڈی ذبح کیوں نہیں کی جاتی۔	〃
میت کو تختے پر کس طرف سے دینا انسب ہے۔	〃
قرآن شریف میں داڑھی رکھنے کا حکم ہے یا نہیں۔	〃
مسجد کے درجوں میں اور امام کے برابر مقتدی کھڑے	〃
ہو سکتے ہیں یا نہیں۔	〃
بیل بھینسے کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں۔	〃
تعزیہ بنانا کیسا ہے۔	۱۵
حضرت سکینہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے نکاح کس کس	〃
سے ہوئے۔	〃
کیا مثنوی شریف میں یہ ذکر ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ	〃
تعالےٰ علیہ وسلم کی تین دن تک تجہیز و تکفین نہیں	〃
ہوئی۔	〃
مرثیہ خوانی میں شرکت کرنا کیسا ہے۔	۱۶
مسلمانوں کو اللہ کا دیدار ہوگا یا نہیں۔	〃
مقتدی نے اگر التحیات نہ پڑھی ہو تو پوری کرکے	〃
اٹھے یا امام کے ساتھ فوراً بغیر پڑھے اٹھے۔	〃
تنگ وقت میں سو کر اٹھے اور نہانے کی حاجت	〃
ہو تو کیا کرے۔	〃

خلاصۂ مسائل	صفحہ
قمری مہینے کبھی برسات اور کبھی گرمی میں اور ہندی مہینے	۱۶
ایک ہی موسم میں کیوں آتے ہیں۔	〃
عورتوں کو زیور پہننا کیسا ہے۔	۱۸
دفع بلا کے لئے آذان دینی درست ہے یا نہیں۔	۱۹
بارش کے لئے آذان دینی درست ہے یا نہیں۔	〃
ہاتھی کے ناک اور حلق کی چھینٹیں پاک ہیں یا ناپاک۔	〃
ہاتھی پر سوار ہونا جائز ہے یا ناجائز۔	〃
حوض دہ در دہ سے کیا مراد ہے۔	〃
استن حنانہ کے دفن کرنے کا کیا واقعہ ہے۔	〃
ایک روایت کے متعلق تحقیق۔	۲۰
سنیاسی ہندو فقیر کی شکل بنائے رکھنا کیسا ہے۔	〃
قاسم نانوتوی وغیرہ کے سلسلہ میں بیعت ہونا کیسا۔	۲۱
مسائل زکوٰۃ تا	۲۱ تا ۲۴
ہندوؤں کے میلوں میں شرکت جائز ہے یا نہیں۔	۲۳
بعد دفن میت قبر پر آذان دینا کیسا ہے۔	۲۴
قرآن عظیم کس طرح جمع ہوا۔	۲۵
کیا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس	۲۶
بھی کوئی قرآن تھا جس سے درستی کی گئی۔	〃
مسائل زکوٰۃ۔	۲۷ تا ۲۸
ایک کار خیر کا چندہ دوسرے میں صرف ہو سکتا	۲۹
ہے یا نہیں۔	〃
تقیہ میں کیا کیا برائیاں ہیں۔	〃

Marfat.com

خلاصۂ مسائل	صفحہ
دفع بلا کے واسطے جو جانور ذبح ہو اس کی کھال زیر زمین دفن کرنا کیسا ہے۔	۳۰
فجر کی نماز کا مستحب وقت کب ہے اور طلوع و غروب کی پہچان کیا ہے۔	
ظہر کا اول وقت کب سے ہونا چاہیے موسم سرما و موسم گرما کب سے کب تک مانے جاتے ہیں۔	
عصر کا مستحب وقت کونسا ہے۔	۳۱
مغرب کی آذان اور جماعت کب ہونی چاہیئے اور مغرب کا وقت کتنی دیر تک رہتا ہے۔	
تکبیر کھڑے ہو کر سننا کیسا ہے۔	
چار رکعت والی نماز میں امام دو رکعت کے بعد التحیات پڑھ کر درود شریف پڑھنے لگے ایسی حالت میں مقتدی اشارہ کر سکتا ہے یا نہیں	
جو بیٹے کو دیا جائے وہ قرض دینے والے کے لئے ... ہے یا نہیں	۳۲
امام نے سورۂ رحمٰن کی پہلی ہی آیت پڑھی تھی کہ حدث واقع ہوا جس کو امام نے خلیفہ بنایا اس کو سورۂ رحمٰن شریف یاد نہیں تو خلیفہ کو اب کس جگہ سے شروع کرنا چاہیئے۔	
اگر امام کو رکوع کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر ربنا ولک الحمد بھی باواز بلند کہنا ہے تو کیسا ہے۔	۳۳
درمیان میں کھڑے ہونے والے مقتدیوں کی نماز	

خلاصۂ مسائل	صفحہ
مقتدیوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے یا کل جماعت کے مقتدیوں کی۔	
امام مصلے پر کھڑا ہوا اور مقتدی بغیر مصلے کے کھڑے ہوں تو نماز مکروہ ہوگی یا نہیں۔	
مکانات برتن وغیرہ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں اور کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔	

فہرست حصہ دوم

خلاصۂ مسائل	صفحہ
نماز قصر کے متعلق چند استفسارات	۳۵
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا کب وصال ہوا کون صاحب نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی آپ کہاں مدفون ہوئیں۔	۳۶
بحالت عدم گنجائش مسجد امام کے برابر مقتدی بھی کھڑا ہو سکتا ہے۔	
کیا حضور کو فخر ... کہہ سکتے ہیں	۳۸
مولوی کی ناخلفی سے رہائی ہو گئی۔ ورنہ بیڑا نوح کا منجدھار میں غرق آب تھا۔ یہ شعر کیسا ہے۔	
کیا پیران پیر دستگیر کے چہرۂ انور کو مکھڑا کہہ سکتے ہیں۔	
محمد بھی ہر چیز کی مولیٰ نے قسم کھائی ہو۔ اس میں مولیٰ کی طرف قسم کھانے کی نسبت کیسی ہے۔	
ے جلنا بجھنا غم دوری میں رہا اپنا کام ... سارا ہے جس میں مجھے کل آئی ہو۔ یہ شعر کیسا ہے۔	
کیا غسل جنابت یا ختنہ ... نیت کرنا لازمی ہے	۳۹

Marfat.com

خلاصۂ مسائل	صفحہ
کروہ کیا ہے۔	〃
غسل خانہ اوپر سے بند ہو یا کھلا کیا بغیر تہبند کے غسل	〃
کر سکتا ہے	
جس کوئیں کا پانی نہ ٹوٹتا ہو کس طرح پاک کیا جائے	〃
عورت بعد وضع حمل چالیس روز سے پہلے	٦٠
نفاس سے فارغ ہو گئی تو روزہ نماز کا کیا حکم ہے	〃
کسی کتاب وغیرہ میں اگر آیات قرآنی ہوں تو بلا وضو	〃
پڑھنا ہاتھ لگانا کیسا ہے۔	〃
نہانے کی حاجت ہے جواب سلام دینا یا کلام	〃
الٰہی وغیرہ پڑھنا کیسا ہے۔	〃
کیا حالت جنابت میں پسینہ سے کپڑے ناپاک	٦١
ہو جائیں گے۔	
نماز میں رضائی یا چادر سر سے اوڑھے یا کندھوں سے	〃
نماز با جماعت میں صف پوری ہے ایک مقتدی	٦٢
آیا تو وہ کہاں کھڑا ہو۔	〃
کیا حالت جنابت میں ہاتھ دھو کر کلی کر کے کھانا	٦٣
کھا سکتا ہے۔	〃
حالت ناپاکی میں مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں۔	٦٣
کیا حالت جنابت میں ناپاک ہاتھ سے مسجد کا لوٹا	٦٤
چھو سکتا ہے یا نہیں۔	〃
استنجے کے بچے ہوئے پانی وضو کرنا چاہیئے یا نہیں	〃
پکے ہوئے کھانے یا چونہ وغیرہ میں پڑ سے کی بھینگنی جلد	〃
تو کیا حکم ہے۔	〃
کیا چرم قربانی یا عقیقہ مسجد یا مدرسہ دینیہ کے صرف میں	٦٥
لا سکتے ہیں۔	
قبرستان کا بیع و رہن کرنا کیسا اور کسی کی ذاتی ملکیت ہو	〃
سکتا ہے یا نہیں۔	〃
قبور مسلمین کو منہدم کرتے ہوئے دیکھ کر یا اس میں	〃
کھیتی وغیرہ کرنے والے کو شرعاً روک سکتے ہیں۔	〃
قبور پر روشنی کا کیا حکم ہے۔	٦٦
بعد عیدین یا استسقا علم لے کر نعت شریف پڑھتے	〃
عید گاہ لے جا سکتے ہیں۔	〃
ایسی مسجد جس میں قبر ہو نماز جائز ہے یا نہیں۔	٦٨
کیا یزید فاسق فاجر نہ تھا کیا واقعہ کربلا کی جنگ تھی کیا	٦٩
سید الشہدا کو جانا نہ چاہیئے تھا کیا امام عالیمقام	〃
مسلمانوں سے بعد نماز فجر مصافحہ سے دست کش	٦٢
جو شخص قائلان علم غیوب حضور اقدس علیہ الصلاۃ و	〃
التسلیم کو برا سمجھے علمائے احناف کو ناشائستہ الفاظ کہے	〃
وہ کیسا ہے۔ کیا ہر موذی کو اگرچہ زبان سے ایذا دے	〃
مسجد میں نہ آنے دیں۔	〃
جلد قربانی و عقیقہ مسجد و مدرسہ کو دی جائے یا مسکین کو	٦٩
کیا ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کو حضور نے غسل صحت	٧٠
فرمایا۔	〃
کیا نعت شریف یا منقبت بطریق قوالی بلا مزامیر سن	〃

Marfat.com

خلاصۂ مسائل	نمبر	خلاصۂ مسائل	صفحہ
سکتے ہیں۔	"	سنی ہے یا نہیں۔	"
چاندی کے پیتام زنجیر دار لگانے کا کیا حکم ہے۔	٦٦	سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو برا جاننا۔ سیدتنا	٦٩
فہرست حصہ سوم		حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر تہمت ملعونہ رکھنا	"
قبر کی طرف، یا قبر پہ یا قبرستان میں نماز پڑھنا اور قبور کے	٦٤	مجتہدین شیعہ حال کی تعظیم کرنا وغیرہ کیسا ہے۔	"
برابر ہو جانے کے بعد مسجد بنانا یا کھیتی وغیرہ کرنا کیسا ہے	"	امام نے آیہ صلوا وسلموا تسلیما پڑھی اور مقتدیوں کے	"
اسب گرم سے کھلوا کر مارنا کیسا ہے۔	"	مونہہ سے بطور عادت صلی اللہ علیہ وسلم نکل گیا تو نماز	"
مدارس ... دیگر امور خیر میں کہنے سے مدد چاہنا	"	فاسد ہوگی یا نہیں اور وعدہ کو ناقص چھوڑنے کا حکم	"
... کس صورت میں درست اور کس	"	مسائل ترکہ اور اس کے مصارف مختلفہ	"
میں نا...	"	نکاح کے وقت جو مہر بندھا تھا اس کی تعداد سوائے منکوحہ	"
... سے استنجا کرنا یا صرف پانی سے	٦٥	کے کسی اور کو معلوم نہیں بس اہل محلہ جب کہ ان کو	"
کرنا کیسا ہے ... اگر کرنے والے کی امامت میں کوئی	"	یہ معلوم ہے کہ اسقدر خاندانی مہر مثل ہے تو اب	"
خرابی ہے یا نہیں اور کیا یہ واقعی امر ہے کہ پانی سے	"	کس قسم کی گواہی ازروئے شرع دے سکتے ہیں۔	"
قطرہ رک جاتا ہے۔	"	زید کے طلاق دینے پر ہندہ عمرو کے پاس رہی اور	٦٦
عورتوں کا اپنے نامحرم دیور جیٹھ وغیرہ کے سامنے	"	ہندہ کو عمرو سے حمل رہ گیا۔ عمرو نے بعد گزرنے ایام	"
بے پردہ آنا کیسا ہے وہ لوگ جو اپنی عورتوں کو نامحرم	"	عدت اس سے نکاح کر لیا بعد نکاح عمرو کو یہ معلوم	"
کے سامنے بے پردہ کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے	"	ہوا کہ ہندہ کو اس سے حمل ہے تو یہ نکاح جائز ہے	"
ان کی امامت کیسی ہے۔	"	یا نہیں۔	"
وہ شخص جو ایسے امراض میں مبتلا ہے کہ تنہا حج کو جانے	٦٦	ابر محیط ہونے کی حالت میں چاند نظر نہ پڑے اور دوسرے	٦٣
سے مجبور ہے اس پر خود حج فرض ہے یا حج بدل	"	دن چاند بڑا دیکھ کر قیاس دوڑانا کہ آج کا نہیں کل کا ہے	"
وغیرہ	"	تو رویت کب کی قرار دی جائے گی اور ...	"
حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خلفائے	٦٦	خطوط اور تار وغیرہ کا حال۔	"
اربعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم پر فضل دینا کیسا ہے ایسا شخص	"	نماز ... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب	٦٤

Marfat.com

خلاصۂ مسائل	صفحہ
دین خود عرض کرنا یا جواب حضور عرض کرنا مفسد نماز	″
ہے یا نہیں۔	
خالص ریشم مجاہدین کو بوقت جنگ جائز ہے یا	۷۴
نہیں۔	″
مخصوص تعویذ کو جس پر فرعون وغیرہ لکھا جاتا ہے پیر	″
میں باندھ کر اس پر جوتے مارنا جائز ہے یا نہیں۔	″
غیر مقلدین کے وہ کون سے مسائل ہیں جو مذاہب اربعہ	۷۵
اہلسنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہیں۔	″
قیاس امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالے عنہ کو باطل کہنے	″
والا کیسا ہے۔	″
شیخین رضی اللہ تعالے عنہما کو گالی دینے والا کافر ہے	″
یا نہیں۔	″
حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے	۷۶
یا نہیں۔	″
سنیوں۔ حنفیوں کی نماز غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے	″
یا نہیں۔	″
غیر مقلدین کی بدعت لزوم کفر تک پہنچی ہے یا	″
نہیں۔	″
بدعتی اور فاسق کی امامت کیسی ہے۔	۷۷
امام بنانا دینی تعظیم ہے یا نہیں اور مبتدع کو امام	″
بنانا حرام ہے یا نہیں۔	″
مسجد میں کس کا حق ہے اور مسلمان کسے کہتے ہیں۔	″

خلاصۂ مسائل	صفحہ
تقرر امامت میں بحالت اختلاف قلت رائے کا	″
اعتبار ہے یا کثرت کا۔	″
کس شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے	″
نا جائز۔	″
کسی شخص کا دعوٰی استحقاق امامت کا بانی مسجد یا	۷۸
اولاد بانی مسجد کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے	″
یا نہیں	″
زید کا دیوبندیوں کو کافر تسلیم کرنا اور زبان سے کافر نہ	″
کہنا اور آیہ فلا و ربك لا يؤمنون۔ الآیہ۔ سے دلیل	″
لانا اور یہ کہنا کہ جب ہم اپنے مقدمات کو بجائے	″
آیت و حدیث کے انگریزی قوانین سے طے کراتے	″
ہیں تو نص قرآنی ہماری تکفیر .... فرما رہی ہے اور	″
جب ہمارا یہ حال ہے اور ہم خود کفر میں مبتلا ہیں تو	″
دوسروں کو کیونکر کافر کہیں کیا حکم رکھتا ہے۔	″
عورتوں کو زیارت قبور کے واسطے جانا کیسا ہے	۸۰
عورت کا شوہر موجود ہے اس سے ایک لڑکا پیدا	″
ہوا شوہر کہتا ہے کہ لڑکا میرے نطفے سے نہیں حرامی	″
ہے یہ کہاں تک صحیح ہے۔	″
حرامی کفو ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کی امامت کیسی ہے	۸۱
نکاح پڑھانے کے وقت چند عورتیں موجود ہوں اور	″
وہ ایجاب و قبول سن لیں تو نکاح ہوگا یا نہیں۔	″
حمل کی حالت میں عورت سے جماع جائز ہے یا نہیں	۸۲

Marfat.com

خلاصۂ مسائل	صفحہ
مرد وعورت میاں بی بی کہلاتے ہیں اور اسکی عام شہرت	
ہے لیکن ان کا نکاح ہونا کسی کو معلوم نہیں تو محض	
شہرت کی بناء پر ان کو زوج وزوجہ تسلیم کیا جائے	
یا نہیں۔	
نابالغ اور بالغ کے نکاح میں ان کے اذن کی ضرورت	
ہے یا نہیں اگر ہے تو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے	
یا نہیں۔	
ان افواہوں کی کیا اصلیت ہے (۱) شب معراج	٨٨
میں حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو سیدنا غوث	
اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کا اپنے اوپر سوار کر کے عرش	
پر . . . . پہنچانا (۲) کیا رسول اللہ صلی اللہ	
تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد نبی ہوتا تو	
پیران پیر رضی اللہ تعالے عنہ ہوتے۔ (۳) زنبیل ارواح	
کی حضرت عزرائیل علیہ السلام سے حضور غوث پاک	
رضی اللہ تعالے عنہ کا چھین لینا۔ (۴) حضرت عائشہ نے	
حضرت غوث اعظم کی روح کو دودھ پلایا یا نہیں	
(۵) حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا مرتبہ	
صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ سے زیادہ سمجھنا کیسا	
ہے۔	
امامت میں کیا وراثت جاری ہو سکتی ہے۔	٩٠
امامت حق علماء کا ہے یا جاہلوں کا۔	
عالم کے ہوتے . . . . ہوئے جاہل کو امام بنانے	٩١

خلاصۂ مسائل	صفحہ
میں کوشش کرنے والوں کے سزائے شرعی۔	
ہر نیک و بد کے پیچھے نماز کے جائز ہونے کی حدیث	
کا نہایت نفیس مطلب اور اعلیٰ درجہ کی شرح۔	
مکان موقوف مدرسہ کو کرائے پر دینے یا اس کی	٩٢
زمین کاشت پر اٹھانے یا اس کو فروخت کر کے	
کہیں دوسری جگہ مدرسہ بنانے یا دیگر مصارف مدرسہ	
میں اس کی قیمت لانے کا حال ہبہ یا وصیت مرض	
الموت میں درست ہے یا نہیں۔	
نابالغ لڑکے اور لڑکی کی حد بلوغ کا کافی بیان۔	
بارش میں نالیوں وغیرہ کا پانی جو بہتا ہو یا نہ بہتا ہو	٩٣
وہ پاک ہے یا ناپاک اس سے وضو درست ہے	
یا نادرست۔	
مٹی میں گوبر ملا کر کسی مسجد کی دیواروں کو لیپے جانے	٩٤
سے نماز میں خرابی پیدا ہوتی ہے یا نہیں اس پلاستر	
کو کیا کیا جائے۔	

تمام شد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نزہۃ الخاطر الفاتر

(فی)

مناقب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

تالیف : حضرت ملا علی قاری

ترجمہ وترتیب : علامہ اقبال احمد فاروقی۔

حضرت ملا علی قاری (سنہ ۱۰۱۴ھ) علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے زمانہ کے نامور فقیہ عالم اور مصنف تھے
ان کی تصانیف کی تعداد کم وبیش پونے دو سو سے متجاوز ہے۔ یہ رسالہ نزہتہ الخاطر الفاتر حضرت ملا علی قاری نے حضرت شیخ
عبدالقادر جیلانی کے مناقب میں لکھا اور بعض معترضین کے اعتراضات کا مدلل طور سے رد کیا ہے۔ خود ملا علی قاری کہتے ہیں
بُغض حاسد اور منافق رافضی ہمارے آقا (شیخ عبدالقادر جیلانی) کی عظمت سے بے خبر رہ کر الزام تراشی
کرتے ہیں کہ آپ صحیح النسب سید نہیں تھے۔ بعض دوسرے کوتاہ اندیش بھی ایسے بدعقیدہ لوگوں کی
رائے سے اتفاق کر لیتے ہیں۔ .... ان دنوں حالات میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے حسب ونسب کے
متعلق تحقیقی کوائف سامنے لائے جائیں۔

یہ وہ رسالہ ہے کہ جس کے حوالہ کے بغیر دنیا میں آجتک حضور غوث پاک کے مناقب میں کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی
ہم نے بڑی محنت سے اسکا ترجمہ کروایا اور اعلیٰ کاغذ پر اسکو طبع کرایا۔ آج ہی کتاب طلب فرمائیں ورنہ بعد میں پچھتانا پڑیگا کیونکہ
کتاب کی تعداد بہت کم ہے اور ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ اس کتاب کا بیشتر حصہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے کشف وکرامات پر مشتمل ہے

سائز : ۱۸×۲۲/۸ صفحات ۱۲۰ سرورق خوبصورت سہ رنگا ٹائیٹل۔

قیمت : دو روپے پچاس پیسے۔

Marfat.com

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

(جلد دوم)

تصنیف لطیف: اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد مأتہ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب قادری بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

جو ہندوپاکستان میں نایاب تھی اس جلد میں کتاب الطہارت۔ کتاب الصلوٰۃ کے ۳۸۸ فتاویٰ اور ۷ رسائل شامل ہیں۔ ہم نے اسے زرکثیر صرف کر کے بڑے خوبصورت انداز میں شائع کیا ہے۔ شائقین حضرات کے لئے بے بہا خزینہ اور مفتیوں کے لئے رہبر کامل ہے۔

کتابت وطباعت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ مجلد قیمت صرف ۱۵ روپے۔

تذکرہ نوری

تصنیف لطیف: حضرت مولانا غلام شبر صاحب، مرتبہ: پروفیسر محمد ایوب قادری ایم۔ اے۔

یہ وہ بیش بہا علم و معرفت وحقیقت کا خزینہ ہے جو برسوں سے ایک مسودہ کی شکل میں پروفیسر محمد ایوب صاحب قادری کے پاس محفوظ تھا اب یہ کتاب ان کی فرمائش سے منظر عام پر آئی۔ اسمیں مکمل حالات حضرت ابوالحسین نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے درج ہیں۔ اور بہت سی ایسی حقیقت ومعرفت کی معلومات اس میں درج ہیں کہ آپ کو کتاب کے پڑھنے سے پتہ چلے گا۔ ان کی شان میں اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے ایک قصیدہ نور لکھا اور آپ ان ہی بابرکت ہستی کے خلیفہ اعظم تھے۔ کتاب فوراً منگوائیے اور پڑھئے۔ اس میں حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب کے بھی حالات کہیں کہیں حاشیہ پر درج ہیں۔ کتابت طباعت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ سائز ۲۲×۸ سہ رنگا ٹائیٹل صفحات ۲۱۲ قسم اول چار روپے پچاس پیسے قسم دوم تین روپے پچاس پیسے۔

Marfat.com

ضروری

اعلان

علمائے اہلسنت وجماعت کی تصانیف ہر قسم عربی
فارسی اُردو مطبوعہ ہندوستان۔ پاکستان۔ مصر
شام وبیروت حاصل کرنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں

محمد اسلم علوی

مالک سُنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

Marfat.com